ویشف صدور قوم مؤمنین • شفاء لما فی الصدور • فیه شفاء للناس • واذا مرضت فهو یشفین • قل هو للذین آمنوا هدی وشفاء

ہزاران ہزار شکر شافی مطلق و احسان حکیم برحق کہ کتاب مستطاب مسمّی

طب روحانی

[illegible] • مجرب و مفید علاج مریضان است

در مطبع رحیمی [illegible] واقع
مسجد مولوی عبد الغنی مرحوم طبع شد

فہرست کتاب طب روحانی دفتر اول جامع علوم عرفانی

ارشاد اول اسمین تین ہدایتین

بقیہ مضمون

بعد دس پندرہ منٹ سے زیادہ توجہ نہ دو۔ گھڑی پاس رکھ لو۔ توجہ بڑا عمل عجب کا ہے
ناغہ نہ کرو۔ ہمت نہ ہارو۔ شکایت نہ لاؤ۔ انجام اچھا ہی۔ شفا بخشو گی۔ یا مرض کم
کر دے گی۔ کمزور ہے بڑھنے نہ دو گی

چھٹی ہدایت۔ چھٹی بات بیجا دعوا نکرو لاف زنی سے بچو

٦ ٣
٥

بیجا دعوا نکرو۔ شان خوب ہے۔ تمہارا علاج بہانہ۔ لاعلاج۔ اور دوری سے بیماریوں
میں ہاتھ نہ ڈالو۔ نہ آموختہ ہے ایسی بیمار کا علاج کرے جسپر اول ہی دن
اثر معلوم ہو۔ مشق سے مرشد کامل بن جاتا ہے یہانتک کہ اوسکا ایک نظر دیکھنا
شفا ہو جاتا ہے۔ تفصیل اون بیماریوں کے جنمین جلد شفا ہوتی ہے ایک شخص کے
چوتڑ پر پھوڑا تھا۔ جسپر توجہ کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ پھوڑا پھنسی زخم خشک ہو جاتا ہے
مواد کم نکلتا ہے۔ وہ کون کونسی صورتیں ہیں۔ اور وہ کون کونسے شخص ہیں جنکے
توجہ کا خوب اثر ہوتا ہی اور جن جن صورتوں میں نقصان ہوتا ہے۔ خراب نتیجہ نکلتا ہے

ساتوین ہدایت۔ ساتوین بات تم خود بیمار ہو تو توجہ نہ دو

٥ ٤

مرشد کے صفات۔ اور بیمار سے طالب ہیں۔ اور طالب کے شیخ ہیں۔ جانتے
ہیں اگر ایسا معلوم کرے تو اپنی اوپر پاس کر لے۔ اپنی اخلاق سنوارو۔ بیمار
[illegible] فاسد شیخ توجہ کے لایق نہیں۔ تا۔

صفحہ	مضمون
	سے دونسی بیماری نکلتی ہوئی معلوم کرتا ہے - دم کرنیسے گرم - اور خوش آیند اثر ہوتا ہی دوسی دم کرنیسے سرد - اور سرور بخش تاثیر ہوتی ہے - بیماری کے جگہہ نور جمعہ کرد اخیر مین گہٹنونسے پار کرو - خیال کا جمنا - شفا کی نیت رکہنا محبت اور دلسوزی سے توجہ کرنا شرط اعظم ہے +
	ہدایت اول یہ علم قدیم ہے
۶۲	یہ معزز علم توجہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خواجہ عبد الخالق غجدوانی رح - اور حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری رح تک نئے نئی صورتومین سینہ بسینہ چلا آیا ہے - اب تم اسکو نیا افترا کہوگی - اور طرح طرحکی اعتراضات کروگے - مین اعتراضون کا جواب دیتا ہون +
	ہدایت دوسرے - پہلا اعتراض اسمین دس اعتراض ہین
۶۳	اس علاج کے شرائط سخت - اور کٹھن ہین - ہمسے کب ہوسکتے ہین - جواب ڈیڑہ گہنٹہ سے زیادہ توجہ دینے کو تو مین منع کرتا ہون - اتنی محنت خدا واسطے یا اپنی پیارون کے واسطے دشوار کام ہے - دواؤمین بھی تو بڑے محنت کرنی پڑتے ہی - نسبت اونکے یہ علاج آسان تر ہے +
	۵ ہوا ہہ شروع پہلا نسی پہلا اعتراض

مضمون	صفحہ
نہین ہوتا - یا معالج نفرت کہاتا ہے - یا باہمد گر انس نہین ÷	
چوتہا ارشاد - اسمین پانچ ہدائتین ہین -	
بیماری کے جگہہ نور بہرو - پہر پانوؤن سے خارج کرو - نیچے سے بیماری اوپر پاس کرنی سے نہین جاتی - سا ہا حمل والی عورت کے پانوؤن پر پاس نکرو - درد و بڑہانیکو توجہ مفید ہے - اور نہ گہٹانے کو - اور ٹوٹے ہوئے عضا کو اول جڑہا لو کٹا ہوا اعضا نیا پیدا نہین ہوتا - مگر اچہا ہو جاتا ہے - درد دفع ہوتا ہے -	۷۵
ہدایت اول متفرق بیماریونکی علاج - درد سر -	
یہہ درد کئی سبب سے اور کئی طرحکا ہوتا ہے - جس سبب سے وہ ہوا اوس سبب کی جگہہ نور بہرو - آنکہون پر ہاتہہ کا دم کرو - کپڑے پر لپیٹ کر سر پر رکہو - اوسمین پاس کرو ÷	۷۷
درد گوش	
کان مین دم کرو - یا کان کے سوراخ مین انگلیون سے نشانہ کرو - یا انگوٹہے کانون کے سوراخ مین رکہو - اخیر مین پانوؤن کے انگوٹہی پکڑ کر کہینچو - درد کا پیدا ہونا کمت کے نشانے سے - اور اور تبدیلات بہی ہوتے ہین - کانون کے بہرے پن کا حال -	۷۹
بیماری چشم	

مضمون	صفحہ
ہدایت اول دم کرنیکے ترکیب	
کٹورہ - لوٹہ - مٹکا پانیکا اسطرح دم کرو - یہ نور ارادہ کی تابع ہے - پراگندہ خیالی میں یہ کام نہیں دیتا - شیر - لسی - دم کئی ہوئے نقصان نہیں کرتے - گائی یہ بھینس واسطہ اس پانیمیں پیڑہ گوندہ دو - گنڈہ بناؤ - اگر آیات قرانی بھی پڑہا کرو تو بہتر ہوگا جو توجہ وری وہی پانی دم کری - ایک شئی پر کئی آدمیوں کی شئی دم نہ کرادے - اسکو پوشیدہ کرنا چاہیئے ✦ ہر ایک سی پانی دم کرانا - یا بچون کا دم کرانا جیسی مسجد کے دروازہ پر کیا کرتے ہیں اچھا نہیں ✦ دم کیئی ہوئے پانے مین کتنی دیر اثر رہتا ہے - اگر معالج کو سفر درپیش ہووی تو دوسرے معالج کو اپنا نائب بناکر مریض سے ہم ربط کرا دے اور اوسی ترکیب سی علاج ہوا کرے ✦	۱۰۰
ہدایت دوسری	
آزمایا گیا ہے کہ جبتک دو چار دفعہ توجہ نہ دی جاوے جبتک پانی کا اثر نہیں ہوتا مگر یہ بھی آزمایا گیا ہے کہ بغیر توجہ بھی بڑا اثر کرتا ہے اگر پانی یا توجہ فائدہ نہ دے تو ایسے ایسے سبب ہونگی - پانچ چار توجہ بعد یہ پانے بجائے توجہ کے کام دیگا ✦ بعد صحت بھی پانی پلاؤ ہر شخص کا پانی نہ پلا دین - اگر معالج سفر کری - یا بیمار ہو جاوی تو اوسکے بدلہ اوسکا نائب مقرر کرو ✦	۱۰۶

مضمون	صفحہ
مستغرق جب جاگنی لگتا ہے تو کھین جانیکا ارادہ کرتا ہے - اسیطرح رسمی خواب مین استغراقی خواب مین اوڑا کرتاہی - مستغرق خواب کی باتین بہول جاتاہی - مگر مرشد کی حکم سے یاد رکھتا ہے ✦ درحقیقت یہہ تینون حالتین استغراق مین داخل مین جدا نہین ✦	
ہدایت چوتھی	
انکی صفت و ثنا عقل سے باہر ہے - مین خوف سے بیان نہین کرتا کہ تماشے مین نہ پڑجاؤ مگر بقدر ضرورت بیان کرونگا ✦	۱۳۷
ہدایت پانچوین	
تم خود ان حالتون کے پیدا کرنیکا ارادہ نکرو ✦ اور جو پیدا ہون تو اپنا مطلب نکالو بعضونکو استغراق پیدا ہوتا ہے بعضون کو سکر - اور بعضونکو تینون - مگر تندرستی کا ہونا تینون حالتون پر منحصر ہے نہین - اگر پیدا ہوتی دیکھو تو مہلت دو - سوال نرمی سے کرو تین صورتین در پیش ہونگی - ایسا ہی کرو - جب حالت ترقی پکڑیگی - تو بیمار کے اخلاق اچھے ہو جاوینگے ✦ مرشد کی اطاعت - حواس خمسہ ظاہری بیکار - حواس خمسہ باطنی ہوشیار اور بیدار - جس طرف رجوع کریگا بخوبی دیکھیگا - زمانہ ماضی - اور استقبال اور حال کے خبر دیتا ہے - مگر غیر خیال سے اوسی ہو کو - مستغرق نالایق باتین چھوڑ دیتا ہے	۱۳۸

صفحہ	مضمون
	ورشا پیشہ ہو جاتا ہے۔ مستغرق کو نالایق حکم نہ دو۔ شیخ کی ہمشیرہ کا کام مریض کے مدرکہ اور حافظہ پر پورا پورا اثر کرتے ہین ÷ مریض مرشد کی اختیار مین ہوتا ہے ÷ مریض مرشد کا تابعدار ہوجاتا ہی ÷ مریض کا راز۔ اور پردہ کی بات نہ پوچھو۔ اگر بشرط ضرورت پوچھو تو امانت داری کرو۔ مریض کو حالت استغراق سے بالکل خالی کردو ÷
	ہدایت چھٹی
۱۴۷	اول سوال دوسرے کی رہبری کریگا۔ ایسی ایسی سوال کرو اور حکم دو۔ اوس سی اوس بیماری کا پتہ۔ اور علاج اور صحت کا وقت پوچھو۔ تبدیلات کا پتہ معلوم کرو۔ اوسکا کہنا اور بتلانا۔ ہرگز غلط نہوگا۔ اور بند آنکھونسی دور نزدیک سب کچھہ دیکھیگا۔ بعض اپنے مرنیکا وقت بتلادیتے ہین ÷
	ہدایت ساتوین
۱۵۱	مرشد کی بیماری کا مریض مستغرق سب پتہ دیتا ہے اور علاج بتلا دیتا ہے۔ عجایب باتونسی مریض کو روک لو۔ سیر تماشے مین کام خراب ہوتا ہے۔ اوسکا ہمیشہ حال پوچھتے رہو وہ بہی سناتا ہے۔ اور تمکو غمخوار جانے ÷
	ہدایت اٹھوین

شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالقا بہر حبیب خویش و شاہان حمید

بوالحسن پس بو علی و یوسف عبد الخالق ہم

ہم علی و بابا سماسی و ہم سید امیر

زاہد و درویش و امکنگی و باقی با صفا

ہم حنیف و پس زکی مظہری و راز دان

وز طفیل قطب وقت و قرۃ العین نبی

بوبکر سلمان و قاسم جعفر و ہم بایزید

وز طفیل عارف و محمود با جود و کرم

نقشبند پاک و یعقوب و عبید اللہ بسی

خواجہ ام شیخ احمد و معصوم شہ عبد الاحد

ہم محمد حاجی احمد شہ حسین جان جان

رہنمای ہادیان خواجہ امام ابن العلی

حضرت سید امام علی شاہ صاحب مجددی نقشبندی

بعد ازان این خاکسار و خاکِ پا	ہست احمد جان پریشان نفر ۳۳
اوّل احمد آخر احمد حامیِ این خاندان	حق کند رحمت طفیلِ او بجملہ داخلان
جملہ حاجاتم روا کن از پیِ این عاشقان	وز جفای نفس و شیطان وار یارب در امان
صد تحیات و سلام از من رسان بر ہر کسے	زان طرف امداد ہا بر این گدا و بیکسی

خاتمۃ الطبع

حمد و ثنا اوس حکیم بیچون و چرا کو سزاوار ہے کہ جو جہان کو اپنی حکمت ازلی سے باواز کن پردہ عدم سے جلوہ گاہِ ظہور مین لایا اور نعت اوس ختم رسل کو زیبا ہے کہ جسپر خجستہ روح ہر جن و بشر کو باوازِ صلِّ علی نغمہ سنج فرمایا۔ کہ اندرین ایام فرخندہ فرجام کتاب مستطاب رہنمای سالکانِ طریقۂ خدادانی و شفابخش امراضِ روحانی و جسمانی اعنی طب روحانی من تصنیف مجمع فیوض سبحانی منبع علوم روحانی قدوۃ الواصلین زبدۃ المحققین صوفی باصفا زاہد با تقی فیاض زمان مسیحای دوران حضرت منشی احمد جان نقشبندی دہلوی ثم لودہیانوی زاد اللہ افضالہٗ مطبع رحیمی منشی عصمت اللہ واقعہ لودہیانہ مین بتاریخ یکم ماہ صفر المظفر سنہ ۱۲۹۶ ہجری بسعی کمال

مجمع الفضایل منبع الفواضل حامی دین متین ہادی راہ شرع مبین جناب مولانا و اولانا مولوی
محمد صاحب خلف الرشید افضل العلما و اکمل الفضلا حضرت مولوی عبد القادر صاحب مرحوم
لودھیانوی نور اللہ مرقدہ چھپکر تیار ہوئی - جس سے ہر مریض بدون خوشامد حکیم و صرف
زر و سیم ہر مرض سے شفا پا سکتا ہے - دینی و دنیوی فائدے خود بخود اوٹھا سکتا ہے
اور شر شیطانی و علامات نفسانی و بلیات زمانی سے اپنی آپ کو بچا سکتا ہے - سبحان اللہ
کیا عمدہ کتاب ہے درحقیقت یہہ دُرِّ نایاب ہے - غوّاصان بحر وحدت کو مقصود کا کنارہ اور
طالبان مخزن فضایل کو گوہر و یاقوت ہے - اسکے عمل سے حصول مرتبہ لاہوت سے
واہ کیا عمدہ کمال ہے جس علاج سے حکیم لاچار ہے اوسکا علاج اس مین اظہار ہے - ہر قسم کا
علاج سیدا بتایا ہے - وہ اسرار مخفی اظہر من الشمس فرمایا ہے جو پہلے بزرگون سے
سینہ بسینہ چلا آیا ہے - ہر شخص کو اس کے مطالعہ سے شادکامی ہے - علاج اس مین
جسمی و روحانی ہے - یہہ کتاب حدیقہ فضل رحمانی ہے اسکے ہر شجر کا پتہ دافع کل امراض انسانی ہے
ارسطو دیکھتا شاگردی کا دم بھرتا - جالینوس زانوی ادب تہہ کرتا - افلاطون حکمت بھول جاتا
- لقمان ساری عمر انگشت حیرت دانتون مین دباتا - پر ایسی کتاب کم قیمت بالانشین فیض بخش
فیض آگین نہ پاتا - جو شخص خریدیگا مزا اوٹھائیگا ورنہ ساری عمر پچھتاویگا - ایسا گوہر نایاب کبھی ہاتھہ نہ آویگا

تمت تمت تمت

یشف صدور قوم مؤمنین و شفاء لما فی الصدور فیه شفاء
للناس و اذا مرضت فهو یشفین قل هو للذین آمنوا هدی و شفاء

ہزاران ہزار شکر شافی مطلق و احسان علیم برحق کہ کتاب مستطاب مسمّی

طب روحانی

ثمر اللہ بانوی + مجرب مفید علاج مریضان است

در مطبع رحیمی لودیانہ واقع کوچہ
مسجد مولوی عبد القادر مرحوم طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

احوال مصنف و سبب تصنیف کتاب ہٰذا

ناکارہ جہان منشی احمد جان دہلوی ثم اللہ سہانوے بخشی اللہ تعالے اوسکے گناہون کو اور ڈھانکے عیبونکو۔ آٹھہ نو برس کی عمر سے طلب خدا اور یاد الٰہی کا شوق تھا۔ جہان اس راہ کا مذکور ہوتا وہان بیٹھتا۔ اور جس جگہ

احوال مصنف و سبب تصنیف

کسی بزرگ کو سنتا وہان جاتا۔ خلوت وتنہائی مین گریہ وزاری
کرتا۔ اور جناب باری مین ملتجی ہوتا کہ یا رب العالمین سیدہی راہ
دکہا۔ اور گمراہی سے بچا۔ نہ کاروبار مین دل لگتا۔ نہ نکاح کرنے
کو جی چاہتا۔ حتی کہ چالیس برس کی عمر تک عالم تجرید مین بزرگون کی
خدمت مین پہرا کیا۔ اور بہت کاملون کی خدمت بابرکت مین استفادہ
کیا۔ چنانچہ بعد انتقال حضرت قبلہ عالم خواجہ سلیمان چشتی تونسوی قدس
اللہ سرہ کے۔ مکان شریف رتر چہتر مین غوث صمدانی ظل
رحمت یزدانی حضرت امام ربانی سید امام علیشاہ سامری نقشبندی
المجددی قدس سرہ کی خدمت بابرکت مین پہونچا۔ اور بارہ
چودہ برس تک خاک بوس آستان فیض ترجمان رہا۔ حضرت
کی جناب سے اجازت نامہ عنایت ہوا۔ اور طالبان خدا کی
ہدایت واسطہ ارشاد فرمایا۔ چالیس برس کے عمر مین
کہ خدائی کے آور لدہیانہ رہنا اختیار کیا۔ صدہا طالبان
خدا کا رجوع ہوا۔ ہدایت کا سلسلہ جاری کیا۔ باوجود ناقابلیت
کے اس وقت تک گوشہ ۱۲۹۵ ہجری ہین بائیس برس کا عرصہ

ہوا کہ لدھیانہ مین اسی ذوق و شوق مین طالبانِ خدا کے ساتھہ بسر کرتا ہون
اور دعا مانگتا ہون کہ خدا تعالی میرا اور میرے متعلقون اور دوستون کا
خاتمہ بخیر کرے اور اعلی درجہ کو پہونچاوے - اور صالحون کے ساتھہ ہماری اور
حشر کرے اور بخشے اور گناہ معاف کری - مگر مین نہایت افسوس سے
یہ بات کہتا ہون کہ لوگون کے طبایع مین نہایت اختلاف پایا - اور جیسا
سوچا اور چاہا تہا ظہور مین نہ آیا - بعضی لوگ داخل طریق ہوئی صرف
اِس نیت سے کہ ہم بے پیر تہے ہمنے پیر پکڑ لیا - ہمارا پیر شفاعت کرویگا
اور انجام بخیر ہوجاویگا - بعضون کے یہ نیت کہ دنیا مین امن رہیگا - مال و دولت
مین ترقی ہوگی - روزگار لگ جائیگا خوش رہینگی - اچھی اوقات گذارے
کرینگے - بیماری مین گنڈہ تعویذ لیجاوینگے - مصیبت کی وقت ہماری
فریاد رسی کرینگے - بعضون کو جو تہوڑا بہت شوق ہوا تو اونکو معاش کے
فکر نے نہ چہوڑا اور بیوی بچون نے تنگ کیا - اور خدا کا نام نہ لینے دیا - بعضون
کے ماباپ حارج ہوگئی اور بعضون کو بیماری نے گہیر لیا - بعضون کو بدعملی
اور نفس نے خراب کیا - بعضون کے استعداد مین کمی - اور بعضون نے بیوفائی
اور بیحیائی کا رستہ اختیار کیا - بعضون نے حق شناسی نہ کی - اور

کجروی کا رستہ پکڑا - بعضون کو کم و بیش جو کچھہ حاصل ہوا اونکو موت نے
آگھیرا - بعضون نے اپنی نوبت مین گوشہ اور کنارہ پکڑا - فی الجملہ اپنی فرو گذاشتون
مین اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق ایسا کوئی شخص صاحب کمال نہوا
جو بندگان خدا کو بخوبی نفع پہونچاتا - اور ہدایت کا رستہ دکھلاتا - اور گمراہی
اور ضلالت سے بچاتا - اور یہ رستہ جاری کرجاتا کہ بندگان خدا کو ایک عام
فیض اور نفع پہونچتا - اب اس مسکین کو ضعیفی اور بیماری نے گھیر لیا -
اور موت کا پیغام آپہونچا - افسوس ہے کہ یہ بزرگون کے دولت باوجود
اس محنت اور مشقت کی قبر مین سینہ مین جاوی - اور مخلوقات اوس
سے بے نصیب رہے - اور فائدہ اور نفع نہ اوٹھاوے - اور یہی سبب
ہے کہ کمالات درویشی بزرگون کی سینہ مین قبر مین چلا گیا - اور جنکو پہونچا
اونہون نے کسی خاص مصلحت کی واسطہ اسکا اظہار نہ دیا - اور نا اہلون اور
بیوفایون سے چھپایا - یہانتک کہ یہہ علم دنیا مین کمیاب بلکہ نایاب ہو گیا
اور چونکہ علم طریقت نہایت متبرک اور بافضیلت علم ہے - اور
تمام جہان اور ہر ہر مذاہب کے لوگون کو اسپر اعتقاد
تھا - اور اب بھی ہے - اور قیامت تک رہیگا - اور لوگ

اسکی اور درویشوں کے بڑی قدر اور منزلت نگاہ رکھتی ہیں۔ اور اونکا
ادب کرتے ہیں۔ اسیلیے عوام الناس جو بندۂ نفس اور بندۂ درم
و دینار تھی درویش بن بیٹھی۔ اور لوگون کو مرید کرنے لگی۔ اور پرہیزگاری
اور صلاحیت کا جامہ پہنکر خلقت کو ٹھگنے لگے۔ اور بزرگون کے مقولے
جو کتابی تھے بیان کرنے اور سلیم دلونکو پہسلانے۔ اور کتابی ذکر و شغل
بتلانے لگے۔ اور جب طالبون کے حصول مین دیر ہونے لگے۔ تو بہانہ
بتلانے اور کہنے لگے۔ کہ دیکھو حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کیسے
مجاہدے کیے ہین۔ اور دیکھو حضرت ذالنون مصری نے کیسے کیسے
صدمے اوٹھائے ہین۔ طالبانِ خدا برسون صائم الدہر اور قائم اللیل رہے
ہین۔ تذکرۃ الاولیا کو دیکھو۔ ریاضۃ السالکین کا مطالعہ کرو۔ ایسا مت
گھبراؤ اور اپنے سب کام خدا کے سپرد کرو انشاء اللہ انجام بخیر ہو جاویگا۔ ایسا
ہی کہتے ہین۔ اور لوگون کی عمر گرانمایہ کو برباد کرتے ہین۔ اگرچہ خدا تعالیٰ
کسیکے محنت ضایع نہین کرتا بیشک اونکو تو نیک ہی پہل ہوگا۔ مگر ایسے
ثابت قدم لوگ کہان ہین کہ اپنی عمر اسی شوق مین گزار دین۔ یہانتک کہ
مر جاوین اکثر ہمت ہار دین۔ لاچار ہو کے بد اعتقاد ہو جاتے ہین اور در در دیتے پھرے

طعن مارتے ہین اور بٹہ لگاتی ہین۔ اور بعضی ولی ہی ولی ہین بزرگانِ قدیم اور حال کے
درویشون کے منکر ہوکر ایمان گنواتی ہین۔ اور وہابیون اور لامذہبون مین شریک
ہوکر مسلمانون مین فساد ڈالتی ہین۔ اور چونکہ سچا دست خدا کا نظر نہین آتا۔ یا
اپنی تئین چھپاتا ہے۔ اگر موجود ہووے تو حق و باطل کو چھانٹ دی۔ اور محقق اور
مقلد اور سچی جھوٹی کو پرکھ دی۔ اور اپنی تصرفات سی جہان کو معمور کری چونکہ
امام زمان معدوم ہی جہان مین ظلمت اور ضلالت زیادہ پہیلتی جاتی ہے۔ افسوس
صد افسوس کہ ایسا متبرک علم جہان سی اوٹھا جاتا ہے بلکہ اوٹھ گیا۔ اور ٹھہر گیا ایسا
نہین کہا جاتا بلکہ مر گیا **اِلتماس** اب مین نہایت ادب اور انکسار سی تمام
صاحب باطنون اور اہل کمالات کی خدمت مین التماس کرتا ہون کہ اب
وقت بہت نازک ہے اگر میری عرضداشت کو قبول کرین تو مصلحت وقت
یہی ہے کہ خواہ تصرف باطنی۔ خواہ تحریر کتابی۔ خواہ اجازت عام۔ خواہ کلام
وغیرہ سی جسطرح مناسب سمجہین خلق اللہ کو نفع پہونچاوین۔ اور ہدایت کا طریقہ
جاری کرین۔ اور اسرار باطنی کو طالبانِ خدا کے سینون مین بہرین اور رحم کرین
الا نہ یاد رکہین کہ ایسا وقت آیو لاہی بلکہ آگیا۔ کہ عنقریب ہماری علم ہی غیر مذاہب کے لوگ
زیادہ مجتہد اور فاسق فاجر لوگون کے زبان سے اسکی اسرار شہرت پاوین اور ہم لوگ

پھر اونکی خدمت مین جاکر سیکھین - اور بی بیون کے صفت و ثنا کرین - یہ مقولہ میرا تعجبات
سی معلوم ہوگا مگر یقین جان لو کہ ایسا ہی نظر آتا ہی - افسوس ہماری بی ہمتی پر مجکو
تو اِس علم درویشی کے دریاسی ایک قطرہ بھی میسر نہین جو مین خلق اللہ کو سکہاؤن - مگر
خیر بعد استخارہ ہای مسنونہ اور الہام غیبی کے اِشارہ سے جو کچھہ تر و خشک بزرگون کے سینہ
سے عطا ہوا ہی اللہ جل شانہ سی مدد مانگ کر درج قرطاس کرتا ہون کہ عام خلایق اس سے
نفع اوٹہاوے - اور یہ علم گم نہ ہوجاوی - اور بزرگون کے جناب سی امید
رکہتا ہون کہ اگر خطا دیکھین تو پردہ پوشی فرماوین اور مجکو رسوا نکرین - مین
یہہ بھی نہین چاہتا کہ غلطی اور خطا کا رواج دین - اگر مین زندہ ہون
تو مجھکو بلاکر سمجہاوین - اور جو مین مرجاؤن تو اپنے علیحدہ
کتاب مین اوس بہول چوک کو ایسے طرح اصلاح
دین اور سنوارین کہ مجکو بٹہ نہ لگے - اور برا بہلا نہ
کہین کہ یہ شیوہ بندگانِ خدا اور شرفا کا نہین - ہم لوگون
کے نااِتفاقے اور پہوٹ اور عیب جوئی نے نہایت اسفل
درجہ کو ہمکو پہونچایا - اور تمام جہان مین رسوا اور خراب کیا -
مقصود خلق اللہ کا نفع پہونچانا - اور عاقبت مین نیک پہل پانا - اور

اور خدا اور رسولِ خدا صلعم کا راضی کرنا ہی جسطرح ہو سکی بغیر خود بینی
اور تعصب اور تکبر کے حاصل کرو۔ اور عاقبت کو سنوارو۔
اور بیشک میں بد باطنوں اور کوتہ فہموں کی تعصب اور زبان درازی سے
ڈرتا ہوں اور گمان کرتا ہوں کہ لوگ مجہہ طعن اور تشنیع اور عیب جوئی
اور ملامت کی صد باتیر پہینکیگے۔ اور نشانہ بناوینگے۔ خیر جیسا وہ
کرینگے ویسا ہی پائینگے۔ مَن عَمِلَ صالِحاً فَلِنَفسِهِ وَمَن اَساءَ فَعَلَيها
باوجود اسکی میں اپنی سینہ کو سپر بناتا ہوں۔ اور سچ سچ کہتا ہوں
کہ میرا مقصود تو صرف خلق اللہ کو نفع پہونچانا ہے۔ اور عذاب آخرت سے
ڈرنا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا ڈہونڈنا۔ اور یہی دعا کرتا ہوں کہ خداوندا
انجام بخیر کرنا۔ اور عاقبت میں نجات بخشنا۔ اللہ تعالیٰ مجکو خلوصِ نیت
دلاوی۔ اور عجب و ریا اور تکبر سے بچاوی۔ اور اِس کتاب کو خیرو
خوبی سی تمام کرواوے۔ اور قبول کرے۔ اور میری گناہوں پر
نظر نہ ڈالی۔ اِنَّهُ هُوَ الغَفُورُ الرَّحِيمِ۔

اب میرا ارادہ ہی کہ ایک کتاب لکہوں۔ اور اوسکا نام (جامعِ علومِ
عرفانی) رکہوں۔ اور بول چال اوردو ایسی صاف اور سلیس

بولون کہ ہر شخص آسانی سی سمجھہ سکی - اور نفع اوٹھاوی - اور اس
کتاب کی تین دفتر بناؤن - اور ہر ایک مین علیحدہ علیحدہ مضامین لکھون
اگرچہ ایک دفتر دوسری کو اور دوسرا تیسری کو مدد دیگا - اور کمال
جبھی حاصل ہوگا کہ تینون دفتر کا مطالعہ کیا جاوی - اور ایک
دوسری کے سات ربط دیا جاوی - اور بخوبی سمجہا جاوے - مگر یہہ بھی
ضروری کہ جسکی پاس جس مضمون کا ایک دفتر ہوگا وہ ایک ہی اوس مطلب
واسطہ کافی اور وافی ہوگا - دوسرا دفتر اوسے دیکہنا نہ پڑیگا -
ہان یہہ بات جدا ہی کہ اگر کوئی شخص اپنا علم بڑہایا چاہی - یا تمام مطالب
مین دخیل ہونا - اور کمال پیدا کرنا چاہی تو تینون دفترونکا مطالعہ کری
اور سمجہی - اور آزماوے -

اول دفتر مین سلبِ امراض کا طریقہ لکھونگا - اور سمجہاؤنگا کہ
مریض کی مرض کو توجہہ سی اسطرح دور کرنا چاہیئے - اور اس دفتر کو
مقدم کرونگا اور دفترونسے اسلئے کہ صحت جسمانی اور تندرستی سب
چیزسے مقدم ہی جب انسان تندرست ہوگا تو خدا کا نام بھی لیگا -
اور معاش بھی پیدا کریگا اور سب کام کرسکیگا - اور جب تندرستی ہی

ہوگا تو کیا کریگا۔ جمادات کی طرح پڑا رہیگا بلکہ جینے سے زیادہ موت کو

پسند کریگا۔ اور اِس پہلے دفتر کا نام (طب روحانی) رکھونگا

دوسرے دفتر مین مین ہدایت کا ایسا رستہ

بتلاؤنگا جو طالب اور مطلوب کی حق مین مفید ہوگا اور عام تصوف سے

جُدا۔ برسون کی جگہہ مہینون۔ اور مہینون کی جگہہ دنون مین۔

اور دنون کی جگہہ پہرون۔ اور گھڑیون مین فایدہ اوٹہاویگا۔

اور تجربہ کریگا۔ اگرچہ یہہ رستہ انہین مشہور کتابون اور بزرگون کا

ہوگا مگر وہ ہوگا جو اکثر بزرگون سے سینہ بسینہ چلا آیا ہے۔

اور اوسکا عام چرچا اور شُہرہ نہین دیا گیا ہے۔ اور اِس دوسرے

دفتر کو اسلیئے دفتر ثانی کرونگا کہ جب خداتعالیٰ نے تندرستی دی

اور عاقل بالغ کیا اور ہزارون نعمتون سے سرفرازی اور بزرگی کا خلعت

بخشا تو ہر شخص پر فرض اور واجب ہوا کہ اپنی نجات کا رستہ ڈہونڈے۔

اور عذابِ آخرت سے اپنے تہین بچاوے۔ خداتعالیٰ کی بندگی کرے۔

اور اوسکی رضاجوئی کا متلاشی رہے۔ اور اِس دفتر کا نام (نجات

جاودانی) رکھونگا۔

تیسری دفتر مین کشفِ آفاقی - اور کشفِ انفسی -
اور کشفِ عالمِ ارواح - اور فنا فی الشیخ - اور کشف قبور وغیرہ کا
ذکر کرونگا - اور جس سے زیارت آنحضرت صلعم اور دیگر بزرگون کے
عالمِ رویا اور استغراق وغیرہ مین ہوجاوی اوسکا طریقہ سکہلاونگا -
اور اِسی قسم کی بعض بعض اور باتین بھی جتلاونگا - لیکن اِس تیسرے
دفتر کومین بطور اجمال لکھونگا - کیونکہ یہہ سب باتین طالبانِ خدا کو لیئے
نقصان دیتی ہین - بلکہ مشایخین کو بہی ترقیات مدارج سے روکتی ہین -
اور ماسوا اللہ کی طرف لگاتی ہین - اور مجکو اِن باتون مین تجربہ بھی کم
ہوا ہے - اسلیئے اِس تیسری دفتر کو مین سب سے آخر بیان کرونگا
کہ یہہ سب باتین عاقبت کو دن بالکل بکار آمد نہونگے - اور موت کی
بعد کچھہ نفع نہ بخشینگے - اور اِس تیسری دفتر کا نام (کمالات انسانی)
رکہونگا - اب مین اول دفتر جسکا نام (طبِ روحانی) ہی لکھتا
ہون اِس دفتر مین آٹھہ ارشاد اور تین تالیس ہدایتیں ہونگے -

ارشاد پہلا

توجہہ سے سلبِ امراض کے طریقہ کا بیان

ارشاد پہلا

متقدمین بزرگون کی کتابون مین جو بابِ تصوف مین عام مشہور ہین
تمنے سلب امراض کا طریقہ پڑہا ہوگا۔ بلکہ بعض موقع پر درویشون کو سلبِ
مرض واسطہ توجہہ دیتے دیکہا ہوگا۔ سلبِ مرض اِسکو کہتے ہین کہ کوئی
درویش مریض کو حالت تنہائی مین بغیر دیئے دوا دارو کی اپنے ساتھ
بِٹھلا کر خیالی قوت کے زور اور پختہ ارادہ سے متوجہہ ہوکر مریض کے
مرض کو دور کردے۔ اور تا وقتیکہ صحت نہو دو چار دن تک دن مین
گھنٹہ آدہ گھنٹہ پاؤ گھنٹہ توجہہ کرتا رہے۔ اِس توجہہ کی برکت سے
مریض جلد شفا پاتا ہے۔ اور روز بروز صحت کی صورت نظر آتی ہے
اور بخوبی اچہا ہوجاتا ہے۔ اگر توجہہ کرنیوالا ضبط خیال پر قادر
اور اپنے کام مین مکمل ہو تو یہہ علاج عجایب فوائد اور کرامات ظاہر
کرتا ہے۔ اور سوائے شفا کے عجیب خوبیان دکہلاتا ہے۔ مریض کے
اخلاق مین تہذیب پیدا کرتا ہے۔ یادالٰہی کا شوق بڑہتا ہے۔
برائیون اور بداخلاقیون سے بیزاری دلاتا ہے۔ غرض کہان
تک لکہون طوالت سے ڈرتا ہون۔ بعض بعض بزرگانِ قدیم
جو جنگل اور پہاڑ و نیز خوفناک جگہہ اور ویرانون مین یادالٰہی مین

رہا کرتی تھی اِسی توجہ اور خیالی قوت سے بہوک پیاس - بیماری - سردی
گرمی اور جمیع تکالیف کو ہٹا دیا کرتی تھی - اور شیر اور اژدہا اور
موذی جانوروں کو رام کرلیا کرتی تھے - اور اِس سے نفع اوٹھاتی
تھی - اور اِسکو اسرار باطنی سمجھہ کر نا اہلوں کی بتلانے سے کنارہ رکھتی
تھے - اور اپنی خاص خاص مریدوں اور خادموں کو جو صالح اور
خدا پرست ہوا کرتی تھے بتلایا کرتی تہی - فی الجملہ عام اور مشہور کتابوں میں
جو کچھہ لکھا ہوا ہی صرف صورت ہی صورت ہی - اور اِسکی حقیقت
خواہ تو کاملوں کے سینہ میں مخفی ہی - خواہ قبرمیں چلی گئی -
اور یہہ متبرک علم دنیا میں کمیاب ہوگیا - اور جہوٹی اور مکار لوگ
درویش بنکر دعوی کرنی لگے - اور چونکہ یہہ لوگ ناواقف اور
ناتجربہ کار تھے - اگر کسی جگہہ سلبِ مرض کرنیکا اتفاق ہوا
تو کامیاب نہوئی - یا کمتر درجہ بیمار کو کامل صحت نہ دی سکے -
شرمندگی اور خجالت اور محنت کی سبب سے یہہ طریقہ ہی چھوڑ
بیٹھی - اور صرف دعا - اور گنڈہ تعویذ - اور جھاڑا پہونکے
کا وتیرہ اختیار کرلیا - اسیطرح یہہ طریقہ دنیا سے معدوم ہوگیا -

میری نزدیک مریض کو صحت بخشنا - اور دکھیا کا دکھہ درد ہٹانا -
اور حاجتمند کی حاجت روائی کرنی - اور بھولی ہوئی کو رستہ بتلانا
اور خاص و عام خلق اللہ کو نفع پہونچانا بہت ہی بڑی دولت ہی -
نہ اِس سی بہتر کوئی نیکی ہے - نہ اِس سی بڑہ کر کوئی عبادت - جمیع
مذاہب کا اِسپر اتفاق ہی - اور یہی اصول شریعت - اِسی سبب
سی مین اِس کتاب کو ایسا مشرح اور مفصل لکہونگا کہ ہر شخص جو تہوڑیسی
بہی استعداد اور قابلیت اِسکی رکہتا ہوگا اِسکا تجربہ اور آزمایش
کریگا - اور مریض کو کم و بیش صحت بخش سکیگا - مین عام اجازت
دیتا ہون - اور کامل اعتماد سے اِسکے آزمایش کی ترغیب دلاتا
ہون - کہ ہر شخص خواہ عورت ہو خواہ مرد - سوائی مشرک کے
کسی مذہب کا ہو مگر صالح اور پرہیزگار - اور دلسوز - خداترس - عاقل
بالغ - تندرست اور اِس کام کی قابلیت اور استعداد رکھتا ہو -
کامل اعتقاد - اور یقین - اور ہمت سی بخوبی تجربہ کرلی انشاءاللہ تعالےٰ
کامیاب ہوگا - اور میری تحریر کی بموجب آزمالیگا - اوسوقت میرے
حق مین بخشش کی دعا کری - حق پہچانی - اور مجہی محروم نہ رکہی - ع

با کریمان کارہا دشوار نیست

ہدایت ۱

مین بھی اول اول اس راز کو چھپاتا تہا

جسوقت مین حضرت اعلیٰ قدس سرہ کی خدمت شریف سے ۱۳۰۲ھ مین اجازت پاکر لدہیانہ مین سکونت پذیر ہوا اور اکثر بندگانِ خدا ارادت لائی تو میرا ابھی یہی رایہ تہا کہ جہان تک ہوسکے اِس دولت کو نااہل اور نالایق لوگونسے چہپاؤن۔ چنانچہ سالہاسال اسیطرح ہوتا رہا۔ دروازہ بند کرکر حلقہ کیا کرتا۔ اور غیر شخص کو سوائی اپنی دوستون کے اندر آنی کی اجازت ندیتا۔ اگر کوئی بیمار آتا تو تعویذ۔ گنڈہ وغیرہ پر اکتفا کرتا۔ اور جسپر بہت ترس کہاتا۔ عام مجلس مین سامنے بٹھلا لیتا۔ اور دل ہی دل مین اوسکا خیال رکہتا۔ اکثر مریض شفا پاتی۔ اور بیمار تندرست ہوجاتے۔ اگر بہ تفصیل اسکا ذکر کرون کتاب طوالت پکڑ جاویگی۔ مگر ایک دو اشخاص کا ذکر کرتا ہون۔ حکایت ایک دفعہ میرا مکان بن رہا تہا اور دو ریشس مٹی گارہ کا کام کرتی تہین۔ اور گہڑونسے طغار مین پانی ڈالتی تہی کہ دفعتاً گہڑا ٹوٹ گیا میں نے کہا اللہ کا گہڑا

فلانی عورت کا جو دہرا ہی قیمت دیکر لیلو اُوسنے کہا حضرت
مین قیمت نہین لیتی دعا کرو میرا تپ جاتا رہے - اُوسکو پانچ چھہ
مہینہ سی تپ آتا تہا اور اُوسیدن اُوسی گہڑی اُوسکو تپ آنیکا وقت
تہا - مینے دل ہی دلمین خیال جمایا اور وہ وقت اوسکا ٹل گیا بعدہ
تندرست تہی - حکایت سرہند شریف مین ایک مولویصاحب
جو خوش آواز اور خوش الحان آدمی تہی اُونکو باری کا تپ جاڑے سے
آتا تہا - اور جمعہ کا دن تہا - اُونہون نے بیماری کی باعث امامت
سے انکار کیا - بعد نماز مینے کہا فلانا معجزہ سُنا دو وہ لحاف لیتی ہوئی بیٹھی تہی
کہنے لگے مجکو تپ چڑہتا آتا ہی مین کچہہ پڑہ نہین سکتا - مینے کہا تم معجزہ
شروع کرو خدا تعالی اوسکی برکت سے تپ دور کر دیگا - اُونہون
نے معجزہ شروع کیا اور مینے اونکی طرف خیال جمایا - پانچ سات
شعر پڑہی ہونگے کہ تپ کم ہونے لگا اِدہر معجزہ ختم ہوا اُدہر اونہونے
لحاف پہینک دیا - حکایت ایک شخص کی آنکہین دُکہتی تہین
وہ دم کرانے آیا مینے اپنا ایک انگوٹہا اُوسکی ایک آنکہہ پر رکہا
اُوسیوقت ایک ضروری کام واسطے مین اُوٹہا اور چلا گیا - وہی

آنکهہ اُوسکی دو گہڑی بعد راضی ہوگئی - بعدہ دوسری آنکہہ پر دم کرنے سے
چار گہڑی بعد فائدہ ہوا - غرض بہت ہی چھپاکر علاج کرتا تہا - اور یہی
چاہتا تہا - کہ اِس علم کو بالکل نااہلون پر ظاہر نکرون جسکو لایق اور
وفادار دیکہون اوسکو اِسکی اجازت دون - اور بتلاؤن - اِسبات کا
رستہ دیکہتے دیکہتے سالہاسال گزر گئے جسکو دیکہا بیوفا اور بیمروت
اور ناحق شناس پایا - دل سرد ہوگیا اور عاقبت کا اندیشہ ہوا
کہ افسوس ضعیفی نے گہیر لیا - اور موت کا پیغام آپہونچا - اور یہہ علم
سینہ کا سینہ ہی مین رہا بلکہ قبر مین ساتہہ چلا - خلقت اپنی نالایقی
سے محروم رہے - اور مین اِسکی رازداری مین ثواب سے محروم چلا -
اب لاچار جناب باری مین رجوع کیا اور رسوائی اِسکے چارہ نہ دیکہا
کہ اِس علم کو کتاب مین درج کرکر ایسا عام کرجاؤن کہ تمام خلق اللہ
اِس سے فایدہ اُوٹہاوے - اور رفیض پاوے -

ہدایت ۲

سلب امراض کی بہت طریق ہین

اب معلوم کرو کہ سلب امراض کی طریق بہت ہین - بعضے اپنے خیال سے

چارون اخلاط بنکر مریض مین داخل ہو جاتی ہین - اور بعضی محض شفا بنکر مریض کی خو مین نفوذ کر جاتی ہین - اور بعضی مریض کی روح کو اپنی روح کی ساتھہ پکڑ کر گڑگڑا کمال دلسوزی سی دعا کرتی ہین - بعضے نفی اثبات اور اسم ذات کی ضرب سے مرض کو ہٹاتے ہین - یا کھینچتے ہین اور زمین پر ڈالتے ہین بعضے بآواز بلند اسم ذات کی مریض کے قلب پر بہ نیت شفا ضرب لگاتے ہین - بعضے دستار یا رومال یا چادر کی کونے سے کمال رجوع سے مریض کی مرض کو زمین پر جہاڑتے ہین - بعضی مرض کی جگہہ پر مریض کا ہاتہہ دہرواتے ہین - اور تہوڑی تہوڑی دیر بعد ہٹواتے ہین - بعضے اپنا ہاتہہ مریض کے سر یا سینہ یا قلب یا معدہ وغیرہ جگہہ پر دہرتی ہین - حضرت اعلےٰ قدس سرہ بعد مغرب بہت سے مریضون کو دور دور اپنی چپ و راست بٹہلا لیا کرتی تہی - اور آپ روبقبلہ تسبیح ہاتہہ مین لیکر وظیفہ کے بہانے خاموش بیٹہہ جایا کرتے تہے - بڑے بڑے سخت امراض دور ہوتے تھے - اور سخت سخت مریض شفا پاتی تھے - فی الجملہ اصول ان سبکا ایک ہی اگرچہ صورت مین اختلاف پایا جاتا ہے

اور اِن سبکا بیان بیفایدہ طوالت رکھتا ہے - جو بزرگ جسطریق سے کرتا ہے - اور کامیاب ہوچکا ہے اُوسی طریق سے کیئے جاویے - اور چھوڑے نہین کہ یہہ کام بہت ہی بڑے درجہ کا ہے - اور ایسی بزرگون کو میری اور میری کتاب کی ضرورت کیا ہے مین تو ناواقفون اور اندہون کو رستہ بتلاتا ہون - مین تو اپنا وہ طریق اور ترکیب بتلاؤنگا جو مین کرتا ہون - اور جسکو بخوبی آزما چکا ہون - اور اُوسکے عیب و صواب اور کم و بیشی کا تجربہ کر رہا ہون -

ہدایت ۳

انسان مین وہ کیا چیز - اور کیا نور ہے جس سے بیمار شفا پاتا ہے

اول اِس باتکا دریافت کرنا ضرور ہے کہ وہ کیا شئی ہے جو توجہہ دینے والے کے خیال اور ارادہ سے مریض کے اندر خواہ وہ غائب ہو خواہ حاضر چلی جاتی ہے - اور مریض کو صحت بخشتی ہے - یا صرف خیال ہی مین ایسی کوئی تاثیر ہے جو مریض کو شفا دیتی ہے - سو جان لو کہ اللہ تعالی نے ہر انسان مین ایک ایسا نور پیدا کیا ہے کہ ہر ارادہ کام جہان کے اُوسی نور کی متعلق مین

اِسی نور کے سبب اِنسان دنیا کی ہر ایک چیز کو پہچان جاتا ہے۔
اور ہر چیز کے ساتھہ ایک نسبت پیدا کر لیتا ہے۔ اِنسان کو نفرت
اور اُنس اِسی کے سبب ہوتا ہے۔ انسان اِسی سے فتح اور
شکست پاتا ہے۔ غرض جو کام جہان مین موجود ہے۔ اور
ہوتا ہے اوسکے ساتھہ اِسکو ایک نسبت اور لگاؤ پیدا ہوتا ہے۔
اِسی نور کے سبب اِنسان کی زندگی ہے۔ یہہ نور اعتدال اور
ہمواری کو چاہتا ہے۔ زیست کو تازہ رکھتا ہے۔ اور یہی جو
کہوتا ہے یہی سبب ہے کہ شفا بخشتا ہے اور اِنسان کو ہدایت
کے رستہ پر لاتا ہے۔ اور اخلاق کو سنوارتا ہے۔ اور
یہہ نور نورانسانی ہے اور نیت اور ارادہ کی تابع۔ انسان
اپنی ارادے سے جسطرف اِسکو دوڑاتا ہے روان ہوتا ہے۔
یہہ وزن اور رنگ بہی رکھتا ہے اور بزرگون نے اِسکی
حقیقت کو پہچانا ہے۔ زیادہ حال اِسکا دوسری دفتر مین
لکھونگا۔ اور اوس سے زیادہ مجکو اِسکی حقیقت کی خبر نہین
البتہ اِسکے اُصول اور حقیقت سے بزرگ آگاہ اور واقف ہین

اور یہہ جانتے ہین تمہارے کام واسطے اتنا ہی کافی ہے جسقدر مین لکہتا
ہون - یہہ نور نور انسانی ہے جو عالم غیب سے ہر وقت انسان
پر نازل ہوتا ہے - اور انسان کے تمام جسم اور خون اور روح
حیوانی مین نفوذ کرتا ہے - اور سماتا جاتا ہے - اور جسطرح انسان
کے اندر سماتا جاتا ہے - اوسی طرح انسان کے تمام بدن سے
نکلتا جاتا ہے - اسیطرح ہر لحظہ بہرتا جاتا ہے - اور
خالی ہوتا رہتا ہے - اور انسان ارادہ کر کر جسطرف اسکو لیجاتا ہے
اودہر جاتا ہے اور اوس مین سماتا ہے - اور بموجب نیت
اور ارادہ کے کام دیتا ہے - بہ نسبت تمام بدن کی موٹہہ سے
اور انسان کے دم اور ناک اور آنکہونسے زیادہ خروج پاتا ہے
اور سر اور تمام چہرہ اور موٹہہ مین اکثر جمعہ رہتا ہے - اور یہی
سبب ہے کہ ٹکٹکی باندہ کر دیکہنے اور دم کرنے سے مریض پر
جلد اثر ہوتا ہے - اور بخوبی شفا پاتا ہے - اور بہ نسبت پشت
ہاتہونکے دونو کف دست اور بہ نسبت کف دست کی دسون
اونگلیونکی سرونسے اور بہ نسبت اونگلیون کے سرون کی انگوٹہی سے

اور بہ نسبت انگوٹھی کے انگوٹھون کی نوک سے زیادہ تر
خارج ہوتا ہے - یہی باعث ہے کہ ہاتھون کے پاس کرنے
اور ہاتھون کے رکھنے اور انگلیون کے نشانہ کرنے - اور پانی
کی سطح پر انگوٹھی کے چکر دینے سے بخوبی اثر ہو جاتا ہے -
اور بیماری کی جگہہ اور پانی مین بموجب نیت اور ارادہ کے
یہہ نور جمع ہوتا ہے - اور مریض کو فائدہ پہونچاتا ہے -
اور بیماری کے ہمراہ بیماری کو جمع کر کے ہاتھہ پانون کی انگلیونکے
سرونسے بیماری اور ناہمواری کو نکال لیجاتا ہے - اور
یقین جانو اور میرے کہنے کو سچ مانو اور کامل اعتقاد سے جان لو
کہ یہہ نور مریض اور طالب خدا کی دلمین اور تمام بدن اور حواس
خمسہ مین ایسی تاثیر کرتا ہے جیسے آگ لوہے مین تاثیر کرتی ہے -
اور لوہے کو بالکل آگ کیطرح سُرخ کر دیتی ہے - باوجود اسکی اوس
نور کو معالج اور مرشد کے ساتھہ ایک لگاو اور نسبت باقی
رہتی ہے - اِسبات کا مفصل ذکر دوسرے دفتر مین جسکا
نام نجاتِ جاودانی ہی آویگا - اِس دفتر مین تو مین صرف

اُسیقدر لکھونگا۔ اور ظاہر کرونگا جو بیمار کی تندرستی بخشنی مین
کارآمد ہوگا۔ مین نہین چاہتا کہ تمکو اس مقصود سے اور مطلب کیطرف
لیجاؤن۔ اور مین خود بھی پسند نہین کرتا کہ طول طویل جھگڑون مین
پڑجاؤن۔ اور اپنی فایدہ سے دور پڑون۔ اور مجکو یہہ بھی جلدی
ہے کہ خداتعالی اس کتاب کو خیروخوبی سے میری تندرستی اور
زندگی مین تمام کروادے۔ کیونکہ جوانون کا بھروسا نہین۔
مین تو بوڑہا آدمی ہون۔ اور بیماریون مین گرفتار بس ہوگا کیا اعتبار

ارشاد دوسرا ۲

ارشاد دوسرا

پہلی میری آٹھہ باتین سمجھہ لو تو پھر تمکو توجہہ دینی کی ترکیب سکھلاؤن

اب میرا ارادہ ہے کہ تمکو توجہہ دینے اور مرض دور کرنیکی ترکیب
سکھلاؤن مگر پہلے اِس بات کا سمجھانا ضرور سمجھتا ہون کہ
اگر تمکو شوق ہے تو میری آٹھہ باتین سمجھہ لو۔

ہدایت ۱

ہدایت ۱

پہلی بات یہہ ہی کہ پرہیزگاری اور پارسائی اختیار کرو۔

جان لو کہ یہہ کام مقبولانِ خدا اور اولیاء اللہ کا ایجاد کیا ہوا ہے

اور دوستانِ خدا نے صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی واسطہ
نکالا ہے - یہہ کام ہی برکت والا ہے - اور اِسکا اختیار کرنیوالا
ہی دوست خدا کا ہے - اِسمین نہایت ادب اور پرہیزگاری
اور صلاحیت سے قدم رکھنا چاہیئے - شریعت کی تابعداری
کرو - خدا کی بندگی مین لگے رہو - جو خدا تعالیٰ اور اُوسکے
رسولِ مقبول صلعم نے حکم کیا ہے اُوسکو بجا لاؤ - اور جس
جس بات کو منع کیا ہے اور روکا ہے اوس سے بچتے رہو -
اور پرہیز کرو - کسی پر ظلم و زیادتی نکرو - بندگانِ خدا کو اپنا
عضو بدن سمجھو - جھوٹ اور فریب سے بچو - سچ بولو -
معاملہ مین درستی اور صفائی رکھو - کسی جاندار او بیجان شی کو
اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات مین شریک نہ گردانو مصیبت
زدوں کے دُکھہ درد مین شریک رہو - اور اِس کام کو
روپیہ پیسا کمانے کی نیت سی نہ اختیار کرو - اِسمین
خالص خدا کی رضامندی - اور عاقبت کی بہبودی ڈھونڈو -
اگر ان باتوں پر عمل کروگے تو بخوبی کامیاب ہوؤگے -

اور جلد شفا حاصل کراؤ گے۔ اور مریض کے اخلاق کو
بھی سنوار دوگے۔ اور مریض کو بھی یہہ سب باتین سمجھا دو
اور نصیحت کرو۔ کہ صلاحیت اور پارسائی سے رہا کرے
اور اپنے اخلاق کو سنوارے۔ اور سیر و تماشے اور
عجائبات دیکھنے کی نیت سے بھی یہہ کام نکرے۔ کیونکہ
یہہ نور بذاتہٖ پاکی اور صفائی رکھتا ہے۔ اور توجہہ دینے والے کو
بھی صالح اور پارسا چاہتا ہے۔ اور جب توجہہ دینے والا
بُرے اعمال اور گناہ کے کام کرتا ہے۔ اور اخلاق ذمیمہ
اور ناشایستہ باتون مین مبتلا ہوتا ہے تو یہہ نور مکدر اور گندہ
ہو جاتا ہے۔ اور بجائے شفا کے نقصان پہنچاتا ہے۔ یا کمتر درجہ
شفا کے بحال کرنے مین مزاحم ہوتا ہے۔ اور مریض کے
اخلاق کو بھی بگاڑتا ہے۔ مین تجربہ کر چکا ہون کہ اگر عرصہ دراز
مریض کی تندرستی کی نیت سے سلب مرض کیا گیا ہے
تو توجہہ کی برکت سے مریض صالح اور پرہیزگار ہو گیا ہے۔
اور اگر خالص ہدایت کے ارادہ سے بکثرت توجہہ دی ہے

تو مرض طفیل ہی جاتا رہا ہے - اور جب مریض پر استغراق
اور سکر وارد ہو گیا ہے تو بخوبی آزمالیا ہے کہ اوسکو
جھوٹ اور بری ناشایستہ باتوں سے بیزاری ہوتی
ہے - اور جرم و عصیان سے نفرت کہاتا ہے - اور خدا سے
بہت ڈرتا ہے - صلاحیت اور پرہیزگاری کی کلام سے شادکام
اور خوش ہو جاتا ہے اور اوسکا چہرہ بشاش اور بحال نظر آتا ہے -
اگر اوسکو کسی برے کام کا حکم کیا جاوے تو بالکل نہیں
مانتا ہے - بلکہ جواب دینے سے انکار کرتا ہے - اسکا مفصل
ذکر دوسری دفتر میں آویگا - اب تم یہ اعتراض کروگے
کہ ایسی محنت اور مشقت ہم کس امید پر اوٹھاوین - روپیہ
پیسا لینے سے تو تم منع کرتے ہو پہر معاش کہان سے چلاوین -
اور روٹی کس گہر سے کہاوین - سو امید کا تو یہ جواب ہے
کہ تم ایسا بڑا ثواب کماتے ہو جسکو تمام مذاہب والے پسند کرتے
ہین - اور بالاتفاق اعلی اور اولی مانتے ہین - پہر تم اوس مالک
پروردگار سے امید رکہو وہ تمکو بہت ہی بڑا درجہ دینے والا ہے

جسکی صفت و ثنا بیان نہین کر سکتے ہین - اب رہا معاش کا
معاملہ سو اگر تم کہین سرکار دربار مین نوکر ہو - یا تجارت
زراعت کرتے ہو - یا املاک یا کرایہ - یا جمع رکھتے ہو -
اور تمہارا گذارہ چلا جاتا ہے - تو پہر کس لیئے طمع کرتے ہو -
اور تہوڑا بہت دو چار دس بیس روپیہ لیکر کئی دن کہاؤ گے
کیا تم ایسی اعلیٰ چیز کو ادنیٰ شی سے بدلنا پسند رکہتے ہو -
اور تہوڑا سا لالچ کر کر عاقبت کا اجر گنواتے ہو - یہہ تمکو سزاوار
نہیں ہرگز ایسا مت کرو - اور اگر تم بالکل مفلس اور محتاج ہو
اور آمدنی کسی قسم کی نہین - اور معاش کے فکر مین سرگردان
رہتے ہو - تو خیر جو مریض اپنی خوشی سے کچھہ دیوے -
لے لو مگر نہ تو مریض سے چکاؤ - اور نہ کچھ مقرر کرو اور جو اپنی
خوشی سے مریض تمکو تہوڑا بہت دیوے تو خوش اور
راضی ہوکر قبول کر لو - اور ناک بہون نہ چڑہاؤ - روزی کا
دینے والا وہی قادر رزاق ہے جسنے تمکو پیدا کیا ہے -
اور پیدا ہونے سے پہلے رزق بہیج دیا ہے - اور تمہارا

رزق آسمانون پر رکہا ہے - جہان کسیکا ہاتہہ نہین پہونچتا -
مگر ہان اگر مریض کو تم صاحبِ مقدور دیکھو - اور اوسکو ناگوار نہو
تو اوسکی اوقات موافق اوسے کہدو کہ بہوکون کو کچہہ کہلاوے -
اورلِلّٰہ غریب وغربا کو دیوے - کیونکہ کہلانا اور لِلّٰہ دینا ہی بیماری
اور بلا کو ٹالتا ہے - اوسکو کہدو اَللّٰہ واسطہ کچہہ ہرگز تکی ہاتہہ
مانے - بلکہ نکال کر اوسکے پاس علحدہ رکہہ دیوے - اور
تمسے کہدی - کہ یہہ کچہہ نکالا ہے - اگر تمہین دیوے تو تم غریب
اور محتاج بیمارونکو کہلا کر علاج کرو - بہتر تو یہی ہی کہ خالص نیت سے
عاقبت کماؤ - اور خدا کی رضامندی حاصل کرو - دیکہو انسان
عاقبت واسطہ ہزارہا روپیہ لِلّٰہ دیتا ہے - کوئی مسجد بنواتا ہی -
کوئی کنوان کہدواتا ہے - کوئی سدابرت جاری کرتا ہے -
بادشاہون کے وقت مین شفاخانے جاری ہوئی اب
سرکار انگریزی کی عملداری مین ہسپتال ہین کیا یہہ لوگ
دنیا مین بدلہ مانگتے ہین - نہین ہرگز نہین بلکہ عاقبت کی بہلائی
چاہتے ہین - تم بہی اسی امید پر اسکام کو کرو -

ہدایت ۵

دوسری بات یہہ ہی کہ بدکار سے توجہہ نہ لو

اگر کسی شخص کو دیکھو کہ توجہہ دیتا ہے۔ اور کام بُری بُری کرتا ہی۔ معاملہ خراب اور اخلاق ذمیمہ رکھتا ہے۔ تو ہرگز مریض کا علاج ایسی شخص سی نہ کراؤ۔ بلکہ اوسکی صحبت مین بھی نہ جاؤ۔ اور اوسکی ساتھہ نشست برخاست نکرو اور حتی المقدور ایسے بد معاملہ کو اس علم مین دخیل نہونے دو۔ جہان تک ہو سکی اوس سے اس علم کو چھپاؤ بلکہ یہہ کتاب بھی اوسی نہ دکھاؤ۔ جہان تک ممکن ہو اوسکو اس دولت سی محروم رکھو۔ اور اگر کسی صالح اور متقی خدا پرست کو پاؤ۔ اور تمکو معلوم ہوجاوی کہ یہہ شخص اس علم سی واقف ہے تو بڑی رغبت اور شوق سی اوسکو یہہ کتاب دکھاؤ۔ اور رغبت دیکر سکہلانی پڑہانی مین اوسکی مدد کرو۔ اوس حد تک کہ وہ اسکو تجربہ کرلی اور آزمالی۔ غرض متقی سی چھپاؤ نہین۔ اور فاسق فاجر کو بتاؤ نہین۔

ہدایت ۶

تیسری بات خلوت سے

جہان تک ممکن ہو خلوت مین توجہ دو۔ صرف مریض اور معالج کے سوا
تیسرا شخص موجود نہو۔ نہ وہان کسیکا گزر ہو۔ نہ کوئی شخص
دور سے چھپکر دیکھتا ہو۔ تاوقتِ صحت کسیکے سامنے اِسکا ذکر بھی کور
بھی نہ کیا جاوے۔ جو جانتے ہون اونکو بھی ذکر کرنے سے
روک دیا جاوے۔ شیخ بھی چھپاوے اور مریض کو بھی
افشائے راز سے منع کیا جاوے۔ بزرگون نے اِسکو
تاکیداً منع کیا ہے۔ اور ظاہر کرنیمین نقصان اوٹھایا ہے۔
جسکا بیان طوالت رکھتا ہے

ہدایت ۷

چوتھی بات۔ علاج شروع کرکے ناغہ نکرو

اگر کوئی تمسے توجہ لینے اور سلبِ مرض کرانے کی التجا کرے۔ اور
تم اوسکی درخواست کو منظور کرلو تو اول تم اپنی فرصت اور ہمت کو
آزمالو۔ اور دیکھہ لو کہ تاوقتِ صحت تم اِس محنت اور مشقت کو
انجام پہونچادوگے۔ اور ناغہ تو نکروگے۔ یہہ بات بہت نامناسب
ہے اور بڑا نقصان کرتی ہے کہ ایک دن دو دن توجہ دو اور پہر چہوڑ دو۔

ہدایت ۷

یا جسدن چاہا توجہہ دی اور جسدن دل نہ چاہا نہ دے - اِس سے
تو یہی بہتر ہے کہ شروع ہی نہ کرو - کیونکہ جب توجہہ دیجاتی ہے
تو بیماری ہاتہوں یا پاٴون کے اُونگلیونکے سرونسے نکل جاتی ہے -
اگر دست چپ کے بازو یا کہنی مین بیماری ہو تو مرشد اُوسکو
دستِ چپ کی اُونگلیون کے سرونسے نکال دیتا ہے -- اور جو
دستِ راست کے بازو یا کلائی یا پنجہ مین ہو تو دست راست کی
اُونگلیون کے سرونسے باہر کردیتا ہے - اِسیطرح اگر سر
یا سینہ یا پیٹ مین بیماری ہو تو جلد یا دیر مین پاٴون کی اُونگلیونکے
سرونسے نکالی جاتی ہے - اور جو داہنی پاٴونمین - ران
یا زانو یا پنڈلی مین بیماری ہوتی ہے تو داہنی پاٴون کی اُونگلیونکے
سرونسے ہٹائی جاتی ہے - اور جو بائین پاٴون مین ہو وے
تو بائین پاٴونکی اُونگلیون سے باہر کیجاتی ہے - بعض مریض
اِسکو بخوبی پہچان لیتا ہے اور بیماری سرکتی ہوئی اور سرونکیطرف
جاتی ہوئی اُوسکو محسوس ہوتی ہے - میرے علاج سے زانو کے
نیچے کا زخم چار ہونگل نیچے اُوترکر اچھا ہوگیا - اور یلم جو پاٴون تک

دوڑی ہوئی تھی - اور ورم تمام ٹانگ مین اُونگلیونکے سرون تک تھا دو دن مین پائون کے پنجہ تلک پہونچکر اور ایکدن ٹھہر کر اوتر گیا -

اِسیطرح ایک بچہ کے چہرہ اور گردن کا ورم اول پیٹ اور رانون پر آگیا - بعدہ پاؤن پر نظر آتا تھا - آخر جاتا رہا -

اِسلیئے چہوڑ دینے اور موقوف کرنے کو منع کرتا ہون کہ اگر کسیکے چہرہ پر زخم یا پہوڑا تھا اور تمنے اُوسکا علاج شروع کیا تو وہ مواد گلو اور سینہ کی راہ اُوتریگا - یا تو پیشاب کے رستے یا دستون کی راہ یا پائون کی اُونگلیون کے سرونسے نکلیگا -

اگر تم علاج چہوڑ بیٹھے اور وہ مواد سینہ یا قلب یا معدہ وغیرہ مین ٹھہر گیا تو پہر کیونکر خارج ہوگا - اور اُوس جگہہ دوسری بیماری پیدا کر دیگا - اور یہہ سراسر تمہارا قصور ہوگا -

کیونکہ اگر تم توجہ جاری رکہتے تو یہہ کام کبہی نہوتا - اور بے معلوم اور بے آزار بیماری کا اخراج ہوجاتا - اور مریض بخوبی صحت پاتا

ہدایت ۸

پانچوین بات دلسوزی سے توجہ دو

جس شخص پر تم توجہہ دینی کا ارادہ کرو تو اوسکو اپنی حقیقی پیارے
بہائی سے زیادہ عزیز رکہو - بلکہ اوسکو اپنا ہی عضوِ بدن
سمجہو - اور اوسکے ساتہہ کمال محبت کرو - اور اوس سے
کسیطرحکی نفرت دلمین نہ لاؤ - تم جسقدر اوس سی محبت کروگے -
اوسیقدر جلد شفا بخشوگے - کیونکہ اِس نور کے پہونچانے کو
محبت اور دلسوزی اور رحم بہت سیدہا اور صاف
رستہ بن جاتا ہے - اور شفا بخشنے کو قوی واسطہ ہوجاتا ہی
معالجمین تین باتین بہت ضروریات سے ہین - مستقل مزاجی
اپنی قوت اور طاقت کا اعتماد - نفع پہونچانے کی نیت -
بخوبی آزمایا گیا ہے کہ والدین اپنی اولاد - اور خاوند اپنی
بیوی - اور بیوی اپنے خاوند - اور عاشق اپنے معشوق -
اور پیار رشتہ دار اپنے رشتہ دار کو جب سلبِ
مرض واسطہ توجہہ کرتا ہے - تو جلد اور کامل شفا بخشتا ہی
اِسیواسطہ جس معتقد مرید کی جگہہ شیخ بزرگوار کے دلمین ہو
وہ جلد ہدایت پاتا ہے - دوسرے دفتر مین اِسکا بخوبی بیان

کیا جاویگا - اِس دفتر مین ایسے بیان سے بیفایدہ طوالت دینا ہے
سو تمکو واجب ہے کہ جب توجہہ دینا شروع ہو تو صحت
ہونی تک موقوف نکرو - جتنی دیر بیٹھہ سکو اُوتنی ہی دیر ہر روز
بیٹھا کرو - اگر دنس منٹ کا اِرادہ کرو تو دنس ہی منٹ
بیٹھا کرو - اور جو ایک گھنٹہ کا ارادہ ہو تو ایک ہی گھنٹہ بیٹھو -
تیسرے دن توجہہ دینی کی فرصت ہو تو تیسرے ہی دن دیا کرو
ہر روز ندو - جسطرح عرصہ مقرر کرلو اوسیطرح وقت بھی ٹھہرالو -
مثلاً صبح کے آٹھہ بجی یا رات کے دنس بجی - اور جو ترکیب
اول دن شروع کرو وہی ترکیب آخر تک جاری رکھو ایسا نہو
کہ آج اور ترکیب سے توجہہ دیے - کل اور ترکیب سی توجہہ دینے لگی
پرسون اور کوئی ترکیب نکال بیٹھے - مریض کو بھی سمجھا دو کہ اِن سب
باتون کا خیال رکہے - وہ بھی تمہارے ساتہہ محبت اور عشق پیدا کری
تمہارے اُوپر اعتقاد و یقین رکہے - نا امید نہو شک نکرے -
اپنے تئین تمہارے سُپرد کر دیے - اور تمکو اپنا کامل غمخوار
اور وسیلۂ بہبودی سمجھے - یہان تک کہ تُم دونو مین رابطہ

اور یگانگت پیدا ہو جاوے - اور تم بھی اُوسکی صحت مین
شک نکرو - اور کسی طرحکا وہم نہ لاؤ - نہ اُوسکے دلمین شک ڈالو
شاید کہ سخت بیماری مین دو چار مہینہ کا عرصہ لگ جاوے -
یا کسی دورہ کی بیماریمین اِس سے زیادہ توجہہ دینی کی ضرورت ہو -
اور کئی دوری ٹل جانیکا اِنتظار کرنا پڑے - تو ہرگز مت گھبراو -
اور علاج نہ چھوڑو - شاید تم یہہ اعتراض کرو کہ اِن باتومین سے
تو بعضی باتین بہت سخت ہین - اور بعضی پر ہمارا بس اور اختیار نہین
ایسی مشکل کام کب ہوتے ہین - اور ہم کیونکر کرسکتے ہین -
اور کِس امید پر ہم ایسی محنت جھیل سکتے ہین - سو ایسی بیفایدہ
بہانے مت کرو - امید کا حال تو مین پہلے سمجھا چکا ہون کہ اِسکے
بدلہ اور اجر کے امید خدا کی جناب سے بہت ہی رکھنی ہو -
اور محنت کی بات یہہ ہے کہ تم اگر غریب اور مفلس ہو - اور
چھوٹی چھوٹی اولاد موجود رکھتے ہو - اور بیوی کو جان و دِل سے چاہتے ہو
اور اُوسکو سخت بیماری مین مُبتلا دیکھو تو سوچ لو کہ تمہارے دِلپر
کیا سخت صدمہ گزریگا - نہ تو اتنا پیسہ ہی جو دوائی ٹھنڈائی مین خرچ کرو

اور حکیم طبیب کو دیکر بُلاؤ - نہ دلکو اِتنا صبر ہے کہ وہ مرجاوے -
اور چھوٹی چھوٹی اولاد رُل جاوے - پہر بتلاؤ کہ کیا تم ایک
گہنٹہ یا آدہ گہنٹہ محنت نہ کر سکو گے - اِسمین تمہارا کیا خرچ
ہوگا - اور کس قدر عرصہ لگیگا - ڈیڑ گہنٹہ سے زیادہ تومین
توجہہ دینے کو منع کرتا ہون - تمام دن رات مین ڈیڑ گہنٹہ سے
زیادہ ہرگز توجہہ مت کرو - خواہ آدہ آدہ گہنٹہ تین آدمیون پر
خواہ ڈیڑ گہنٹہ ایک کو توجہہ دو - اِس سے زیادہ محنت نہ اُوٹہاؤ
کیونکہ توجہہ دینے سے وہ نور جو باعثِ زندگی ہے دوسرے مین
جاتا ہے - اور اپنے مین سے خرچ ہوتا ہے - اسلیئے آدمی
اپنے اندر کمزوری اور کچھہ ضعف معلوم کرتا ہے - اگرچہ اُوسکا
دفعیہ چہل قدمی اور ہواخوری اور سیر تماشے اور تفریح سے
ہوجاتا ہے - اور اصلی حالت اور بحالیت پر آجاتا ہے -
اسلیئے مین منع کرتا ہون کہ سن بلوغ سے پہلے اور ستر برس
کی عمر سے پیچھے دس پندرہ منٹ سے زیادہ توجہہ دینا
نامناسب ہوگا - لڑکونکی تو نشو ونما مین فتور پڑیگا - اور بڈہون مین

ضعف اور نقاہت کو بڑہاویگا - اگر میسر ہوسکے تو گہڑی گہنٹہ
وقت پہچاننے کو توجہہ دینے کے وقت سامنے رکھہ لیا کرو -
اب تم کہوگے کہ خیر گہنٹہ ڈیڑہ گہنٹہ کی محنت تو سنبہال لینگے -
مگر ایسی محنت اور عشق اور دلسوزی ہر ایک مریض واسطہ
کہاں سی لاوینگے - یہہ کام زبردستی اور زور اور تکلف سے
کبہی پیدا ہوگا - سو یاد رکہو کہ یہہ کام تو خودبخود پیدا ہوگا -
مگر اول مین تہوڑا بہت تکلف تمکو ضرور کرنا پڑیگا - اور رابطہ
اور محبت کو بزور لانا اور جمانا ہوگا - یقین جانو کہ توجہہ بہت
بڑا عمل حب کا ہے - اگر چند روز مریض کو اچہی طرح توجہہ دیجاوے
تو مریض مرشد سے نہایت محبت کرنے لگتا ہے - اور
دلسوزی اور یگانگت خودبخود پیدا ہوتی ہے - اور جو مریض
اچہی طرح معالج کیطرف دل جماوے - اور بخیال ہو کر رجوع
کامل سے سامنے بیٹہے - اور اوسکے چہرہ کیطرف ٹکٹکی باندہ کر
دیکہتا رہے تو مرشد کے دلمین بہی اوسکی محبت اور
دلسوزی اور یکرنگی پڑجاتی ہے - اور مینے تو بہت مفید پایا

بیان کیا ہے اگر یہہ میسّر نہوں تو خیر جس صورت سے ہو سکی
توجہہ دیئے جاؤ - ناغہ نکرو - ہمّت نہ ہارو - نا امید نہ ہو -
نہ خود شک کرو - نہ مریض کے دلمین شک ڈالو - انشاءاللہ
انجام اچھا ہوگا - اول تو شفا ہی بخشوگے - یا مریض کی مرض کو
کم کروگے - کمتر درجہ زیادہ تو نہونے دوگے -

ہدایت ۹

چھٹی بات بیجد دعوا نکرو اور لاف زنی سے بچو

اگر کوئی تمسے علاج کرانا چاہے تو ایسا بیجد دعوا نکرو - اور ایسی شیخی نہ مارو
کہ مین بیشک تمہارا مرض کہو دونگا - اور دو دن ہی توجہہ مین
صحت بخشونگا - اِس علاج کو تم کرامت سمجہو - اور تمام علاج
معالجہ چہوڑ دو - ایسی لاف زنی سچے بندونکا کام نہین -
ایسا ہو کہ بیفایدہ غرور کرنے سے انجام مین ندامت اوٹہاؤ -
شاید کہ وہ بیماری بیماری موت ہو - یا ایسی سخت ہو جسکو
حکما نے لاعلاج لکہا ہو - اور شاید کہ اوسکی شفا دوا کہانے - اور
دوسرے شخص کی توجہہ پر موقوف ہو - یا وہ بیماری مہلک تو نہو

مگر آخر دم تک جانی والی ہی نہو۔ شاید ایسا ہو اگر کرو ہیہی ندامت
نہ کہیچو۔ اور دل ہی دلمین افسوس کرو۔ ع چرا عاقل کند کاری
کہ باز آید پشیمانی * تمکو لایق ہے کہ ہمت نہ ہارو۔ اور دلسوزی
اور یقین کے ساتہہ علاج کیئے جاؤ۔ اور خدا تعالی کی جناب سے
صحت کی امید رکہو۔ شافی وہی حکیم دانا ہے۔ اور تمہارا
علاج تو صرف حیلہ اور بہانہ ہے۔ مگر اِس علاج مین یہہ مصلحت
بہی ضروریات سے ہے کہ مریض کو کامل امید دلاؤ۔ اور
اوسکے شک و شبہ کو دور کرو۔ صاف صاف کہدو کہ
اگرچہ یہہ علاج کرامت سے کم نہین مگر موت اور تقدیر سے
کسیکو چارہ نہین۔ چند روز علاج کرو اگر دیکہہ لو پہر جیسا ہونیوالا
ہوگا خود ظاہر ہوجاویگا۔ اور ایسی بیماریون پر جنکو اطبا لا
علاج بتلاتے ہین ہاتہہ مت ڈالو۔ جیسی دِق تیسرے درجہ کی اور
سِل وغیرہ۔ اور اول اول جب تم توجہ دینا سیکہنے لگو۔
تو جو بیماریان دورہ کی ہین جیسی مرگی وغیرہ اونپر بہی ہاتہہ نہ ڈالو
یہہ اسواسطے نہین کہ اِن بیماریون مین صحت محال ہے۔ بلکہ اسلئے کہ تمکو

مہینوں تک علاج جاری رکھنا پڑیگا - کیونکہ جس شخص کو مرگی کا دورہ
دو دو مہینہ بعد ہوا کرتا ہے - تو صحت جب سمجھو جب پانچ چھہ دورے
ٹل جاویں - تو اِس صورت میں تمکو دس بارہ مہینہ علاج کرنا ہوگا
اور ہر دورہ کی ٹلنے کا انتظار کرنا پڑیگا - اگر دو چار دس روز توجہ دیکر
چھوڑ دوگے تو کیا پتہ لگیگا - اِسی طرح کل دورہ والی بیماریاں
سمجھہ رکھو - مجکو بھروسا نہیں کہ نو آموز آدمی اِتنی عرصہ دراز تک
توجہ بڑے استقلال اور صبر سے دیتا رہیگا اور اگر اپنے میں
ہمت دیکھو تو منع نہیں - کرو - نو آموز مبتدی کو مناسب ہی
کہ اول اول ایسی بیمار کو لیوے جسپر توجہہ کا اثر اول ہی دن معلوم
ہو جاوے - اور ایسی ایسی خفیف بیماریوں پر ہاتھہ ڈالے جنکو دو چار
پانچ سات دن کے اندر اچھا کر سکے جب قوت بڑہتی جاوے
تو سخت سخت امراض پر توجہہ کرے - اور یہہ بخوبی آزمایا گیا ہے
کہ معالج جسقدر کثرت سے اِسکی مشق کرتا جاتا ہے اوسیقدر
کامل عمل اور تجربہ کار استاد بن جاتا ہے - اور جلد شفا بخشتا ہے
رفتہ رفتہ ایسا ہو جاتا ہے کہ صرف اوسکا دیکھنا ہی صحت لاتا ہے

اور اوسکا فقط ہاتہہ ہی دہر نا مریض کو مُستغرق کر دیتا ہے۔
شاید تم پوچہو کہ کون کونسی بیماریان ہین جنمین مریض اِس توجہہ سے
جلد شفا پاتا ہے۔ اِسکے جواب مین جسطرح مجکو تجربہ ہو چکا ہی
بیان کرتا ہون۔ باری کا بُخار۔ یومیہ تپ جو کُہنہ نہو۔ ریاح
اور دریح۔ غدود دونکا پہولنا۔ گٹھیا وغیرہ اور جو بیماریان اعصاب
اور عروق سے متعلق ہین۔ فالج۔ لقوہ۔ تشنج۔ فساد خون
جنون۔ زخم۔ پہوڑا پہنسی۔ زخم اور پہوڑے پہنسی کا جب علاج
کیا جاتا ہے تو مواد اندر ہی اندر جل جاتا ہے۔ کچہہ کم و بیش
ہی خارج ہوتا ہے۔ مجکو اِس بات کا بہت جگہہ تجربہ ہو چکا ہی
اس سی تمکو بالکل گہبرانا نہ چاہئے۔ حکایت ایک شخص کی چوتڑ پر
آدمی کے سر برابر پہوڑا تہا جرّاح نے کہا اِسکو چیرہ لگیگا۔
اور پانچ چہہ سیر مواد نکلیگا۔ مینے علاج شروع کیا تیسرے روز
بالونکی جڑ و نمین سے خود بخود خون بہنا شروع ہوا قریب
سیر یا تین پاؤ کے خالص خون نِکلا ہوگا۔ ورم جاتا رہا۔
دوسرے دن کروٹ لینے لگا۔ درد کم ہو گیا۔ چوتہے دن چلنے پہرنے لگا

چلنے پھرنے لگا - آٹھوین دن بالکل تندرست ہو گیا - نشان بھی باقی نرہا
نہ تو کوئی مرہم لگایا - نہ لیپ کیا - نہ سینک دیا - نہ چھیرہ دلوایا
غرض علاج جراحی وغیرہ بالکل نکیا گیا - حیض و نفاس کا بند ہونا
جس سے صدہا بیماریان پیدا ہوتی ہین - بدخوابی - کم خوابی -
بالکل نیند کا نہ آنا - پسلی کی بیماری - جو بچون کو ہوتی ہے -
درد سر درد معدہ - ایسی ایسی بہت بیماریان ہین جنمین جلد
شفا دے سکا ہون - اور آزما چکا ہون - اور جن پر توجہ کا
اثر زیادہ ہوتا ہے وہ بھی مین بتلاتا ہون - بہ نسبت تندرست
کے بیمار پر جلد اثر ہوتا ہے - بلکہ جب بیمار اس علاج سے تندرست
ہوتا ہے - تاثیر کا ہونا مطلق موقوف ہو جاتا ہے - جس سے
محبت زیادہ ہو اوسپہ بہہ اثر جلد تر ہوتا ہے - بہ نسبت
عاقلون کے سادہ لوحون پر - بہ نسبت مردونکے مستورات پر -
بہ نسبت جوانون کے بچون پر بشرطیکہ توجہ کرتے وقت وہ نہ
رو دین اور گھبرا دین نہین - اور اگر رو دین اور گھبرا دین یا ہچکینی کرین
تو مناسب ہے کہ جسوقت وہ سو جاوین اوسوقت اونپر توجہ کرے

بہ نسبت امیرونکی غریبون پر اور ان لوگون پر جنکی رگ و پٹھے نازک اور پتلی ہون - بلغمی مزاج والون اور بی علمون پر جنکی طبیعت مین چالاکی کم ہو - بہ نسبت غائب کے حاضر پر - بہ نسبت دور کے چھو کر اور ہاتھ لگا کر - زیادہ تر ان سب سے جب خیال بخوبی جم جاوے - اور رابطہ محبت قایم ہو جاوے - ان سب صورتون مین بخوبی اثر ہوتا ہے - وہ کون کونسی صورتین ہین جنمین توجہ کا بخوبی فائدہ پہونچتا ہے اور وہ کون کونسی شخص ہین جنکی توجہ کا خوب اثر ہوتا ہے - سمجھ لو روحی اور جسمی قوت والے تندرست کی توجہ زبردست ہے ایسی شخص سے جسکی قوت روحی - اور جسمی - اور ہمت اور زور جسمانی کم ہے - اور نہایت ناتوان اور ضعیف ہے - صفراوی مزاج عقل کی توجہ بہتر ہے بلغمی اور دموی مزاج والے اور کم عقل سے - کم بولنے والے کی توجہ زبردست ہے بہ نسبت بہت بولنے والے کے - سوداوی مزاج والا جسکا خیال بہت منتشر رہتا ہے - اور جسکے مزاج مین گھبراہٹ اور پریشانی رہتی ہو - اور ضبط خیال پر قادر نہو - خدا ترسی اور رحم اور دلسوزی

نہ رہتا ہو۔ تلون مزاج عجائب بینی کا شایق ہو۔ ثواب کی نیت سے توجہ نہ دے۔ اِس راز کو چھپا نہ سکے۔ غرور و تکبر سے ہر ایک کے سامنے بیان کرے۔ لاف زن ہو وے۔ طمع بہت رکھے۔ پرہیزگاری کی چال نہ چلے۔ مریض پر احسان رکھے۔ بدمزاجی کرے۔ تاوقت صحت علاج جاری نہ رکھہ سکے۔ اپنی قوت اور کمالیت پر اعتقاد اور اعتماد نہ رکھے۔ شفا حاصل کرانے پر شکی ہو۔ بیحد دعوا کرے۔ ایسے ایسے اشخاص جیسا چاہئے توجہہ دینے کی لایق نہیں۔ اور ایسی ایسی صورتیں جو بیان کی گئیں خرابی اور نقصان سے خالی نہیں۔ تمکو مناسب ہے کہ بیحد دعوا نکرو۔ اور لمبی چوڑی شیخی نہ مارو۔ اور لاف زنی کو چھوڑ دو۔

ہدایت ۱۰

ساتوین بات تم خود بیمار ہو تو توجہہ مت دو مرشد کی بیماری اور صفات طالب میں

گاہ گاہ بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ توجہہ دینےوالا جب رجوع دلسے خیال جماکر توجہہ کرتا ہے۔ تو جیسی صفت مرشد کی طبیعت میں

ہدایت ۱۰

متمکن ہوتی ہی بیمار مین چلی جاتی ہے - اگر مرشد اخلاق ذمیمہ
اور فسق و فجور کی عادت رکھتا ہے تو بیمار بہی فسق و فجور مین
مبتلا ہو جاتا ہے - اور جو مرشد صالح اور پرہیزگار ہو تو مریض بہی
صلاحیت اور اتقا کی کام کرنے لگتا ہے - اگر مرشد عاشق خدا ہو
تو طالب کی بہی دلمین عشق الہی جوش مارتا ہے - غرض
معالج کی نور کی ہمراہ معالج کی اخلاق - مریض مین چلی جاتی ہین -
اور مریض اونہین صفتون سی موصوف ہو جاتا ہی اسیطرح اگر
معالج کو کوئی بیماری ہو اور وہ بیماری بہی ایسی کہ تمام بدن مین سرایت
کر گئی ہو - تو مریض بہی اوسمین مبتلا ہو جاتا ہے - اسلئی تمکو مناسب
ہی کہ اگر تم خود بیمار ہو تو کبہی مریض کو توجہہ ندو - اور پانی اور
رومال وغیرہ کو دم کرو - اور کبہی ایسا بہی ہوتا ہی کہ جب رابطہ
قائم ہو جاتا ہے - اور مریض اچہی طرح خیال کو جماتا ہے -
اور مرشد کا خیال کہین بٹا ہوا ہوتا ہے - تو مریض کی بیماری
اوڑ کر شیخ کو چمٹ جاتی ہے - مریض اچہا ہو جاتا ہی -
اور شیخ بیمار پڑ جاتا ہے - یا مریض اور معالج دونین اوسی

مرض مین گرفتار رہتی ہین - اور یون بہی ہوا کرتا ہی کہ معالج کی
بیماری مریض کو لپٹ جاوے اور معالج صحت پاوے -
یا مریض معالج کی مرض مین گرفتار ہو وے - اور شیخ بہی اوسی
بیماری مین مُبتلا رہے - مگر ایسا اتفاق بہت کم ہوتا ہی کہ
مریض کی بیماری مرشد کو چمٹ جاوے - کیونکہ اوسکا ارادہ
نور کی بہونچانی کا ہوا کرتا ہے - اور بیمار کا لینی کا اور شیخ قوی ہے
اور بیمار کمزور - مگر یہہ اوسوقت ہوتا ہے جب مرشد خیال کو
بیماری رکہتا ہے - یا بہت نازک طبع ہوتا ہی - تو بیمار کی
بیماری مین کم و بیش مُبتلا ہو جاتا ہے - اور تہوڑا بہت
اوسکا اثر معلوم کرتا ہے - اگر ایسا معلوم کرے تو بعد توجہ
دو چار منٹ اپنے دونو بازو ون سے او نگلیون تک پاس
کرلیا کرے - بلکہ پیشانی سے پائون تک دس پندرہ
پاس کرلے - فی الجملہ جب تم بیمار ہو تو مریض کو ہرگز توجہ
نکرو - اور اگر تم اخلاق ذمیمہ مین گرفتار ہو تو پارسائی اور
اخلاق حمیدہ کی عادت کرو - اور اپنی آپ کو اچھی صفتون سے

آراستہ رکھو۔ بیمار اور فاسق فاجر شیخ ہرگز توجہ دینے کی لایق نہیں ہوتا۔ اور جو توجہ کریگا بھی تو کچھہ نہ کچھہ نقصان پہونچاتا ہے نفع نہیں پہونچتا۔

ہدایت ۱۱

آٹھوین بات توجہہ کی خوبیان اور کمالات

توجہہ ایسی بابرکت شی ہے کہ اس سے انسان خدا کو حاصل کرتا ہے۔ اور دنیا بھی پیدا کرلیتا ہے۔ عجایب غرایب معاملے اس سے ظہور پاتی ہین۔ اور طرح طرح کی قوتین ظاہر ہوتی ہین۔ غرض دنیا مین ایسا کام کونسا ہے جو توجہہ سے حاصل نہین ہوتا۔ اسکی مثال ایسی ہے جیسی تلوار آبدار چاہو تو دشمن کو مارو۔ چاہو اپنا گلا کاٹ لو۔ بزرگون نے جان دیدی مگر اس اسرار کو نہ کھولا۔ دنیا برباد کردی مگر ہر نااہل کو اسمین دخل ندیا۔ بدنام ہوئے۔ ذلت اوٹھائی۔ تکلیف اور مصیبت سہی اس دولت کو سینہ مین لیگئی مگر ظاہر ہی نکیا۔ اسکا پورا پورا سبب تو اونہین کو معلوم ہوگا مگر میری ناقص رائے مین ایک یہ بھی

سبب یہی کہ طبایع انسان مین بڑا اختلاف ہوتا ہے - اور ہر شخص
صلاحیت کی چال نہین چلتا - ایسا نہو کہ نااہل ناشایستہ اور
ناباستہ ہاتونمین اسکا استعمال کرین - برائیان کماوین اور
بہلائیان گنواوین - اس سے دنیوی سیر و تماشی دیکہین
اور ظلم و زیادتیان کرین - آپ ہی وبال مین گرفتار ہون اور
ہمکو بہی وبال مین ڈالین - قیامت کو جوابدہی مین ہم پکڑی جاوین
اگلی بزرگ ہدایت کرنی اور نیک راہ چلانی پر بڑی حریص تہی -
اور اسی حسرت اور آرزو مین مرگئی کہ کوئی لایق شخص ہمسی
اس دولت کو حاصل کرے - یقین جانو کہ وہ ہرگز بخیل تہی
تکبر اور غرور سے خالی - اور عجب و ریا سے بری تہی مگر مصلحتاً
یہی بہتر سمجہا ہے کہ اس کمالات کو چہپاوین - اور ہر ایک پر ظاہر
نکرین - اسلیئی مین تمکو تاکیداً منع کرتا ہون کہ سیر و تماشی اور
عجائبات دیکہنی کی نیت سے اس علم کو استعمال نکرین -
مین تو نصیحت کا حق ادا کرچکا آگی وہ جانین - اگر نیکی کرنی کی آرزو
توجہہ کی تمام نہین تو یہہ تاثیر کم اور گاہ گاہ ہوگی - میری تو نماحر

نیت یہی ہے کہ خلق اللہ اس سے عام فائدہ اوٹھاوے۔
دین بہی حاصل کرے۔ اور دنیا مین بہی پہل پاوے۔
خدا کی رضا نصیب ہو۔ اور خاتمہ بالخیر۔

ارشاد تیترا

توجہہ دینی کی عام ترکیب جو کسی خاص بیماری کی متعلق نہین
اگر کوئی بیمار تمسی توجہہ لینی کی التجا کرے۔ اور تمکو اس کام کی فرصت
اور ہمت ہو۔ تو منظور کرو اور اوسکو سمجہا دو کہ اگر میرا علاج کروانا ہو
تو گہبرا نہ جانا اور ناغہ نکرنا شاید اس علاج مین عرصہ دراز لگ جاوے۔ اور پرہیزگاری سے
کام کرنا۔ جہان تک ممکن ہو اسکو چہپانا۔ اور جو واقف ہین اونکی سوا اور
کسیکی سامنی اسکا بہید نہ ظاہر کرنا۔ اور اونکو بہی ظاہر کرنی سے
منع کر دینا۔ اور کسیطرحکا خوف نکرنا۔ اسمین کچہہ ضرر اور نقصان
نہو گا۔ اور صحت کا یقین کامل رکہنا۔ تاوقت صحت چندروز
مصلحت واسطہ ذرا ادب اور تعظیم نگاہ رکہنا۔ اور ہمپر عقیدہ کرنا
دن رات مین ایک دفعہ یا دو دفعہ فلانی وقت ہماری پاس آجایا
کرو۔ جب یہہ بات قرار پا چکی تو ہر روز اوسی معین وقت پر

اوسکو بٹہاؤ - اگر سخت بیماری ہو تو گہنٹہ پون گہنٹہ - اور جو خفیف بیماری ہو
تو پاؤ گہنٹہ یا آدہ گہنٹہ یا جتنا تمہارا دل چاہے توجہ دیا کرو - مگر اول دن
بہ نسبت اور دنوں کی زیادہ دیر بیٹہو تاکہ رابطہ قایم ہو جاوی -
غرض ان سب باتوں میں اپنی مصلحت اور موقع دیکھہ لو - اور جب
توجہ دینی کا ارادہ کرو تو استخارہ مسنونہ اول کر لو - نہ ہو سکی
تو صرف دعائی استخارہ پر ہی اکتفا کرو - اور جب توجہ دینی کو بیٹہو تو
دعا کر کے بیٹہو - اور دعا کر کے اوٹہو - بہت بہوکا اور بہت پیٹ بہری
توجہ نہ دو - اگر بیمار نہ آسکے تو تم آپ اوسکے گہر جاؤ - سب آدمیوں سی
کنارہ کرو - اور خلوت میں بیٹہو - صرف تم یا وہ بیمار ہو - وہان
اور کسیکا دخل اور گزر نہو - دروازہ بند کر لو - بیمار کو زمین
یا چارپائی پر نرم بچہونے پر دیوار یا تکیہ کے سہارے بیٹہا دو
اور کہہ دو کہ توجہ دینی تک خاموش بیٹہی رہنا - اور یہہ بہی کہہ دو
کہ دونو پاؤن لمبی پہیلا دی - بیمار کا مونہہ جنوب کو اور اوسکی
پشت شمال کی طرف ہووے - اوس جگہہ نہ بہت سردی
ہو نہ گرمی - مچہر پسو وغیرہ سب چیزوں سی جو خیال کی

پراگندہ کرڈالی ہین - امن ہو - اوسکی دونو پانٔون کی بیچ مین گاؤتکیہ رکہہ لو - اور تم اوس پر گہوڑی کی طرح سوار ہوکر دونو زانو کہڑی کرکر یا آگی کو لٹاکر بیٹہہ جاؤ - تاکہ بیمار سے بلند رہو - یا چہوٹی پیڑہی اوسکی دونون پانٔون کے درمیان بچہا لو - اور اوسپر دو زانو یا چار زانو بیٹہو - اور دلکو تمام جوش و خروش - اور گہبراہٹ سے مطمئن رکہو - گہبراہٹ مین نفع نہین پہونچتا - اور نتیجہ خراب نکلتا ہے - اگر یہہ سب باتین میسر ہون تو بہتر ہین والّا نہ کچہہ مخصوص نہین جسطرح مناسب وقت ہو بیٹہو - اور بٹہاؤ - مینی ایک مختصر رسالہ چہپوایا ہے جسکا نام (ہدایت الطلاب معہ رسالہ توجہہ) ہی اوسکا بہی مطالعہ کرو وہ تمکو نشست توجہہ اور آداب وغیرہ مین کم و بیش تینون وقتون مین مدد دیگا - مریض کے دونون ہاتہون کی انگوٹہی اپنی دونون انگوٹہون اور انگلیون کی سرون مین اسطرح پکڑلو کہ تمہاری انگوٹہون کا شکم بیمار کی انگوٹہون کی شکم سے ملا رہے - اور ناخن دونون کے انگوٹہون کی بیرونی طرف ہون اور آہستہ

آہستہ دباؤ دیتے رہو - اور بیمار کی چہرہ یا آنکھہ یا رخسارہ کی
طرف ٹکٹکی باندہ کر دیکھتے رہو - اور بیمار کو بھی سمجھادو کہ تمہارے
چہرے کی طرف ایک جگھہ ٹکٹکی باندہ کر دیکھتا رہے طبیعت کو
ڈھیلا رکھے - اور تمام خیالات کو ہٹا کر تمہارے ہی خیال مین
محو رہے - اور اپنی ذات کو تمہاری ذات مین یکرنگ
کر دیوے - اور سب خیالات کو دلسی بھلادے - اور تم بھی
اِسیطرح اوسکی ذات مین اپنا خیال گرادو - اور ایک جان
دو قالب ہو جاؤ - چار پانچ آٹھہ دس منٹ تک اِسیطرح
نرم نرم انگوٹھون کو دباتے رہو - یا اتنی دیر کہ انگوٹھون مین حرارت
اور گرمی پیدا ہو جاوے - اِس بات سے رابطہ قایم ہو جاتا ہے
اور جب رابطہ قایم ہو گیا تو توجہ کی تاثیر فی الفور نلما ہر ہونے لگتی ہے
دوسری ترکیب رابطہ قایم کرنے کی یہہ ہے کہ اپنے دونون
ہاتھہ اور ہتیلیان اندر کی طرف سے مریض کے ہاتھہ اور
اونگلیون اور ہتیلیون سے برابر ملا رکھو اور اونگلیان
کھڑی رکھو - اِسطرح اور اِن دونو ترکیبون مین ہاتھونکی راہ سے

مرشد کا نور مریض کے بازوون اور تمام بدن مین چڑہتا جاتا ہے۔ اور بعض مریض اسکی تاثیر کو بھی مختلف طور سے محسوس کرتا ہے جب انگوٹھے پکڑے جاتی ہین تو معلوم کرتا ہے کہ میری ہاتھوں مین سے کوئی شی بازوون اور تمام جسم کی طرف چڑھتی جاتی ہے۔ پائون سرد۔ اور سن۔ بےحس ہو جاتی ہین۔ اور جب پائون پر پاس کئے جاتی ہین تو گرم ہو جاتے ہین ۔ اور ناتوانی اور ٹنڈہالی پاتا ہے۔ اور جب پاس کیئے جاتی ہین تو ایسا جانتا ہے جیسے کوئی گرم پانی بہاتا ہے۔ اور پائون۔ اور ہاتھون کی اونگلیون سے کوئی گرم گرم شی نکلتی جاتی ہے۔ اور بیماری جگہہ سے ہل جاتی ہے۔ اور بیچو کو اونچی معلوم ہوتی ہے۔ آنکھین بند۔ ہوتی جاتی ہین خمار سا چھایا جاتا ہے۔ دلکو فرحت پہونچتی ہے۔ غرض اختلاف طباع بموجب مختلف تاثیرین محسوس کرتا ہے۔ اور معالج کر دیکھنی سے مرشد کی آنکھو اور چہرہ بلکہ تمام بدن سے مریض اپنی جسم مین نور کا آنا اور داخل ہونا معلوم کرتا ہے۔ اور مریض کی حالت مین تغیر ہوتا ہے

اور اوسکا رنگ بدلتا جاتا ہے - پانچ سات دس منٹ بعد
انگوٹھون کو چھوڑ دو - اور اپنی دونو ہاتھ مریض کے سر پر رکھو
اور بقدر ضرورت دو چار منٹ رہنی دو - اِس سے
مُرشد کی ہتیلیون اور اونگلیون کی سرونسے مریض کی دماغ مین
یہہ نور بہرتا جاتا ہے - آنکھین بند ہونے لگتی مین بلکہ رفتہ
رفتہ چند روز مین آنکھونکا کھولنا دُشوار ہو جاتا ہے -
آرام سا معلوم ہوتا ہے - نیند گھیرتی جاتی ہے - خمار سا
چھاتا جاتا ہے - بزرگون نے اِسیکا نام فیضان رکھا ہی
اور بعضون کو اِس نور کا رنگ بہی نظر آتا ہے - رفتہ رفتہ
اِستغراق ہو جاتا ہے - اور مریض سُو رہتا ہے -
یہان تک کہ سکر پیدا ہو جاتا ہے - اور حالت انبساط مین
آجاتا ہے - جب کسی مریض پر یہہ حالتین پیدا ہو جاتی مین تو
عجائب عجائب باتین اُوس سے ظاہر ہوتی ہین جنکا بیان
بقدر ضرورتِ علاج اِس دفتر مین آویگا - اور مفصل بیان
اِسکا تیسرے دفتر مین ہوگا - اب تم سر پر سے ہاتھ اوٹھالو

اور مریض کے دونو شانون پر رکہہ دو - ایک منٹ رہنے دو
اور نرم نرم دباتی جاؤ - اور پہر آہستہ آہستہ ہتیلیان
لگائی ہوئی دسون اونگلیون کے سرونسی کہچاتی مریض کی
کلائی اور اونگلیون کی سرون تک ایک منٹ مین پہونچادو -
اسطرح مریض کے دونو بازوؤن - اور ہاتہون مین یہہ نور پہرجاتا ہے
بعدہٗ اسیطرح مریض کی پشت پر دونو ہاتہہ رکہو - اور کہچلاتی
ہوئی دونو سرین اور رانون تک آجاؤ - بعدہ اپنی دونون
انگوٹہی مریض کے سینہ پر رکہو - اور ہتیلیان لگا کر
اونگلیون کو پسلیون کی اوپر رکہہ کر - بعدہٗ شکم اور معدہ پر
ایک دو منٹ ہاتہہ لگاؤ - اور ناف پر رکہو - اور اِن
سب جگہہ تہوڑا تہوڑا دباؤ دیتی رہو - اِن سب باتونسے
مرشد کا نور مریض کے تمام جسم مین بہر جاتا ہے - اور جہان
بیماری ہو اوس بیماری کی جگہہ کو پکڑ لیتا ہے - بعدہ تم اپنی
دونون ہاتہون کے اونگلیون کو جدا جدا تہوڑا سا جہکائی ہوئی
اور پشت خار کی طرح خم دیتی ہوئی - خیال کو مریض مین گڑاتی ہوئی

مریض کے پیشانی سے جسم سے ایک انچہ یا آدہی انچہ دور دور
بغیر بدن کو چھونی کی اُوسکی کپڑون سے لگاتی ہوئی - چہرہ اور
گردن اور سینہ اور شکم اور ناف سے نیچی کو لاتی ہوئے
مریض کے دونو پائون کی اونگلیون کے سرون تک بلکہ
زمین تک پہونچادو - اور اگر ایک دفعہ مین زمین تک ہاتہہ
نہ لیجا سکو تو ناف یا زانون تک پہونچاؤ - اور مکرر سہ کرر
تکرار کی ساتہہ اسیطرح کیئے جاؤ - بعدہ آدہی ڈہر سے پائون تک
پاس کرو اور زمین تک پہونچاؤ - اِسمین اُوسکو چہوؤ نہین -
اور اُوسکے بدن کو بہی کہین سے نہ پکڑو - اگر اتفاق سے بدن
چہوا جاوے تو مضائقہ بہی نہین - اِن ہاتہون کے اوتارنی کا
نام (پاس توجہہ) ہی - اور اب مین اِسکا جہان ذکر کرونگا -
(پاس) کہہ کر لکہا کرونگا - اِن پاسون کو تم آہستہ آہستہ
کرو - یعنی ایک منٹ مین سر سے پائون تک دو پاس کرو
اور پیشانی سے ناف تک پاؤ منٹ مین ایک پاس - مگر
جس جگہہ بیماری ہو وہان آدہا منٹ یا پاؤ منٹ ہاتہون کو

بعدہ پاؤن تک پورے کرو - اور اِن پاسون کے کرنے مین
تم زور مت لگاؤ - اور اپنے ہاتھون کو نہ اکڑاؤ - صرف
اتنا زور خرچ کرو کہ ہاتھہ اوٹھے اور گرنے سے بچے - اِن
پاسون مین تم اپنی ہتیلیون - اور اونگلیون کے سرونکو مریض کے
جسم کی طرف رکھو - اور جب گھٹنون کے قریب پہونچنے لگو
تو ہاتھون کو ترچھا اور سلامی کرتے جاؤ - یہان تک کہ
پاؤن کی اونگلیون کے اوپر جب پہونچو تو تمہاری ہاتھون کی
پشت مریض کے جسم کی طرف ہو جاوے - اور اوسی
طرح پھر اونکو پیشانی کے سامنے لے آؤ - اور اوسیطرح
پھر کرو - بار بار کرتے جاؤ - اور گاہ گاہ بلکہ ہر پاس کے
آخیر مین اگر اپنی اونگلیون کو جھاڑ دیا کرو - اور عادت کرلو
تو یہہ بات بہت خوب ہے - اِسمین مریض کی بیماری شیخ کو
نہین چمٹتی - گویا اوسکی بیماری تمہاری اونگلیون کو چمٹ
جاتی ہے - اور تم اوسکو زمین پر جھٹک دیتے ہو - اِسطرح
تمہارے مین بالکل مریض کی بیماری کا اثر نہو گا - اِن طرح کی

پاسون سے جو پیشانی سے پاؤن تک کیئےجاتے ہیں وہ نور جو شیخ بزرگوار نے مریض کے تمام جسم کے اندر بہر دیا تہا بیماری کو لیکر مریض کے پاؤن کی اونگلیون کے سرونسے خارج ہوتا جاتا ہے - اور ہر ایک پاس کے ساتہہ ایک جزو بیماری کا دور ہوتا ہے - اسیطرح جسوقت پیشوا مریض کے ایک بازو یا دونون بازوؤن سے جب ہاتہون کی اونگلیون تک پاس کرتا ہے تو جو بیماری بازو سے پہونچے تک ہوتی ہے اوسکو یہہ نور کہینچتا ہوا ہاتہون کی اونگلیون کے سرونسے خارج کر دیتا ہے - اور اکثر اوقات مریض اِس خروج کو معلوم کر لیتا ہے - اور صاف صاف کہتا ہے کہ کوئی شی گرم گرم وغیرہ میرے اونگلیون سے نکلی جاتی ہے - اور مجکو محسوس ہوتی ہے - اگر مریض کے سر یا چہرہ یا بیماری کی جگہہ مونہہ نزدیک کر کر مونہہ سے دم کیا جاوے - تو گرم اور خوش آیند تاثیر ظاہر ہوتی ہے - اگر دل خوش کرنی کی نیت سے دور سے مریض پر دم کیا جاوے تو سرد اور

خوشگوار اثر پیدا ہوتا ہے - اور مریض خوش ہو جاتا ہے
اگر مریض سے ایک گز کی فاصلہ پر بیٹھ کر کہلی - اور کہڑی
اونگلیان رکھہ کر چار پانچ طویل پاس سر سے پاؤن تک
سرور بخشی کی نیت سے کیئی جاوین تو مریض کو آرام سا آجاتا ہے -
اور خوشحال رہتا ہے - اگر کہلی - یا چوڑی - کہڑی اونگلیان
کر کر مریض کے بدن یا بیماری کی جگہہ فشانہ کیا جاوے
تو اوس جگہہ نور جمعہ ہو جاتا ہے - اور جس جگہہ سے سرونکی
طرف پاس کیا جاوے تو نور بیماری اور ناہمواری کو سمیٹ کے
سرونسے خارج ہو جاتا ہے - اور سب سے آخیر جب تم
نور سارے بدن مین جمعہ کر چکو - اور پاس طویل سے فراغت پاؤ
تو ضروریات سے ہے کہ گہٹنون سے پاؤن کی اونگلیون تک
پاس کر دو - اور مریض سے اس نور کو بالکل خالی کر دو -
اسطرح سر سے نور پاؤن کی طرف اوترتا ہے - اور سر
اور بدن خالی ہو جاتا ہے - اگر مریض کو کمزوری اور نقاہت ہے
تو مریض کو آخر مین کہڑا کر دو - یا کروٹ سے لٹا دو - ایک ہاتھہ اپنا

اوسکی مونہہ کی طرف اور دوسرا پیچہے سر کی پشت کی طرف کرکے
سر سے پائون تک تین چار پاس کرو - اِس سے نقاہت
اور کمزوری کم ہوجاتی ہے - اور توانائی اور مضبوطی آتی ہے -
یہہ سب ایک عام ترکیبون کا مجموعہ تہا جو تمکو بتلایا گیا ہے -
یہہ سب ترکیبین ہر ایک بیمار پر نہین کیجاتی ہین - بلکہ تمہاری سمجہانے
واسطہ بتلایا گیا - مگر ان سب مین اول انگوٹہون کا پکڑنا - اور
درمیان مین طویل پاس کرنے اور آخر مین گہٹنون سے پائون تک
پاس کرنا ہر مریض اور ہر بیماری واسطہ کار آمد ہوتا ہے - اور
نیز بیماری کی جگہہ پر نور کا جمعہ کرنا ضرور پڑتا ہے - دونون کے
خیال کا جمنا - اور شفا کی نیت رکہنا - اور صحت کا یقین کرنا -
اور محبت اور دلسوزی سے توجہہ دینا تو اِس علم مین شرط اعظم
گنا جاتا ہے - اب میرا ارادہ تہا کہ خاص خاص بیماریونکی
خاص خاص ترکیبین تمکو سکہلاؤن مگر اِس جگہہ مین کچہہ مختصر حال
اِس علم کا - اور جو جو اعتراضات لوگ اسپر کرینگے سمجہایا
چاہتا ہون - بعدہ خاص خاص بیماریونکی خاص خاص ترکیبین سمجہاؤنگا -

ہدایت ۱۲

یہہ علم قدیم ہے

یہہ معزز علم توجہ جسکا مین بیان کر رہا ہون قدیمی ہے۔ اور ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے مرۃ بعد اخری سینہ بسینہ چلا آیا ہے۔ اگرچہ اِسکی حقیقت دراصل ایک ہے مگر ہر ہر جگہہ نئی نئی صورت پکڑتا۔ اور نئے نئے لباس مین ملبّس رہا ہے۔ اور تمام دینی اور دنیوی امور مین مددگار رہا ہے۔ یہہ علم ایسے اصول رکھتا ہے کہ تمام جہان کی کمالات اور کاریگریان۔ اور خوبیان اسکے فروعات ہین جمیع مذاہب کی یہہ جڑ ہے۔ سلب امراض اِسکی ادنا شاخ ہے حضرت عیسی علیہ السلام مین اِسنے بدرجہ کمال ظہور پایا۔ پھر حضرت خاتم النبیین محمد الرسول اللہ صلعم تک پہونچا۔ اور اول بار اقرا پڑہاتے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو توجہ دی۔ رفتہ رفتہ ۴۵۵ سنہ ہجری مین حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمتہ اللہ

علیہ کو تلقین فرمایا - بعدہ اشتہ ہجری مین حضرت خواجہ
بہاوالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ گیارہ دِن تک سربسجدہ
جناب باری مین دعا کرتی رہے کہ الٰہی ایسا طریقہ عنایت
فرما جو جلد طالبان خدا کو تیری طرف پہونچاوے -
اور تیرا قرب و عِرفان نصیب کراوے - اوسوقت
جناب باری سے سامنی بٹہلاکر توجہ دینی کا الہام ہوا -
چنانچہ وہی دستور ابتک نئی ترکیبون اور متفرق صورتوںسے
طریقہ نقشبندیہ عالیہ مین رواج پارہا ہے - اب تم
شاید اِس کتاب کو دیکھہ کر اِسکو ایک نیا افترا - اور نیا
شگوفہ اور تعجبات کی بات معلوم کروگے - اور طرح طرح کے
اعتراضات اور شک و شبہہ اِسپر لاوے گے - اور
نئی نئی حجتین اور دلائیل پیش کروگے - بعض بعض
اُونمین سی جو اِسوقت میری سمجھہ مین آئی ہین بیان کرتا ہون -
اور جواب دیتا ہون -

ہدایت ۱۳

اعتراضات جو اِس علم پر ہو سکتی ہین ۔

پہلا اعتراض

جو ترکیبین اور شرائط اِس علاج مین لکھی گیئے ہین بڑی کٹھن اور دشوار معلوم ہوتی ہین ایسی محنت ہم کب اُوٹھا سکتی ہین ۔
اِسکا جواب یہہ ہے کہ مینی نہایت ڈیڑ گھنٹہ سی زیادہ توجہہ دینی کو منع کر دیا ہے ۔ بلکہ تین آدمیون پر ڈیڑ گھنٹہ توجہہ دینی کا حال لکھدیا ہے ۔ بلکہ دس پندرہ منٹ کی توجہہ مین بہی انسان کامیاب ہو سکتا ہے ۔ اتنی دیر کی محنت خدا واسطہ یا اپنی قریبون پیارون کی خاطر دشوار کام نظر آتا ہے ۔ دوا منگانی ۔ اور بنانی ۔ اور ٹہنڈائی پیسنی مین کیا اِس سی کم عرصہ لگتا ہے ۔ بعض دوائیان ۔ اور کشتہ وغیرہ تو ایسی ہین جو چہینہ دو مہینہ تک ہی کہرل کیئی جاتی ہین ۔ دواؤن کو پسند کرتی ہین ۔ کوٹتی ہین ۔ پیستی ہین ۔ چہانتی ہین قوام پکاتی ہین ۔ مدتون تک زمین ۔ اور غلہ مین دبا رکہتی ہین ان کی بہ نسبت اُوسکی توجہہ علاج بہت آسان معلوم دیتا ہے ۔

دوسرا اعتراض

دوسرا اعتراض

یہہ ہے کہ مریض ایسی تکلیف کب گوارا کرتے ہین - اور اِسطرح
کب بیٹھہ سکتے ہین - جواب کیا کڑوی دوائیان پینی سے
یہہ کام سخت نظر آتا ہے - مین تو کہہ چکا ہون کہ مریض جس کروٹ
اور پہلو چاہے بیٹھے - اور لیٹا رہے - کڑوی دوائیان
پینی مشکل نہین - بعضی تو کڑوی دوا پینی - کہانے سے نہایت
دل چراتے ہین - اور بہت ہی تنگ ہوتی ہین - مرنا قبول کرتے ہین
مگر بدمزہ دوائین نہین کہاتے - اِس علاج سے تو مریض کو آرام
آتا ہے - اور خوش ہوتا ہے - چین سے سو جاتا ہے -
آیندہ کو اِس علاج کی آرزو رکہتا ہے -

تیسرا اعتراض

٣ تیسرا اعتراض

یہہ ہی کہ تم لکہتی ہو اِسمین عرصہ دراز تک علاج کرنا پڑتا ہے -
جواب ہر مرض مین دراز عرصہ نہین لگتا - البتہ سخت سخت
امراض یعنی جو مزمن ہو گئے ہین دراز عرصہ بہی لگ جاتا ہے -
بلکہ بہ نسبت یونانی علاج کے اِس علاج سے جلد تر شفا پاتا

بعض امراض مین تو گویا کرامت کا ظہور ہوتا ہے ۔

چوتھا اعتراض

تم کہتے ہو معالج صالح اور پرہیزگار چاہیے سو پرہیزگار تو ہزاروں مین
کوئی کوئی ہوتا ہے ۔ جواب البتہ پرہیزگار کا علاج
کرانا ظاہر باطن مین نفع بخشتا ہے ۔ اور فاسق فاجر کا علاج باطن کو
بگاڑتا ہے ۔ اور ظاہر مین نفع کم پہونچاتا ہے ۔ یہہ تو مین نہین
کہتا کہ مریض بالکل اچھا ہی نہین ہوتا ۔ یا مر ہی جاتا ہے ۔ صالح کی
علاج سے مطلق نفع ہی نفع ہوتا ہے ۔ اور فاسق کا علاج
ایسی خوبی اور فضیلت نہین رکھتا ۔ جان بچیگی تو خدا تعالے
پرہیزگاری ہی کرا دیگا ۔

پانچوان اعتراض

ہمکو کیا معلوم ہے کہ مصنف نے خود غرضی کے واسطے اسمین اتنا
مبالغہ کیا ہو ۔ اور درحقیقت یہہ ایسا مفید نہو جیسا لکھا گیا ہی ۔ ناحق
بیماری بھی بڑھ جاوے ۔ اور وقت بھی ضایع ہووے ۔ اور پیچھے پچھتانا
پڑے ۔ اور افسوس آوے کہ یونانی علاج کیون نہ کرایا ۔ ناحق جان گئی اور کچھ

ہاتھہ نہ آیا - جواب میں تو یہہ نہیں کہتا کہ یونانی علاج بالکل ہی
چھوڑ دو - اور مطلق نہ کراؤ یہہ تو اسلئی کہا گیا ہے کہ اگر دوا بھی
دی جاوی اور توجہہ بھی کیجاوی تو شک ہوجاتا ہی کہ ہماری توجہہ نے
شفا بخشی - یا دوا نے ایسی تاثیر کی اسمین معالج کا دل ٹوٹ جاتا ہی
اور اوسکو اپنی محنت پر شک ہوتا ہے - اور اوسکا دل خوش
نہین ہوتا - اور ثواب کی امید کم رکھتا ہی - زیادہ تر یہہ کہ ادہر تو
توجہہ کی تاثیر زور مارتی ہے - ادہر دوا اپنا اثر دکھلاتی ہی -
بعض وقت دوا کا اثر توجہہ کی مخالف ہوکر مضر پڑتا ہی - اسلیے کہا گیا ہے
کہ جو کام دوا کریگی اوس سے زیادہ توجہہ فایدہ دیگی - دست اسہال قی
پسینہ وغیرہ جو صحت کی علامت ہین اسی علاج سے ظہور پاوینگے -
ایسی ایسی تبدیلات اگر اس علاج سے ظہور پاوین تو یہہ صحت کی نشانی
سمجہین - اور اونکو ہرگز نہ روکین اونکا روکنا خطرناک ہی
اندیشہ بالکل نکرین - جب تم کوئی درجہ تبدیل پیدا کرچکی ہو بیماری کی
خاتمہ سمجھو - چند روز اس علاج کو کر دیکھو جب فایدہ اوٹھاوگی خود
کہوگی کہ مصنف نے سچ لکھا ہی اور بالکل اسمین جھوٹھہ نہین - بلکہ جسقدر لکھا ہے

اوس سے کئی درجہ زیادہ آزما لیا ہے۔ اور جب اسکا عام چرچا ہو جاویگا۔
اور دانا لوگ اسمین دخل دینگے۔ اور تجربہ کرینگے۔ اور اسکی کم وبیشی کو
آزماوینگے۔ ایسی ایسی سہل اور آسان۔ اور مفید باتین اسمین قرار دینگے
جو ایک کتابی علم ایسا تیار ہو جاویگا کہ اپنی ذات مین بہت ہی
بڑی فضیلت رکھیگا۔ پھر تو ہر خاص وعام اسکا معتقد ہو گا۔
اور پسند کریگا۔ اگر تمھاری خوشی علاج طبابت چھوڑنے کی
نہین تو دونون کو جاری رکھو۔ مگر اتنا کام ضرور کرو کہ جو درد
مانع اور خوش تبدیلات اس سے ظہور پاوین اونکو
روکو نہین۔ اور شفا بخش نتائج سمجھو۔ دونو علاج ملکر
زیادہ تر مفید پڑینگے اور جلد شفا بخشینگے بشرطیکہ دوا
ایسی دی جاوے جو توجہہ کی تاثیر مین مدد کرے۔

چھٹا اعتراض

عورتون کا علاج کرانا۔ اور تنہا مکان مین بٹھانا۔ اور
جوان عورت اور مرد کا گھنٹہ آدہ گھنٹہ تنہا مکان مین پاس
پاس رہنا دانائی سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ اور آسمان

بہت فساد نظر آتا ہے - خراب ہو جانیکا اندیشہ ہے اور زیادہ تر یہہ کہ آپس
باہمدیگر محبت اور اُنس ہو جاتا ہے - کوئی عقلمند اور اشراف آدمی
اِسکو ہرگز پسند نہ کریگا **جواب** یاد رکھو کہ توجہ سی جو محبت
اور اُنس بڑہتا ہے ایسی پاکی اور صفائی رکھتا ہے کہ ناشایستہ
باتون کو مطلق وسوسہ و خلل نہیں ہوتا - بلکہ شیخ اور مریض مین صفائی
اور پاکی ڈالتا ہے - اور یہہ محبت ایسے ہے جیسے ماباپ بہن بھائی
بیٹا بیٹے مین ہوتی ہے جسمین مطلق خیال بد نہین آتا - اور جنکے
طبیعت مین ایسے فساد بہرے ہوی ہین وہ گہر بیٹہے کب چوکتے
ہین - صدہا آدمیون کے آنکہو مین خاک ڈالکر جہک مارتے ہین -
اور دین و دنیا گنواتے ہین - اور یہہ تو مین پہلے ہے لکھہ چکا ہون
کہ کسی معتبر عورت کو جسپر یقین ہو بٹہا لینا چاہیئے - نہین تو ایسے
جگہہ علاج ہی نکرنا چاہیئے

ساتوان اعتراض

ایسی خدا ترس اور دلسوز آدمی کہان جو بلا غرض کسیکا مفت علاج
کرینگے اور اتنی محنت مشقت اوٹہاوینگے **جواب** کیون نہین کیا

ساتوان اعتراض

پانچون اونگلیان برابر ہین - بہت لوگ ایسی ہین کہ خدا کی راہ مین اپنا جان
ومال نثار کرتے ہین - کیا تم نہین دیکہتے کہ مساجد بنواتے ہین - کنوئین کہدواتے
ہین - کنیادان دیتے ہین - سدابرت لگاتے ہین مسافرخانے اور پل بنواتے ہین
ہزارہا روپیہ ﷲ دیتے ہین - بہوکونکو کہانے پکواکر کہلاتے ہین شفاخانے بنواتے
ہین - پہر علاج ان سب باتونسے زیادہ تو مشکل نہین - جسکا کرنا سخت دشوار معلوم
ہوتا ہی - اور مین تو یہہ بہی کہہ چکا ہون کہ اگر معالج کا بالکل گذارہ اسی پر ہو تو
لی لیا کری - مگر بیمار کو ایسا نہ ستاوی کہ وہ بیچارہ ایک دوسری سخت مصیبت
مین مبتلا ہوجاوی - اور بیمارون کو بہی سمجہاتا ہون کہ ایسی معالجون کے ساتہہ
اپنی مقدور موافق سلوک کرین - کیا حکیم طبیب کے خدمت نہین کرتے - کیا اونکے
دارو مین پیسا نہین لگاتے - اونسے سے مرشد ہی کی خدمتگذاری بجالادین - اور
اوسکو خوش کرین - غرض دونو فریق ایک دوسرے کی خیرخواہ رہین -

آٹہوان اعتراض

ایسی بے خیالی ہمکو کب میسر ہے ہم لوگ دنیا کے ہزارون جہگڑون مین مصروف - ضبط
خیال کے ہمکو ایسی قوت وقدرت کہان - جو ایسا متوجہ ہوکر علاج کرین - جواب
ہمت نہارو - شوق کرو - اور عاقبت پر نظر رکہو - جسقدر اسکی مشق کرتے

آٹہوان اعتراض

جاؤگی اوسیقدر کمال پیدا کروگی - اور شفا جلد بخشوگے - اور بخوبی تجربہ کر لوگے

انسانکو جو چیز حاصل کرنی ہو اوسی چیز سے حاصل کر سکتا ہے - زور سے زور - زر سے زر

عزت سے عزت - علی ہذا القیاس بیخیالی بھی بیخیالی کے مشق سے پیدا ہوتی ہے - تم

توجہہ دینی مین ایسی محو ہو جاؤ کہ گرد و پیش اور کل خیالات اور تفکر بھول جاوین

مریض کے ساتھہ ایک رنگ اور ایک جان ہو جاؤ - اور جان لو کہ خیال کا ہٹانا بھی

ایک خیال ہے **اشعار** خار خار فکر ہا و وسو + از ہزاران کس بود نی یک کس +

گر بدیدی سطلعش راز احتیال + پس ندیدی او ہزار خوش خیال + خیال مین بہت

بڑی قوت ہی جسکا بیان دوسری اور تیسری دفتر مین آویگا +

نوان اعتراض

خدا جانی یہہ علم جوگیون کا ہے یا ہنودون کا - یا حکماء یہہ اور سنکراں توحید کا یا عیسائیون کا -

اسکو کہین سے چرایا ہے - یا کسی سے اخذ کیا ہے - اسمین کچھہ نقصان دینی نہو وے

مذہب مین کوئی بگاڑ نہ آوی - **جواب** سبحان اللہ میان صاحب تمنی آم کھانے

ہین یا پیڑ گننے - تم اپنے کام سے کام رکھو - کس طرح تم مین پڑ گئی - یا حسد کے

آگ دبی ہوئی بھڑک اوٹھی - تم بیمار ہو اور مصیبتون مین گرفتار - جس بات سے تمکو

صحت ہووے - اور آرام پہونچے غنیمت جانو - احسان مانو - خدا کا شکر کرو -

نوان اعتراض

تمکو علاج کا طریقہ سکہلایا جاتا ہے چندروز ہمکو تجربہ کر کر دیکہہ لو - بیہودہ باتین نہ بناؤ - فضول گوئی - اور عیب جوئی سے کیا فایدہ - مین تمام کتاب مین لکہہ چکا ہون کہ یہہ ہر ہر مذہب والی کے اخلاق کو سنوارتا ہی - اور برائیون کو دور کرتا ہے - اور اصول مذاہب مین معاون - اور مددگار ہوتا ہی - اور جو باتین بالاتفاق جمیع مذاہب مین اچھی ہین دلو مین ڈالتا ہے -

دسوان اعتراض

ہمنے سب طرح منظور کیا - اور مانا کہ یہہ علم سچا - اور اسکا فائدہ بہی بڑا - مگر نیا علم تو ضرور ہے جسکا آج تک جہانمین عام چرچا نہین پہیلا - اور ابہی تک اسکا عیب و صواب بہی بخوبی نہین کہلا - پہر کونسی عقل کے بات ہی کہ علم طبابت کو جو دو ڈہائی ہزار برس سے چلا آیا ہی - اور ہزارہا بلکہ ہر ایک آدمی اسکا تجربہ کر چکا ہی چہوڑ کر اس نامعلوم علاج مین پہنسے - اگر علم طبابت سے اسمین کچہہ زیادہ فایدہ ہو تو بیان کرو - سو بعض فوائد جو اسوقت میری سمجہہ مین آتے ہین بیان کرتا ہون -

ہدایت ۱۴

توجہ سے علاج کرنیمین اتنی فایدے ہین

پہلا فائدہ

دسوان اعتراض

ہدایت ۱۴

پہلا فائدہ

علاجِ طبابت بغیر تشخیص مرض کے بالکل فایدہ نہین کرتا - بلکہ بچون کا مرض تو بالکل پہچانا ہی نہین جاتا - اور جب مرض نہ تشخیص ہوا تو علاج کیونکر ہوگا - اور کیا فائدہ دیگا - بلکہ نقصان پہونچاتا ہی پس اس علاج مین تشخیص بے حاجت نہین یہہ نور جس جگہہ بیماری ہو وہین دوڑکر پکڑ لیتا ہے - اور سرونکی راہ سے نکال لیجاتا ہی - اور نقصان بالکل نہین پہونچاتا ✦

دوسرا فایدہ

دوسرا فائیدہ

جتنی عرصہ مین بیمار دواکہانی سے تندرست ہوتا ہے - بہ نسبت اوسکے اس علاج سی جلد تر شفا پاتا ہے ✦

تیسرا فایدہ

تیسرا فائیدہ

شیرخوارہ بچون کو - اور اون بچونکو جنکی عمرین چار پانچ سات برسکی ہوتی ہی کڑوی اور بدمزہ دوا زور و ظلم سے کہلانی پلانی مشکل ہوتی ہے - بلکہ بعض بعض جوان آدمی بہی تلخ دوا کا کہانا قہر سمجہتے ہین - اور بہت ہی گہبراتی ہین اور جب بچون کو بزور دوا کہلائی جاتی ہے - تو وہ بہت دکہہ پاتی ہین - اور ڈرتے ہین - اور بیماری زیادہ بڑہتی ہے - اس علاج مین دوا کہلانی کے ضرورت نہین ہوتی - مگر اپنی تسلی کے واسطہ کہلاؤ - پلاؤ ✦

چوتھا فائدہ

اطبا طبیعت کو مدبر بدن لکھتے ہیں - یعنی طبیعت خود بیماری کو دفع کرتی ہے - یہہ نور طبیعت کو بیماری دفع کرنیکی نہایت قوت بخشتا ہی - جس سے دفعتاً طبیعت بیماری کے مقابلہ سے مغلوب نہیں ہوتی - بلکہ غالب آتی ہے - اسی لیئے اس علاج میں بحران ہوتا ہے - اور بحران بھی جید پڑتا ہی - اور تبدیلات بھی ایسی پڑتی ہیں جو بیمار کے واسطہ نہایت مفید ہوتی ہیں - اسلیئے اس علاج میں دوا کی حاجت کم پڑتی ہی - اور مریض اسکے واسطہ جلد تندرست ہو جاتا ہے +

پانچوان فائدہ

اس علاج سے جس طرح جسمی بیماریوں کو فایدہ پہونچتا ہی اسی طرح باطن کو بھی نفع ہوتا ہی - اور اسکا اثر روح تک ہوتا ہی - اخلاق کو بدلتا ہی - اور صالح اور پرہیزگار بناو دیتا ہی - اور نامعلوم بیماریون کو بھی کھوتا ہے -

چھٹا فائدہ

علاج طبابت مین نفع بھی پہونچتا ہی - اور جو دوا طبیعت کے خلاف دیجاتی ہے وہ نقصان بھی ہوتا ہی - یہہ علاج اول تو شفا بخشیگا - یا مرض کو بڑہنے نہ دیگا - یا گھٹا دیگا - اگر یہہ باتین نہ نصیب ہون تو نقصان تو انشاء اللہ تعالی بالکل نہ پہونچیگا -

اثر نہونیکے کئی سبب ہین یا تو معالج نہایت قوت سی توجہ دیتا ہی۔ جسکو مریض جھیل نہین سکتا۔ یا معالج کم زور ہی اچھی طرح توجہ نہین کرتا۔ یا توجہ دینی کے ترکیب بخوبی نہین جانتا۔ یا معالج اور مریض کے طبیعت کا اختلاف دونون مین مناسبت نہین ہونے دیتا۔ یا ایک شخص دوسرے سی نفرت کہاتا ہی اور باہمہ مگر انس نہین پکڑتا۔ یا علاج بی پرواہی سے کیا جاتا ہے۔

ارشاد چوتھا

خاص بیماریوںمین خاص توجہ کی ترکیب

اب تم یہہ سمجہو کہ جیسی بیماری ہو ویسی ہے ترکیب اوسکے واسطہ کیجاوی۔ اگر کسیکے ہاتہہ مین پہوڑا ہی تو سینہ پر ہاتہہ کہنا بیفایدہ ہی۔ پانؤن کا زخم پیٹ پر ہاتہہ دہرنے سی ہرگز اچہا نہین ہوتا۔ گہٹنو کا درد سر پر ہاتہہ رکہانے سے نہین جاتا۔ نیچی کے دہڑ کی بیماری اوپر کے دہڑ پر پاس کرنیسے اچہی نہین ہوتے۔ ہنڈلی کے بہوتری پانون پر جمع کرنیسے صحت نہین پاتی۔ جس جگہہ پر بیماری ہو اوسی جگہہ پر نور کو جمع کرو۔ اور پاس کرنی سی نیچی کیطرف اوتار دو۔ اگر سر مین بیماری ہو تو سر پر ہات دہرو۔ اور سر سی پانؤن تک پاس کرو۔ اگر گردن یا سینہ مین مرض ہو وی تو اوس جگہہ نور کو جمع اور داخل کرو اور ساری بدن پر پاس کر کر نیچی اوتار دو۔ اسیطرح اگر ایک ہات مین بازو سی پہونچی تک بیماری ہو تو اوسے ہات پر بازو سی

اونگلیون تک پاس کرو - اگر ایک پانوٴن کی ران یا زانو - یا پنڈلی - یا پنجہ بیمار
بیماری ہو تو اوسی پانوٴن پر اونگلیون تک پاس کرو - اسیطرح بیماری کو دوسرے
خارج کرو - اگر تمام بدن مین بیماری ہو - یا بیماری کی کچھہ تشخیص نکر سکو
تو ساری بدن پر سری پانوٴن تک پاس کرو - اور ان طویل پاسون کو کل بیماریون
مین مفید سمجھو - حمل والی عورت پر جسکو تین چار مہینے کے اندر کا حمل ہو اوسکے
ٹانگون پر پاس نکرو کیونکہ پاس کرنے سے دوران خون تیز ہوتا ہے - اور رکی ہوے
خون کو جاری کرتا ہی - ایسا نہو کہ حمل ساقط ہو جاوی - مگر اوپر کے چار
مہینہ سی بعد توجہ دینا مفید پڑتا ہے - اگر کسی عورت کے دودہ کی کمی ہو
اور اوسکے بچہ کا اچھی طرح پیٹ نہ بہرتا ہو تو سینہ پر نور جمع کرو اور تمام بدن پر پاس
کرو دودہ بڑہ جاویگا - اور اگر دودہ بہت ہو اور اوسکا کم کرنا منظور ہو تو توجہ
دو - اور پاس نکرو - اس سے دودہ کمی پر نہ آویگا - اگر کسیکے ہات پانوٴن یا
زانو - بازو وغیرہ کی ہڈی اوتر گئی ہو تو اول اوسکو چڑہوالو - بعدہ توجہ
زور سی اچہا کرو - اگر کسیکے اونگلی یا پہونچا - یا ہات پانوٴن بالکل کٹ گیا
ہو تو یہہ گمان نکرنا کہ توجہ سے وہ اعضا از سر نو پیدا ہو جاویگا - بلکہ توجہ سے
درد رفع ہوگا اور زخم جلد اچہا ہو جاویگا - مرہم سی وہ فایدہ نہوگا جو توجہ سی ہوگا +

ہدایت ۱۵

اب مین چند بیماریون کی جدا جدا ترکیب لکہتا ہون

دردِ سر

انسان کے سر مین جو درد ہوتا ہی کئی قسم اور کئی سبب سے ہوا کرتا ہی بعضی کا
درد سر گرمی یا سردی کے سبب ہوتا ہی ۔ بعضون کو درد سر معدہ کی تبخیر سے
ہوا کرتا ہے ۔ بعضون کے سر مین نزلہ کی پانی کی بوند اٹک رہتی ہے بعضون
کی سر کے رگ و پٹہہ مین کوئی خلل آجاتا ہی ۔ اگر تم اسکے تشخیص کر سکو ۔ او معلوم کر لو
تو اول تو دونو انگوٹھی پکڑو بعدہ او س سبب کے جگہہ پر نور جمعہ کرو ۔ مثلاً اگر جانتی ہو
کہ یہہ درد معدہ کی سبب ہوتا ہی ۔ تو بعد انگوٹھی پکڑنی کے مریض کے معدہ پر
یا تو دونون ہات لگاؤ ۔ یا او نگلیان کہڑی کر کر پانچون یا دسون او نگلیون کے
سے و نسی او نگلیان جوڑ کر یا کہلی رکہہ کر نشانہ کرو ۔ یا چکر دیتی رہو ۔ پانچ سات
دس منٹ تک نور بہرو او بعدہ سر سے پانون تک پاس کرو ۔ اور اخیر مین دو نو
گہٹنو نسی پانون کی او نگلیون تک پاس کر کر اوس نور کو خارج کرو ۔ وہ نور بیماری
کو لیکر پانون کے راہ سی نکل جاویگا ۔ اگر درد کا سبب سر ہی مین ہو ۔ تو اول
انگوٹھی پکڑ کر رابطہ قائم کرو بعدہ ہتیلیان سر پر لگادو ۔ اور او نگلیونکو سر سے

جدا کہڑا رکہو۔ گویا تمہارے ہتیلیوں سے نور بہرتا جاتا ہے۔ اور اونگلیوں کے سروں سے
بیماری کو لیکر نکلتا ہے۔ تہوڑی دیر بعد ہتیلیاں اوٹھالو۔ اور ہاتہوں کو جہٹک دو
گویا وہ بیماری تمہاری ہاتہوں میں چمٹ گئی تہی اب تمنے اوسکو جہاڑ دیا ہے۔ تہوڑے
تہوڑی دیر بعد اسیطرح ہات لگاؤ۔ اور جدا کرو۔ اور جہٹک دو۔ مکرر سہ کرر اسیطرح
کرتے جاؤ۔ نظر سے دیکہتے رہو۔ اور خیال کو جمائے رکہو۔ اور اگر درد سر پرانا
اور سخت ہو تو ایک آبخورہ پانی دم کرو اور کپڑے کی کئی تہیں کر کر اوسمیں آبخورے
کو لپیٹ دو۔ ایسا کہ اولٹانیسے پانی نہ گرے۔ اور پاس ہی رہنے دو۔ اول تم انگوٹہے
پکڑو بعدہ اوس آبخورے کو موہنہ کے طرف سے سر کے ساتہہ لگا دو۔ اور سر سے
آبخورے کی پیندی تک پاس کرو۔ اسطرح سر کے بیماری آبخورہ کی پانی میں آجاویگی
اور تمام جسم پر پاس کرنیکے حاجت نہوگی۔ یا سردردی میں اسطرح کرو کہ اول تم
انگوٹہے پکڑو بعدہ سر پر دونو ہاتہہ مع اونگلیوں کے لگا کر رکہو۔ اور تہوڑا تہوڑا
دباؤ دیتے رہو۔ یا اونگلیوں کے سروں سے نشانہ کرو۔ یا سر پر چکر دو۔ اسطرح سر میں نور
بہر جاویگا۔ پہر اوسکو آگے پیچہے شانوں کیطرف پاس کرنیسے پہیلا دو۔ بعدہ گہٹنوں تک
سبہی اونگلیوں تک پاس کر کر نور اور بیماری کو خارج کرو۔ چند لحظہ یا چند منٹ
یا چند روز میں اوسکو شفا بخشو۔ اسیطرح سر کے کل بیماریاں نور جمع کرنے

اور خارج کرنی سے دور کرو **درد گوش** اگر کسیکے کانون مین درد ہو۔ یا کانون

کسی سبب بہتی ہو۔ یا بہیر مین آواز آتی ہو۔ یا کان بہری ہون۔ یا وہ بہرے ہو گئے

ہو۔ یا کانون مین اور کسی طرح کی تکلیف ہو۔ تو اول انگوٹھی پکڑو۔ بعدہ دونون

ہاتھہ سر پر رکھہ کر اول ایک کان بعدہ دوسرے کان مین چند منٹ دم کرو۔ یا دونو انگلیون

کو جوڑکر سرونسی دونون کانون کے سوراخ کے اندر بدن سے دور آدہی انچ

کے فاصلہ سے نشانہ کرو۔ یا انگوٹھی دونون کانون کے سوراخ کی اندر لگا دو اور انگلیان

کانون کی پیچہی لگا دو۔ اور چند منٹ مشغول رہو۔ بعدہ ساری بدن پر اول سے

آخیر مین گھٹنون سے ہی و نگلیون تک پاس کرو۔ کبھی کبھی آخیر مین ایسا بھی کرو کہ انکی

انگوٹھون سے مریض کے پانون کے انگوٹھی پکڑ لو۔ اور زور سے اپنی طرف کھینچو۔ اور

ارادہ کرو کہ اوپر کے ساری جسم کی بیماری انگوٹھون کے راہ کھینچتا ہون اسیطرح

تین چار دفعہ کیا کرو۔ شاید کانون مین توجہہ کے وقت اور بعد بھی درد زیادہ

ہو جاوی۔ مگر ڈرو مت۔ یہہ صحت کے نشانی ہے کہ درد زیادہ ہو۔ یا جگہہ سے

سرک جاوی۔ یا ہچکی اور آوی۔ دست آنی لگین۔ یا پیشاب بہت آوے

یا پیشاب کا رنگ میل جاوی۔ یا پھوڑے پہنسیان نکل آوین۔ یا عرق بہت آوی

یا ناک اور منہہ سے بھڑاس نکلے۔ یا شاید تپ ہو جاوی۔ یہہ سب تبدیلیات

رسحت کے علامت ہے - انکو ہرگز روکا نہ جاوی - نہ مرشد اور مریض خوف کہاوے
مین پہلے لکھہ چکا ہون کہ کانون کے مرضیہ کا کیا کیا حال ہوا تھا - ۲۷۵ دست مواد
کی آئی تھی - مین کانو مین انگوٹھی رکہتا تھا اور دم کرتا تہا - اور پاس بھی کیا کرتا تہا
اور آدہ گہنٹہ بیٹہتا تھا مگر یہہ بیماری نہایت سخت تھی ساڑہی تین مہینی مینی توجہ دی
ہنوز دست بند نہوی تھی کہ علاج موقوف ہوگیا - **بیماری چشم** -

علاج چشم

اگر آنکہین درد کرتی ہون - یا آشوب ہو - یا پانی جاتا ہو - یا سفیدی آگئی ہو
یا پہولہ پڑ گیا ہو - یا بصارت مین کمی ہو - یا آنکہہ مین دانہ نکل آوی - یا پڑبال
ہو - یا مطلق بینائی نہو - اور موتیا اوتر آیا ہو - یا خارش - یا بغل گند وغیرہ کوئے
بیماری ہو - مگر نابینا کی آنکہہ کا ڈیلہ درست ہو تو ان سب صورتون مین علاج ہوسکتا ہے
اور بہت جگہہ مینی خود بھی آزما لیا ہے - ان سب صورتونمین اول انگوٹہی پکڑو -
اور اوسکی آنکہہ کی پتلی مین ٹکٹکی باندہ کر دیکہتی رہو - بعدہ ایک ہاتہہ کی اونگلیان
جوڑ کر گہڑی ایک آنکہہ پر اور دوسرے ہات کی دوسرے آنکہہ پر نزدیک سی نشانہ
کرو - یا انگوٹہون کو آنکہون پر رکہ دو - اور اونگلیون کی سرے کن پٹیون پر
رکہہ لو - اور چند منٹ متوجہ رہو - اخیر مین اگر دل چاہی تو پاس کرو - نہین تو
اوسی پر اکتفا کرو - مین بہت بیماریون مین طویل پاس نہین کرتا بلکہ گہنٹو تک

بہی پاس چہوڑ دیتا ہون - یا طویل پاس تو نہین کرتا مگر گہٹنون سی پانوٴن تک پاس
کرلیتا ہون - اور اِن سب صورتونمین بفضل الٰہی شفا بخشتا ہون - تم بہی بعض وقت
اپنی دلسی فتوا لیکر توجہ کیا کرو - بڑی شرط تو خیال کا جمانا - اور پختہ نیت اور
ارادہ کرنا - اور مریض کے دلسوزی - اور اوسپر رحم کہانا - اور یقین کا مضبوط رکہنا ہے
اور باقی سب حیلہ اور بہانہ - **خناق سوراخ تالو وغیرہ** اگر خناق کے بیماری ہو
یا تر السی تالو مین چہید پڑگیا ہو - یا درد دندان ہو - یا پہوڑی پہنسیان ہون
یا گلی مین گلگڑ ہو - یا اسی طرح کی اور کوئی بیماری ہو - اِن سب صورتونمین وہی
اوپر کی ترکیب کارآمد ہوگی - بعض وقت مین اسطرح کیا کرتا ہون کہ اگر چہرہ یا گردن
یا سینہ یا شکم وغیرہ مین کسی جگہہ بیماری یا زخم یا درد ہو تو اول مین انگوٹہی
پکڑتا ہون بعدہ بیماری کی جگہہ پر نور بہرتا ہون پہر پیشانی سی ساری بدن
پر چند منٹ پاس کرتا ہون - بعدہ گردن سی پانوٴن تک بعدہ سینہ سے
پانوٴن تک بعدہ شکم اور ناف اور ران سے بعدہ گہٹنون سے پانوٴن تک پاس
کیا کرتا ہون - غرض تہوڑا تہوڑا نیچی اوترتا آتا ہون - اور پاس کم ہوتا جاتا ہون
یہانتک کہ آخیر مین پانوٴن کے انگوٹہی اپنی ہاتہون کی انگوٹہون سی پکڑ کر بزور
کہینچتا ہون اور بیماری خارج کرنی کے نیت کرتا ہون - اور چہوڑ دیتا ہون

خناق سوراخ تالو وغیرہ

اور ہاتہونکو جہٹک ڈالتا ہون ۔ اِسیطرح تین چار بار پانون کے انگوٹھی پکڑتا ہون اور

چھوڑ دیتا ہون ۔ پہر دعا مانگ کر کہڑا ہو جاتا ہون ۔ اور دوسری دو تین دفعہ سرور بخشی کے

نیت سے دم کرتا ہون تمہارا دل چاہی تو تُم بہی بعض وقت یوہین کیا کرو ۔ اگر کسیکے ایک ہاتہہ

مین بازو سے پہونچی تک کہین درد ہو ۔ یا زخم ہو تو اول انگوٹہی پکڑو ۔ بعدہٗ اوسی ہاتہہ پر بازو سے

پہونچی تک پاس کرو طویل پاسون کے ضرورت نہین ۔ نہ گہٹنون سے پاس کرنیکی حاجت ہے ۔

اگر ایک پانون مین ران سے پنجۂ پا تک کوئی بیماری ہو تو بہی اسیطرح اوسی پانون پر پاس

کرو ۔ دوسرے پانون اور تمام جسم پر پاس کرنی کیا ضرور ہے ۔ اگر کسی شخص کو نور بہرنی ۔

یا تمام جسم پر پاس کرنی کے برداشت نہو ۔ تو دوسری کہلی اونگلیون سے گز یا سوا گز یا دو گز

کی فاصلہ سے تمام جسم پر سرور بخشی کے نیت سے پاس کرو ۔ ان پاسونسے بہی اکثر مرض دور

ہو جاتا ہے ۔ اور مریض اسمین خوشحال رہتا ہی ۔ یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ تم دل ہی دلمین سامنے

بیٹھکر یہہ سب پاس کرو ۔ اور ہاتہونسے بالکل کام نہ لو مگر اسمین البتہ توجہ کا زور کم ہوتا ہی ۔

کیونکہ خیال جمنے کا کوئی ظاہر سبب نظر نہین آتا ۔ ایسا بہی ہو سکتا ہی کہ مرض کے جگہہ اونگلیون

سے نشانہ کر کر نور نہ بہرو ۔ بلکہ ہات مین کوئی لمبی چیز لیکر مثل سر کنڈہ ۔ یا لکڑی ۔ یا قلم و

غیرہ کو ہات مین لیکر گز آدہ گز کے فاصلہ سے نشانہ کر کر نور بہر دو ۔ ہسکا حال مین وہن جگہہ

لکہونگا جہان عورتون کا علاج سمجھاؤنگا ۔ بعض اوقات تم سر کے گرد یا تہوڑی جگہہ پر

کسی خاص مرض کے جگہہ نور بہر سکتی ہو۔ بعض موقع پر تم خالی انگوٹھون اور ہتیلیون اور
اونگلیون سی جس جگہہ سختی یا ورم یا درد ہو تو مالش کرو۔ جیسی تیل یا مرہم وغیرہ سی کیا کرتے
ہین۔ بعض جگہہ جہان درد شدید ہو اوسپر سوتی اور اونی کپڑی کی گدی تہین رکہہ کر
مونہہ سی بہاپ دو۔ درد دور ہو جاتا ہے۔ کبھی ایک ہات چھاتی پر۔ اور دوسرا پشت پر
رکہو اور اہستہ اہستہ دباؤ دیتی رہو۔ پہیپڑا اور جگر۔ اور معدہ اور تلی پر بھی تُم ہاتہہ رکہو
یا نور بہرو۔ یا اوتنی ہی جگہہ پاس کرو۔ اگر ان سب چیزونمین کوئی بیماری دیکہو۔ تو اوسکو
پانون سی خارج کرو۔ مگر یاد رکھو کہ کل ترکیبونمین اول سے آخر تک یہ خیال ہو کہ مریض کے
ساتہہ دل لگا رہنا۔ اور محبت اور دلسوزی سی توجہہ دینا شرط اعظم سمجھو۔ جسقدر خیال اچہا ہوگا
اوسیقدر تمہارا اثر ضعیف اور سست ہوگا **چیچک**۔ چیچک کے بیماری مین
طویل پاس ساری جسم پر کرو۔ اول تو دانون کی اوبھارنی مین بڑی مدد ہوگی
اور جو دانی بیٹہہ جانیکے بعد توجہہ دو تو دانی اوبہار دیگی۔ اور آخر مین اوسکی حرارت
اور تکلیف اور ضعف دور کرنیمین مدد پہونچینگے۔ اور اول سے آخر تک اگر توجہ دیتے
رہوگی تو بہت ہی سہولیت۔ اور آرام پاؤ گی۔ اور بخار اوسکی صدمونکو انجام دے گے
غرض توجہہ ایسی مفید چیز ہے کہ اگر اچھی طرح جان کندنی مین بہی کیجاوی گی۔ تو امید ہے
کہ ایکدفعہ مریض انکہین کہولدیگا۔ اور شاید کہ کچہہ بات کری۔ اور پانی شربت وغیرہ

ہی لیگا - مین جسقدر اِسکی تعریف لکھون مُبالغہ سے باہر سمجھو - اور سچ جانو - مگر یہہ بھی
یاد رکھو کہ لاف نہی اور غرور نکرو - اور تقدیر پر بھی بہروسا کرو - اور اِس سبب - اور علاج
کو سب علاجونسی بہتر سمجھو - مرض کا آنا - اور دور ہو جانا - اور گھٹنا - اور بڑھنا ایک
ایسی اندہی بات ہی جسکو کوئی نہین پہچان سکتا - شاید کہ مرض دیر کا دفع ہونیوالا ہو
اور جلد جاتا رہے - اور شاید کہ زیادہ ہو جانیوالا ہو اور تہم رہے - اور شاید کہ تہم رہنیوالا
ہو - اور توجہ کی برکت سی جاتا رہے - اور شاید کہ ہلاک ہو مگر توجہ سی اوسکے بی چینی اور
بی آرامی کم ہو جاوی - اگر تم میری لکہنی پر یقین اور اعتماد کروگی - اور کامل بھروسی سے
اچھی طرح باشرائط بجالاؤگی تو جیسا مین لکھتا ہون اس سے زیادہ موثر دیکھوگے
البتہ محال ہے موت کا ٹلنا - اور قضای مبرم کا بدلنا +

ہدایت ۱۶

بچون کا علاج

بچون کے بیماری کا تشخیص کرنا بہت محال ہوتا ہی - اور جو بچے ذرا ہوشیار ہوتے ہین
تو اونکو دوائی ٹھنڈائی پلانا دشوار پڑتا ہے - اور بزور ٹھنڈائی پلانی سے اونکی ماؤن
کا دل گُڑہتا ہے - اور بچہ زبردستی دوا پلانی سے زیادہ مضمحل اور بیمار ہوتا ہی -
اور اکثر بچون کو مرض بھی طرح طرح کا آتا ہی - اِس علاج مین یہہ خوبی ہے کہ مرض کے تشخیص

ضرور نہین - اور نہ دوا دینے کے حاجت - اور بچون پر توجہ کا اثر بخوبی ہو جاتا ہی
خصوص اوس صورت مین جب اونکی ماباپ توجہ دیوین - یہہ تو ظاہر ہی کہ بہ نسبت والدین
کی غیرون کو محبت - اور دلسوزے - اور خون کا جوش کم ہوتا ہے - جب یہہ بات مانی
گئی تو بیشک ماباپ کا دیکھنا بھی اِس ارادہ سی شفا کو کھینچ کر لی آتا ہی - اگر تھوڑا سا بھی
اونکو توجہ کا علم سکھلایا جاوے - اگر تم بچون پر توجہ کرنا چاہو تو اول یہہ دیکھو کہ بچہ
تمہاری ہاتھہ رکھنی - اور نزدیک بیٹھنی سے گھبراتا - اور بیقرار ہوتا - اور روتا تو نہین
اگر یہہ بات ہو تو جب سو جاوی اوسوقت اوسپر توجہ کرو اگر وہ تمہاری پاس
ہونی سی گھبراوی نہین تو اوسکی والدہ یا دائی یا جسکے ساتھہ وہ ہلا ملا ہو اوسکو گود مین
لی آوی - تم اول تو اوسکے انگوٹھی پکڑو - اور پھر ساری بدن پر پاس کرو - اول اول
بعض بچی کے پانوٴن گھٹنون یا رانون تک سرد ہو جاتی ہین جسوقت ہاتھہ پکڑا جاتا
ہی - یا بیماری کے جگہہ نور بہر جاتا ہے اس سے مت ڈرو - اور اخیر مین گھٹنونسی پانوٴن
تک پاس کرو - تم اکثر کامیاب ہوٴ گی - اور انشاء اللہ تعالی شفا بخشوگی - مینی پسلی کے
بیماری مین بہت بچون کا علاج کیا ہے - سوائے ایک دو کی کبھی خطا نہین گیا - اِس بیماری
مین اکثر دست اورقی ہوتی ہین یا اول ہی سے ذرسی تخفیف ہونی لگتی ہے - دو چار دن
مین یا صد پانچ سات دن مین آرام ہو جاتا ہی حکایت ایک بچہ نامعلوم بیمار تو نہین

ایسا مبتلا تہا کہ اٹہارہ دن تک نہ اوسنی دودہ پیا - نہ اوسکا تپ ٹوٹا - نہ اوسکو ہوش آیا -
کئی طبیبون نے صاف کہدیا کہ اسمری ہوئی بچی کا کیا علاج - مینی توجہہ شروع کی تیسرے
دن دست شروع ہوئی - دس بارہ دن تک ایسی ہی تعداد دست آئی جنکا شمار نہ کیا گیا
اونون آئی تہے اور لیس دار دست بندہی ہوئی چلی جاتی تہے - اوسکی والدہ ڈری کہ
اب یہ نہین بچیگا - جون جون دست آئی - تون تون آنکہین کہلتی گئین - اور دودہ پینے
لگا - اور سختی شکم کی کم ہوگئی - تپ بہی اوتر گیا - فی الجملہ اٹہارہ دنین تندرست اور
نو بنو ہوگیا - جناب الہی مین شکر کیا - گویا مینے اوسکو قبر مین سے نکالا - اسیطرح مین
متفرق بیماریونمین بہت بچون کا علاج کرکر کامیاب ہوچکا ہون **حکایت** ایک
عجیب معاملہ ہوا - مین ایک جگہہ ملنے گیا جسوقت مین رخصت ہوکر چلنے لگا - تو
ایک بچہ کو گود مین لیکر آئی اور کہا یہہ ہر وقت روتا رہتا ہی - اسکو دم کردو اوسوقت مین
گہبرایا ہوا تہا - اور انکار کرنا بہی نامناسب سمجہا - مینی کہڑی کہڑی اوسکے دونون انگوٹھے
پکڑی - اور اوسکی چہرہ کی طرف دیکہنی لگا - اور ایکدفعہ مونہہ سی پہونکر دم کیا - اور چہوڑکر
چلا آیا - شاید ایک منٹ کا عرصہ لگا ہوگا - تیسرے یا چوتہی دن مین وہان ملنی کو پہر گیا
مجکو اوس بچہ کا خیال بہی نہ تہا - یکایک وہ ان مجسی کہنے لگی واہ حضرت اوسدن آپنی اسکو
دم کیا تہا اسکا مونہہ ہی کہیل دیا - اسکی مونہہ مین تو ایسا قفل لگ گیا کہ اوسدن سے آج تک

یہہ روناھی بھول گیا۔ایسی ایسی باتین کرتے تھی۔اور سست ہوتی جاتی تھی حکایت

ایک شیرخوارہ لڑکی کا ایسا حال ہوا کہ اوسکی سخت بیماری مین گھرمین اوسکو ۲۵ منٹ توجہ

دیتا تھا۔جو عورت اوسکو دودہ پلاتی تھی وہی اوسکو لاتی تھے۔اور گود مین بٹہاتی تھے

میری توجہہ کا اوس عورت پر اتنا اثر ہوتا تھا کہ وہ بیخبر سو جاتی تھی۔اور تعجب کرتی تھے

کہ میری عادت تو اونگہنی کے ہی نہین ہیوقت سوتی ہون۔مجکو نیند بہی بڑی دیر

مین آتی ہے۔تعجب ہے کہ مین اسوقت ایسے بیہوش ہو کر کیون ہر روز سو جاتی ہون

نو دن تک مین اوس لڑکی کو توجہہ دیتا رہا مگر نہ تو بیماری گہٹی۔اور نہ بڑہی۔نہ وہ

سوئی۔نو دن بعد مجکو سفر درپیش ہوا۔اور علاج چھوٹ گیا۔اور مین کہہ گیا کہ بیماری

سخت ہے اسکی دوا اور سبی اب خبر رکہو۔اور دوائی ٹہنڈائی دو۔عمل استعمال دو

بارہ دن بعد جو مینی آکر پوچھا تو معلوم ہوا کہ اوسیطرح بیمار ہے اور بیری پاس کی بہت شما

کا پیغام آیا مگر اوسی رات کو لڑکی گذر گئی۔بچون کے علاج مین تم ایسی ایسی عمل تدبیر رکہا

کرو۔اگر اوسکو پانی نہ پلاتی ہون تو اوسکے والدہ یا اوسکے دائی کو دم کیا ہوا پانی پلوا

کرو۔اور اوسکا کورہ دم کر دیا کرو۔ اور کہہ دیا کرو کہ جو عورت اسکو اول مین لیکر آئی ہو

اور گود مین بٹہاوی وہی عورت ہر روز اسکو گود مین لیکر توجہہ دلوا لیا کری۔اور ہر وقت

توجہہ دلسوزی سے اوسکے تندرستی کی دعا کرتی رہے۔اور نہ بچہ اپنی اور بیقراری اور رونے

دہوتی - مچلنی - ہاتہہ پانؤن مارنیکی وقت اوسکو توجہہ دینی چاہیئے - جو جو تبدیلات پیشاب
پاخانہ - قی سوت کی ہووین اونکو روکنا نہ چاہیئے حکایت ایک بچہ کو سخت بیماری
مین مین توجہہ کرتا تہا - پانچ چار دن بعد وقت معین پر اوسکو نہ لائی - مینی جانا شاید مر گیا
جو وقت ٹل گیا اور وہ نہ آیا - مینی اوسکی پوچہنی کو اپنا درویش بہیجا - جواب پایا کہ اوسکے
اقربا کہتی ہین کہ اوسکو چیچک نکل آئی اسلئے نہین بہیجا مین دلمین خفا ہوا - اور
درویش کو دوبارہ بہیجکر پیغام بہیجا کہ کیا چیچک کا یہان علاج نہین ہے جو تمنی اوسکو
گہر بٹہا رکہا اسیوقت لی آؤ - اور دم کرا لیجاؤ - اوسیوقت وہ لڑکا آیا - مینی جو
دیکہا تو تمام بدن پر اوسکے سر سے پانؤن تک دانی معلوم ہوتی تہی مین حیران ہوا
کہ چیچک ایسی دفعتاً ایک دن مین کیونکر ساری بدنمین نکل آئی - نہ مجکو کبہی ایسے
تبدیل کے پیدا کرنیکا اتفاق ہوا تہا - خیر مینے اوسکو توجہہ دیکر رخصت کیا - اور کہدیا
کہ ناغہ مت کرنا - اور خبردار کل پہر لی آنا - دوسرے دن اوسکو جو لائی تو ایک دانہ کا
بہی بدن پر نشان نہ تہا اور لڑکا تندرست تہا - پس اوسی دن اوسکو مینی بٹہلایا بعد
علاج چہوڑ دیا - اور لڑکا بالکل تندرست ہو گیا - یہہ ہی یاد رکہو کہ جب بیمار تندرست
ہو جاوی یا تہوڑی بہت کسر باقی رہے - تو دفعتاً علاج موقوف نکرو - بلکہ
پانی چند روز پلواتی رہو - یا کورے دم کرکر پہناتی رہو - اور بعد صحت احتیاطاً

دو چار روز توجہ دو تو بہتر ہے۔ اسمین بیماری کی عود کرنی کا خوف نہین رہتا
یہہ بھی خیال رہے کہ جب کوئی درجہ تبدیل تمنی مریض مین پیدا کرلیا ہی تو بیماری کا خاتمہ
سمجھو۔ اور تندرست ہوا جانو۔ اور ایسی وقت مین علاج کا چھوڑنا بھی خطرناک ہے۔
بعضی بیماریان ایسی ہین جنمین بالکل کچھہ تاثیر نہین معلوم ہوتی۔ اور بعضی مین تاثیر
بھی ہوتی ہے۔ اور درجہ تبدیل بھی پیدا ہوا کرتا ہی۔ ہم پیشتر سے نہین بتلا سکتے ہین
کہ تاثیر ہوگی۔ یا نہوگی۔ نہ اسکا سبب ہمکو معلوم ہی۔ اگر تمکو تجربہ کرنے کا شوق
او عقل۔ اور علم ہے تو اسکا کہوج نکالو۔ اور تاثیر کا سبب۔ اور وجہ وقوع۔ اور عدم
وقوع کو دریافت کرو۔ اور آزماؤ +

ہدایت ١٧

مستورات کا علاج

اول گروہ مستورات کا وہ ہے جنکو نہ تو تمسی پردہ ہی۔ نہ تکلف۔ جیسی والدہ
نانی۔ دادی۔ خالہ۔ پہوپھی۔ بیوی۔ ہمشیرہ۔ ہمشیرزادیان۔ بیٹیان
بہتیجیان۔ وغیرہ یعنی شریعت بموجب جنکو تمسی پردہ نہین۔ ایسی مستورات
پر تم بخوبی تنہا بیٹھکر بھی توجہ دی سکتی ہو۔ اور بعضون کو اگرچہ پردہ نہین
مگر تنہا علیحدہ لیکر بیٹھنا بھی درست نہین۔ جیسے جوان ہمشیرہ۔ یا ہمشیرزادی و

غیرہا دوسرا اگر وہ ایسا ہی جنکو پردہ کرنیکا حکم ہی مگر وہ خود پردہ نہین کرتین
بازارونمین پہرتے ہین - اور اکیلی دوکیلی ہر جگہہ چلی جاتی ہین - اُنکا بہی تنہا مکانمین
علیحدہ لیکر بیٹہنا درست نہین - اور اونکی شرم و حیا بہی اونکو مانع ہے - اور جو وہ بیٹہنے
کو راضی بہی ہون تو تمکو بٹہانا لایق نہین - کیونکہ کیا تمنی شیطان کو دور سمجہا ہی -
وہ تو تمہاری خون کی ساتہہ بدنمین پہرتا ہے **تیسرا** اگر وہ ایسا ہی جنکو پردہ ہے
اور وہ ایسی شرم و حیا والیان ہین جو مرجانا قبول کرتی ہین مگر اپنی دوپٹہ کا آنچل اوکہاٹنا
گوارا نہین کرتین - اِن تینون گروہ کا علاج تم کس طریق سے کروگی - ان تینون گروہ
کی علاج کی ترکیب مین تمکو سمجہاتا ہون - **اول** گروہ کی مستورات جو ضعیفہ
اور عمر رسیدہ ہین اور وہ تمسی شرماتی بہی نہین - اونکو تم جسطرح چاہو راضی کرکے
بٹہلا سکتی ہو - اور توجہہ دی سکتی ہو - مگر اول گروہ کی وہ مستورات جو جوان
اور شرم و حیا والیان ہین - اور دوسرے گروہ کی مستورات انکو تم علیحدہ مکانمین
بٹہلاؤ - مگر ایسا کام کرو کہ کسی اور عورت کو اپنی پاس بٹہلا لو - اور وہی عورت تمہاری روبرو
بیٹہا کری جبتک علاج کا خاتمہ ہو چکی - اور اوس عورت کو یہہ بہی کہدو کہ دل مین
اوسکی صحت کے دعا مانگتی رہے - بلکہ وہ عورت اوسکی رفیق اور دلسوز ہو دی جیسے
ماں بیٹی یا ہمشیرہ یا اور کوئی جسکو بیمار کا درد ہو - اور غمخوار ہو دی - اور بیمار کو ایسے

چادر اور کپڑا اوڑھا دیا کرو کہ اوسکا بدن کہیں سے ننگا نہووی - چہرہ اور ہاتھہ پانون
کی سوا سب کچھہ ڈہکا رہے - اور اوسکی دونون پانون کی بیچ تکیہ پر نہ بیٹھو - اور نہ وہ
پانون لمبی کری - اوسکو اپنی سامنی چار زانو یا دوزانو بٹھالو - اور آپ اوسکی سامنے
پیڑہی پر بیٹھہ جاو - یا گاؤ تکیہ پر بلند ہو کر بیٹھہ جاؤ - اول اوسکی انگوٹھی پکڑو جسطرح بتلا
چکا ہون - بعدہ بیماری کے جگہہ پر چار اونگل کے فاصلہ سی اپنی پانچون یا دسون
اونگلیون کی سرونسی اشارہ کرو - یا چکر دیتی رہو - بعدہ پیشانی سی اوسکے دونون
گہٹنون تک پاس کرو - جب ان پاسونسی فرصت پاؤ تو اوسکو اشارہ سی کہو کہ دونون
گہٹنی کہڑی کرلے - پہر تم اوسکے گہٹنونسی دونون پانون کی اونگلیو تک پاس کرو -
پہر پچہی شکر فرحت بخش پاس کرو - اور دور سے دم کرو - اور دعا کر کر علیحدہ ہو جاؤ - اور جو وہ
سو جاوی - اور بیخبر ہووی - اور گہٹنی نہ کہڑی کری - تو تم ناف سے زانو تک پاس کرتے
رہو اگر جگانا منظور ہو - اسطرح سر کا نور زانو کی طرف آویگا - اور سر خالی ہوگا - اور
خواب کا غلبہ جاتا رہیگا - اور جو جگانی کے ضرورت نہو یا وہ تہوڑی دیر بعد خود جاگ جانا
کری - اور بعد خاتمہ کے اوسکو پہر سونیکی طرف رغبت ہو تو آرام سی سونی دو - اور اوسکے
سونی مین مزاحم نہو - مگر اوسکے پاس ہی بیٹھے رہو جبتک کہ وہ بخوبی جاگ نہ جاوے
اگر مریض علاج مین طوالت چاہی - اور آرام پاوی تو علاج دیر تک کرو - اور جو گہبرا وے

اور جلدی کری تو تھوڑی دیر توجہ دو - اگر مستغرق ہو جاوی - اور سوالون کا جواب
دیوی تو طرح طرح کی سوالون سے اوسکا خیال پراگندہ نکرو - اور بیماری کی طرف مشغول
رہنی دو - اور بہت سی سوالون سی اوسکو ماندہ بھی نکرو - اور مت ہکاؤ - جس بات مین
اوسکو آرام ہو - اور جس چیز کی طرف رغبت دیکھو وہی کام کرو - غرض ہر طرح اوسکا آرام
مد نظر رکھو - اور اگر اوس علاج سے بہت بیچین ہوتا ہو - یا درد یا نیے شدت سی ہو اور
وہ جھیل نسکے - تو علاج سو توقف کرو - باقی رہا تیسرا گروہ اگر چھوٹی ہو تو کہو تم میری
بیٹی ہو - اور جو بڑی ہو تو ماں بنالو - اور سمجھا دو کہ جان کے حفاظت واسطہ مستورات
اطبا کو اپنا بدن برہنہ کر کر ناف کے پھوڑی دکھلاتی ہین - اور پیٹ کی بیماریون مین
لیٹ کر اپنا پیٹ نشان دیتی ہین - اور طبیب ہاتھ سی دبا کر دیکھتی ہین - چھاتیون
کی پھوڑون کی مرہم پٹی جراحون سی کرواتی ہین - چہرہ پر پھوڑا ہو تو چیرہ دلواتے
ہین - جان کی بچاؤ واسطہ یہہ سب باتین منع نہین - اچھی اچھی اشراف - جوان
حیا والی عورتین ایسی ایسی علاج کرواتی ہین - لاچاری واسطہ یہہ سب کچھہ جائز
ہی - اور مین نہ تو تمہاری بدن کو ہات لگاؤنگا - نہ کہین سی ننگا کراونگا صرف
تمہاری انگوٹھی پکڑونگا - اور تمہاری چہرہ کی طرف نظر رکھونگا کیونکہ اس علاج کا
یہی دستور مقرر کیا ہوا ہی - اگر منظور کرلے تو علاج کرو - اور جو نہ منظور کری تو کہہ دو

کہ بھاری کپڑا اوڑھکر لیٹ رہی - اور سونہہ اوپر سارا بدن چھپا لیوی اوسوقت تم گھری ہوکر سری پانوٗن تک پاس کرو - اور اخیر مین گھٹنون سی پانوٗن تک - اگر یہہ بات بھی نہ منظور کری تو ایسی عورت کا علاج نکرو - اور دوا کھلانی پلانی کے صلاح دو - اور طبیب سے علاج کرانی کی رہنمائی کرو - ایسی پردہ نشین عورتونکا پردہ کی وجہی سے بغیر رابطہ قایم کیسی اور بغیر دیکھی علاج کرنا بڑی کامل عملون کا کام ہی - نہ تمہارا - نہ میرا -

ہدایت ۱۸

سخت بیمارون کا علاج جو کروٹ تک بھی نہین لی سکتی -

اون مریضون کا علاج جنسی نہ تو چارپائی سی اوٹھا جاتا ہے - نہ بیٹھا جاتا ہے نہ سبب بیچینی کے تمہاری طرف دیکھہ سکتی ہین - نہ بڑی دیر تک انگوٹھی پکڑ دینیکی طاقت رکھتی ہین کیونکر کرنا چاہیئے - ایسی مریض کو جس صورت مین وہ آرام سے رہی لیٹی رہنی دو - اگر بیٹھہ سکے تو جسطرح بیٹھی بٹھالو - یا چارپائی پر تکیہ لگاکر بٹھادو یا کروٹ سی یا چت جسمین وہ راضی ہو لیٹا رہنی دو - بڑی دیر انگوٹھی نہ پکڑ وا دے تو ایک دو منٹ ہی پکڑلو - یا دونو ہاتہہ پکڑو - وہ دیکھی نہ دیکھی تم اوسکی چہرہ کی طرف دیکھتی رہو - اور رابطہ قایم کرو - تم اوسکی پاس کروٹ مین پلنگ پر - یا نیچی بیٹھہ جاوٗ - بعد رابطہ قایم ہونیکی مرض کی جگہہ پر نور بہرو - اور جمعہ کرو -

بعدہ اوسکے پائنیتی پر بیٹھہ جاوٴ - یا کروٹ مین - یا پائنیتی پر ٹنک پر یا نیچی جہان سوقع دیکھو کہڑی ہو جاوٴ - یا بیٹھہ جاوٴ - اور پاس کرو - اور اوسکو کسی طرح سے بے آرام نکرو جب اوسکو تخفیف ہوگی - اور تہوڑی بہت طاقت آجاویگی تو سب طرح تمہارے ترکیب کے پورا کرنیکو منظور کرتا جاویگا - اور جب تمہاری اور اوسکی امید بڑہیگی تو سب کام آسان ہوتا جاویگا - اوسوقت رفتہ رفتہ تم اپنی سب ترکیبون کو پورا کر لینا - ایسی مریض کو دوائی - ٹہنڈائی کہانی سے بھی منع نکرنا - اور ایسی مریض کے تم اچھی طرح خبرگیری کرو - توجہہ بھی دو - اور دم کیا ہوا پانی بھی پلاوٴ - اور کورتہ - چادر رومال وغیرہ بھی دم کر کر استعمال کراتی رہو - بلکہ اوسکے غذا کو جو رقیق ہو - اور اوسکے ٹہنڈائی کو بھی دم کر دیا کرو - اب اگلی ارشادون مین تمکو ان سب اشیا کی دم کرنیکی ترکیب سکہلاوٴنگا - ✤

ہدایت ۱۹

- توجہہ کُل بیماریون کا علاج ہے -

یاد رکہو کہ کوئی بیمارے ایسی نہین جسمین توجہہ کار آمد نہو - یعنی بخوف طوالت ہر ایک بیماری کا نام نہین لکہا - سوای موت کی کل بیماریون مین معالج شفا بخش سکہتا ہے - جذام کی بیماری مین یہہ علاج بڑا سریع الاثر ہے - مگر مشکل یہہ ہی کہ یہہ

ہدایت ۱۹

بیماری دوسرے کو جلد چمٹ جاتی ہے - اور معالج اس سے نفرت کہاتا ہی - اور نفرت
شرایط علاج کی برخلاف ہے اگر کسی کا ہاتہہ یا پانون روز پیدایش سی خشک ہو اور
تم اوسکا علاج کیا چاہو تو کر سکتی ہو - مگر مشکل یہہ ہے کہ توجہہ دوران خون تیز
کرتی ہے - اور روح حیوانی کو قوت بخشتی ہے - ایسا عضو کہ دوران خون سرعت
اور تیزی سی جاری ہووی - اور اوسکا مجرا تنگ اور باریک ہووی - اور
اوسکی کشمکش سی کسی نئی قسم کا درد پیدا ہو جاوی - اور پہیلانہ جاوی - تو پہر
مشکل پڑی - ایسی مادرزاد بیماری مین اسکا تجربہ ہو چکا ہی - اور عارضی اور ہر
مین جو درمیان مین پیدا ہو جاوی - اوسمین اسکو بہت مفید اور مجرب پایا ہے

ارشاد پانچوان

ارشاد پانچوان

پانی - دودہ - شوربا - ٹہنڈائی - رومال - کورتہ - ڈوبتہ - تیل - گہی وغیرہ پر دم کرنیکا بیان - اور گنڈہ بنانا -

جب تمنی کسی سخت بیماری واسطہ سلب مرض کرنیکو توجہہ شروع کردی ہی
تو تمکو مناسب بلکہ واجب ہے کہ کمال درد اور دلسوزی سی اوسکا اچھی طرح خیال
رکہو - اور بہر صورت خبرگیران رہو - گویا اوس بیماری مین تم خود مبتلا ہو - جب
ایسا سمجھو گے تو بیشک تم اوسکا درد کرو گی اور غمخوار ہو گی - اور خبرگیران رہو گے

اب تمکو یہہ کرنا چاہی کہ اول ہے دن یا دو تین توجہہ کی بعد دم کیا ہوا پانی بھی اوسکو

پلاتی رہو - جسقدر پانی یا عرق وہ پی اور تمام ... اسکہ کافی ہو اوسیقدر پانی

ہر روز ایک دفعہ دم کر کر دیا کرو اور کہدو کہ اس پانی کے سوا اور پانی نہ پیو - بلکہ

ٹھنڈائی مین بھی یہی پانی ڈالی - کم و بیش غذا مین بھی ڈالدیا کریں - اور اگر ہوسکے

تو ٹھنڈائی - شوربا - دودہ وغیرہ بھی دم کر دیا کرو تاکہ پیتا رہے - اور رومال - کپڑا اپنے

پہاہا - بھی دم کردیا کرو - تاکہ درد کی جگہہ اور زخم پر لپیٹی اور باندہے - اگرچہ خالی توجہہ

ہی مرض کے دور کرنیکو کافی ہوگی مگر یہہ سب چیزین - یا بعض انمین سے اگر ہمراہ ہونگے

تو زیادہ تر نفع ہوگا - اور مریض جلد شفا پاویگا - اور بیماری کی سختی سے امن مین

رہیگا - دل پر خوشی رہیگی - آرام سے سوویگا - مینی اس پانیکا تجربہ بخوبی بہت جگہہ

کرلیا ہے - اور اچھی طرح آزمالیا ہے - ہر روز صبحکو پانکسی او ر وقت ایک مٹکا پانی کا

ایک دفعہ پندرہ بیس منٹ بیٹھہ کر دم کر لیا کرتا ہون - اور تمام دن مریضون کو

دیا کرتا ہون کسیکو آبخورہ - کسیکو ایک لوٹہ - کسیکو جھجر - اسیطرح لوگ تمام دن

لیجایا کرتے ہین - اور صحت پاتی ہین - بعض دن بچ رہتا ہے - بعض دن دوبارہ

دم کرنا پڑتا ہے - اور یہہ پانی ثواب واسطے مینی عام کر رکھا ہی - جسکا دل چاہی آکر لیجاوے

جسکو توجہہ دیا ہو اسکو بھی اور اوسی پانی سے پلاتا ہون - اور جسکو توجہہ نہین دیتا

اوسکو بھی دیتا ہون - مجکو بخوبی معلوم ہو چکا ہی کہ بعض بعض سخت مرض اس سے
جاتی رہے ہین - یا مرض مین نہایت تخفیف ہوئی ہے - اور ایسا تو کبہی نہین سُنا
کہ اس پانی نے کسیکو ضرر دیا ہی - مین گھر مین موجود ہوؤن یا نہوؤن مریضون کے
آدمی آکر میری گھر سے لیجاتے ہین - بلکہ لوگون کو اِس پانی پر ایسا عقیدہ ہی کہ بیان
نہین - صدہا آدمی بڑی اعتقاد سے مریضونکو پلاتی ہین - فی الحقیقت یہہ پانی
بہت ہی نفع بخشتا ہی - بعض لوگ یہہ اعتراض کرینگے - کہ خلقت کی یہہ چال ہی
ایک شخص کو ایک کام کرتے دیکھا آپ بھی وہی کرنے لگی - ایسی باتین قابل اعتبار نہین
سوسچ ہی بیشک ایسا ہوتا ہی مگر ہر جگہہ یہہ مثال راست نہین آتے - بلکہ بہت باتین اس
پانیمین ایسی آزمائی گئی ہین کہ خواہ مخواہ اونکی دیکہنی سے انسان معتقد ہوجاتا ہی اول تو
اس پانیکے پینی سے مریض کو سرور پہونچتا ہی - اور اوسکو آرام سا آتا ہی - اور بخوبی
آرام سے سو جاتا ہے - اگرچہ ہر ایک پر تو ایسی اثر نہین ہوتی مگر اکثر پر ہوتا ہے
دوسرے جب بعض مریض کو یہہ پانی دیا جاتا ہی تو وہ اِسکا مزہ علیحدہ معلوم کرتا ہی کہ دم کیا
ہوا پانی - اور بغیر دم کیا ہوا جُکہتی ہے بتلا دیتا ہی - اور پہچان جاتا ہے اور بعض مریض
اس پانیکو پیکر اپنی اندر ایک حرارت معلوم کرتا ہے یہانتک کہ اوسکو عرق آجاتا ہی
اور بعض مریض اگر غنودہ ونائی سے سوچی تو اس پانیکے پینی کے تھوڑی دیر بعد اوسکو

معلوم ہوتا ہی کہ یہہ پانی معدہ سی لو سے بیماری کے جگہہ کیطرف جاتا ہی - اور بیماری کو ہٹا دیتا
ہی - یا تو تہوڑی سی تکلیف دیکر تسکین بخشتا ہی - یا فوراً آرام اور چین دیتا ہی - اگر
مریض کے پانوون سرد ہوون اور یہہ پانی کسی برتن یا بوتل - یا صراحی مین بہر کر دونون پانوون
کے درمیان رکہا جاوی تو پانوون کو گرم کرتا ہے - پریشان خوابی اور بدخوابی کو فایدہ
بخشتا ہی - یہہ پانی دست لاتا ہی - سودا ان خون کو جاری کرتا ہی - قی لاتا ہی معدہ
کو قوت دیتا ہی - ہاضمہ درست کرتا ہی - اس سے عرق آجاتا ہی - اور ہر چیز کو جو شفا
کی بحالی کر نیمین مزاحم ہو - روکتا ہی - بشرطیکہ کامل رجوع اور یکخیالی اور جمعیت دل اور
پوری یقین سے دم کیا جاوی - اور جو یہہ بات میسر نہین تو کوئی فائدہ بھی متصور نہین
غرض تم سچ جانو کہ یہہ پانی مریض کو بیشک کم و بیش سود مند پڑتا ہی - درد کی جگہہ
اسکو ملنا چاہیئے - سر درد ہو تو سنگہانا چاہیئے - پیٹ مین درد ہو تو بوتل مین بہر کر
پیٹ پر پہیرنا چاہیئے - آنکہو نمین سلائی سے لگانا چاہیئے - گنجی کا سر دہلانا چاہیئے - بواسیر والی
کو طہارت کرانا چاہیئے - پیشاب بند ہو تو ناف پر بہانا چاہیئے - گرمی دانے ہون تو
نہلانا چاہیئے - اور یہہ پانی متبرک ہے اسکا ادب رکہنا چاہیئے - اور گندی جگہہ - اور پانوون
کے نیچے - اور پاخانہ مین نہ گرانا چاہیئے - شاید تم یہہ اعتراض کرو کہ تم ابہی لکہہ چکی ہو
کہ بواسیر والی کو اس سے طہارت کرانا چاہی - اور پہر لکہتے ہو کہ اسکا ادب رکہنا چاہیئے

اور گندی جگہہ نہ بہانا چاہیئے۔ سو معلوم کرلو کہ انسان کی جان بڑی دولت اور امانت ہے خدا کی
ہی اُسکی حفاظت کے واسطہ بعض اوقات حرام بھی مُباح ہو جاتا ہی۔ بیماری کے دفع کرنی کے واسطہ
اِسکا استعمال طہارت کی جگہہ منع نہیں پاک جگہہ بیٹھو اور اُس پانی سے طہارت کرلو اور
دوپٹہ لین کہو۔ بی سبب قدری اور بی ادبی سی اِسکو زمین پر گرانی سے بہت حفاظت
کرو۔ ایسا نہو کہ پانوں کی تلی یہہ پانی بہا بہا پھری۔ بلکہ اپنی اختیار سے اِسکا ایک قطرے
زمین پر نہ گرنی دو بیت بس ست اہل ادب را ہمین سخن صائب ✦ کہ پارہ ہای
قلم نہیہ پای نگذار و ✦ روٹی کا ادب اِسلئی کرتی ہو کہ زندگی کا سبب ہے یہہ پانی
بھی تمہاری صحت اور تندرستی کا موجب ہے۔ یہہ تو تمکو معلوم ہی کہ دم کیئی ہوی پانیکا
تمام جہان کو اعتقاد ہی۔ بلکہ ہندو اور اہل اسلام اور سکھہ وغیرہ اپنی اپنی بچوں کو نمازیون
کی وقت ہر ہر شہر و دیار مین مسجدوں کی دروازی پر گود مین لے آتی ہین۔ اور بعضے
برتن مین پانی بھر لاتی ہین۔ اور نمازیوں سی بعد انفراغ نماز پانی اور بچوں کو دم کروا
لیجاتی ہین۔ درحقیقت اِس پانی میں کچھہ اثر ضرور ایسا ہی کہ جسپر صدہا برس سے لوگ
عمل درآمد کرتی رہین ہین۔ ہاں یہہ بات جدا ہی کہ اسکی حقیقت کو لوگ گم کر بیٹھے۔
اور اب صرف ایک تقلید۔ اور یہہ چال باقی رہ گئی ہے۔ مگر حقیقت مین اگلی بزرگوں کو
ہرگز اِسکی سمجھہ بوجھہ واقفیت ہوگی۔ اور وہ اسکی نفع و نقصان کو پہچانتی ہونگے۔

اور اتبک بھی خاص خاص لوگون کے سینہ بسینہ اسکا راز چلا آیا ہی - البتہ عام لوگ اس سے ضرور ناواقف ہین - اور بہیڑ چال چل رہی ہین - اور ایسا بھی ضرور ہے کہ بسبب نا اہلی اور بیوقائی طلاب کے بزرگ اسکے راز کو تا دم مرگ اپنی سینہ مین قبر مین لیگئی - اور لوگ اسکی حقیقت سے محروم رہ گئی - شاید بلکہ غالب امید ہی کہ حضرت شیخ احمد امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے طرح کسی نہ کسی زمانہ مین کوئی خدا پرست امام وقت ایسا پیدا ہو کہ ان باتون کو از سر نو پہر بخوبی زندہ کردے - اور خدا تعالی ایسا ہی کرے کہ ہم لوگ دریائی ضلالت سے کنارہ ہدایت پر آجاوین - اور صراط المستقیم کو پہچانین - پنجہ تقلید سے چہوٹین اور علم لدنی کی مزے لوٹین *

ہدایت ۲۰
دم کرنیکے ترکیب

اب مین تمکو دم کرنیکی ترکیب بتلاتا ہون - اگر تمکو تہوڑا سا پانی ایک کٹورہ - یا ایک آبخورہ دم کرنا ہو تو اوس کٹورہ کو پانی سے بہرو - اور اپنی بائین ہات کی ہتیلی پر دہرو - اور بائین ہاتہہ کی پانچون انگلیون سی پکڑو - اور مونہہ کے نزدیک کرکے اوسپر لگاتار دم کرتے رہو - کمتر عرصہ ایک منٹ تک دم کئی جاؤ - اور اپنا خیال اوسی پانی مین لگائی رکہو - اور سمجھو کہ یہہ میرا دم شفا ہی - اور پہونکنی سی اس پانی کے اندر

بہہ جاتا ہی- اور کوئی خیال نہ آنے دو- ایک منٹ سی زیادہ ہو تو بہتر ہے- دو تین چار منٹ تک متوجہ رہو- یا کٹورہ کو اوسیطرف بائیں ہات مین پکڑو- اور اپنی داہنے ہات کی اونگلیان اوسکے سطح پر کہڑے رکہو- یا اونگلیون کو پانی پر چارون طرف چکر دیتی رہو- اور وہی پہلا خیال جماؤ کہ میری اونگلیون کی سرونسے وہ نور انسانی جو عین شفا ہی اس پانیمین بہہ جاتا ہے- اور ٹکٹکی باندہ کر اوس پانیکے طرف دیکھتی رہو تاکہ آنکہون کی راہ سی بہی نور اوسمین داخل ہوتا جاوی- یا صرف اپنے داہنی ہات کی انگوٹھی کو پانیکے سطح پر نزدیک نزدیک چکر دیتی رہو- مگر ان سب صورتومنیں اونگلیون اور انگوٹہی کو پانی مین مت ڈبوو- نہ بہت دور رکھو صرف اوہی اینچہی کا فاصلہ ہو- مگر کامل بے خیالی- اور عین توجہ خاطر سے اس کام کو دل لگاکر کرو- پہر وہ پانی مریض کو ایکدفعہ یا دو تین دفعہ پلواؤ- اور اگر تمکو ایک لوٹا- یا ایک بڑے ہی پانی کے دم کرنا ہو تو اوسکو سامنی رکہو- یا دونون ہاتہونکے دسون اونگلیان اوسکے سطح پر کہڑے رکہو- اور نشانہ کرو- یا بایان ہاتہ لوٹہ کے گرد مین لوٹہ سے لگاکر رکہو- اور داہنے ہاتہ کے اونگلیونکو جہکاکر کہڑی رکہو- یا چکر دو- یا دونون ہاتہون کی اونگلیون- اور ہتھیلیون سی اوسکی سونہہ کیطرف سے پاس شروع کرو- اور پیندی تک لیجاؤ- اور پہر ہاتہون کی پشت کو بدہنی کے طرف کرکر

اوپر ہاتہ لاؤ - اور پھر اوسی پہلے طرح نیچی لیجاؤ - اور مکرر بہ تکرار کمتر درجہ تین منٹ اور زیادہ

چھ سات دس منٹ تک پاس کرتے رہو - اور سارا دن مینھ واسطہ مریض کو دو - اور اگر

تمنی ایک بڑا گھڑا پانی یا جسمین تب مشک پانی سماوی دم کرنا منظور ہو تو جسطرح لوٹے پر

دم کرنا بتلایا ہی اوسیطرح اوسپر بھی کرو مگر کمتر عرصہ پندرہ منٹ - اور زیادہ آدہ گھنٹہ

یا چالیس منٹ تک دم کرو - اور بہت مریضون کو تمام دن بقدر حاجت دیتے رہو - دوسرے

دن جو پانی گھڑی مین بچ رہے اوسمین اور پانی لبالب بھر کر پھر دم کر رکھو اور ہر روز بقدر

حاجت ایک گھڑا بڑا یا چھوٹا عام اور خاص مریضون واسطہ بہ نیت ثواب تیار کر کر

تقسیم کرتی رہا کرو - غرض جتنا بہت پانی ہو اوتنی ہی دیر زیادہ دم کرنا چاہیئے اور

جو شاید سارا پانی دم کیا ہوا بچ رہے تو دوسرے دن پھر اوسی بچے پانی پر تازہ دم کرنا چاہیئے

اگر کسی شخص کے سر مین - یا بدن مین کہیں درد ہو - یا پھوڑا پھنسی ہو - یا آنکھین دکہتی

ہون - یا پیٹ مین درد ہو تو رومال - یا کورنہ - یا پٹی - یا پہاہا - یا چادر کو اپنی سامنے

اوٹھا کر لمبا تکیہ کے طرح زمین پر رکھدو اور اوپر سے نیچے تک دونون ہاتھون سے

پاس کرتی رہو - جیسا بڑا کپڑا ہو ویسی ہی زیادہ دیر تک دم کرو - اگر چھوٹا ہو مثل

کلاہ یا پٹی یا پہاہا کے تو اوسکو مونہہ سے دم کرو - یا دونون ہاتھون مین یا ایک ہاتھ

مین پکڑے رہو - پھر اوس کپڑے کو درد کی جگہہ پر لپیٹنے یا باندھنے یا رکھنے کا حکم

کرو۔ تیسرے چوتھی پانچوین دن اوسکو دور کراؤ۔ اور اوسکی جگہہ دوسرا کپڑا دم کر کر
بند ہواؤ۔ اور پہلی کو پہنچ لو اوٹھا لو۔ اور یاد رکھو کہ یہہ نور انسانی ارادہ اور نیت کی تابع
ہی اسلیئے بغیر ارادے پراگندہ خیالی مین تاثیر نہین کرتا۔ اسیطرح اگر کٹورہ مین پانی
بہر کر یہہ نیت کروگے کہ یہہ نور پانی مین جاوی تو پانی مین جاویگا۔ اور کٹورہ مین کچہہ
اثر نہوگا۔ اور اگر کٹورہ مین پانی بہر کر یہہ نیت کروگے کہ یہہ نور کٹورہ مین بہرے
تو کٹورہ بہریگا۔ اور پانی مین چندان اثر نہوگا۔ اسیطرح تیل شوربے۔ ٹہنڈای
شیر۔ شربت وغیرہ سب چیزون پر تم دم کر سکتی ہو اور مریضون کو دی سکتی ہو۔ بعضی لوگون کو بسبب نزلہ
کے شیر موافق نہین پڑتا۔ اور بعضی بلغمی مزاج والون کو لسّی چاچہہ نقصان دیتے
ہین۔ اگر تم شیر۔ یا چاچہہ پر دم کر کر پلایا کرو تو کبہی نقصان نہوگا۔ بلکہ مفید پڑیگا
اسیطرح اور بہت چیزون پر تم دم کر سکتے ہو۔ بعضی لوگون کے گائی بہینس
بکری۔ وغیرہ۔ دودہ دینے سی رک جاتی ہے تو تم دم کئی ہوئی پانی مین آٹا گوندہ کر ایک
پیڑا صبح اور شام کہلایا کرو۔ تو دودہ اچہا دیگی۔ یا پنیری پر دم کر دیا کرو۔ اگر کسی کی
سر مین درد ہو تو دم کیا ہوا پانی ایک شیشی مین بہر کر سونگہنی کو دو آرام ہوگا
اگر مختون بچی کو۔ یا زخم پہوڑا پہنسے والی کو۔ یا چیچک جسکو نکلے۔ پرچہاوین اور
چہل کا ڈر ہو تو تم سوت کا گنڈہ بناؤ۔ اور ہر ہر گرہ پر [illegible] دم کرو۔

اور وہ گندہ بند ہوا دو۔ تو پر چہاوین۔ اور چہل سے محفوظ رہیگا۔ اور جس چیز کو تم
سونگھ سے دم کرو اگر کوئی آیت قرانی یا اللہ کا نام جو اوس بیماری واسطے مناسب اور شفا
بخشنی والا ہو پڑہتے بھی جاؤ اور دم کی ساتھ شامل کرو تو اولی ہے۔ جیسے قبض واسطے
یا باسط۔ اور نظر بد اور سحر کے واسطہ معوذتین اور آسیب زدہ کی واسطہ سورہ جن۔ اور
شفا واسطہ چہہ آیتین شفا کی یا سورہ فاتحہ وغیرہ۔ مگر اتنا خیال کرلو کہ جس شئے پر اللہ کا نام
شامل کیا کرو اوسکا ادب بہت نگاہ رکھا کرو۔ بلکہ ایسا پانی گندی جگہہ بالکل نہ گرے
نہ اوس سے طہارت کیجاوی نہ پاؤن تلے آنی دو۔ اور ایسی پانی کو بہت احتیاط
اور ادب سی رکہو۔ اور اوسکے بی ادبی اور بی احتیاطی سی بہت ڈرو۔ اور یہہ بہی
خیال رکہو کہ جس مرض کا جو بزرگ سلب مرض کرتا ہی۔ اور توجہ دیتا ہی وہی بزرگ
پانی وغیرہ اشیا پر دم کر کر دیوی۔ ایسا نہو کہ ایک سی سلب مرض کرا دی۔ اور دوسرے
سی پانی دم کروا کر پیئے۔ یہہ بات بجائی فایدہ نقصان دیگی اور یہہ بھی نہ کیا جاوے
کہ ایک شئی پر کئی آدمیون سی دم کروا کر مریض کو استعمال کرایا جاوی۔ یا ایک مریض
کو کئی آدمیون کے توجہہ مین بٹھلایا جاوی۔ اور خلوت اور تنہائی مین سب سے چھپا کر
یہہ کام کیا جاوے۔ اور نہ کسیکے سامنی توجہ اور دم کرنیکا شرح ذکر مذکور کیا جاوی۔
اسیلئے مین ناپسند کرتا ہون اس بات کو یہہ جو لوگ آجکل پانیکا لوٹا لیکر مسجد کے

دروازہ پر جا کھڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر ایک سے دم کرواتی ہیں۔ بالکون کو گود میں
لیجاتی ہیں اور ہر نمازی سے دم ڈلواتی ہیں یہہ رسم اچھی نہیں۔ اور اسمیں سوائی نقصان
کی کچھہ نفع بھی نہیں۔ بہتر یہہ ہے کہ جس شخص کو بزرگ یا صالح خدا پرست سمجھیں
اوسی سے ہر روز دم کروایا کریں۔ اور سوا اوسکے اور کسی سے دم نہ ڈلواویں۔ نہ اور کا
دم کیا ہوا پانی پلواویں **سوال** اگر شاید تم پوچھو کہ دم کیئی ہوئی پانی مین
کتنی عرصہ تک اثر قائم رہتا ہے۔ اور بالکل بے اثر کتنی عرصہ بعد ہو جایا کرتا ہی اسکی بابت
گو میں اچھی طرح تحقیق کے ساتھہ بیان نہیں کر سکتا ہوں مگر ایک دن حضرت علی قدس سرہ
عین خلوت مین فرماتی تھی **جواب** احتمالا اور قیاسا معلوم ہوتا ہی کہ دم کیا ہوا
پانی گرم اور جوشان پانی کے ساتھہ تشبیہ دیا جا سکتا ہی۔ اگر پانی تھوڑا ہوگا تو تھوڑی
دیر مین پرتاثیر ہو جاویگا۔ اگر بہت ہوگا دیر مین جا کر بھریگا۔ اسیطرح تھوڑے
پانی مین تاثیر تھوڑے عرصہ تک رہیگی۔ اور بہت پانی مین عرصہ دراز تک ٹھہریگی۔
جیسا تھوڑا پانی تھوڑے دیر مین گرم ہو جاویگا۔ اور بہت پانی گرم ہونیکو بہت عرصہ
لگیگا۔ لیکن گرم پانیکے سرد ہونیکی رفتار دم کیئی ہوی پانی کے خالی ہونیکی رفتار سے
اونچا ہی بلکہ ایک حد مقدار تک تخمینا دہ درجہ کم ہوگی یعنی جس وزن اور مقدار کا
گرم پانی ایک گھنٹہ مین سرد ہوگا۔ اوسی وزن اور مقدار کا دم کیا ہوا پانی ۴۸ گھنٹہ

بعد خالی ہوگا۔ اسی بیان کے بموجب ہر شخص اپنا اپنا قیاس دوڑا سکتا ہی اور ہر ایک مقدار
اور انداز کی دم کئی ہوئی پانی کو فہم کے قریب لا سکتا ہی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مگر ہر روز پانی
تازہ دم کرنا اچھا ہی۔ اگرچہ دم کیا ہوا پانی بچ رہے مگر دوسرے دن پھر اوسیکو دم کرنا
اعلی اور اولی ہے۔ یا لاچاری کو ایک دن کا دم کیا ہوا پانی دو تین چار دن پلایا جاوے

ہدایت ۲۱

بغیر توجہ دینے کے پانی کا اثر نہیں ہوتا

بعض جگہہ ایسا بھی آزمایا گیا ہے کہ جبتک دو چار دفعہ کسی مریض کو توجہ نہ دیجئے جبتک
یہہ پانی اوسپر بخوبی اپنا اثر نہیں کرتا بلکہ بالکل نفع نہیں دیتا۔ مگر مین تو ہر ایک کو
یہہ پانی دیدیا جاتا ہون اور دیکھتا ہون تو اکثر لوگون کو فایدہ ہی پہونچتا ہی۔ مگر بعض
کو فائدہ نہیں بھی کرتا۔ لیکن یہہ تو بخوبی آزمایا گیا ہی کہ جسکو توجہہ بھی دیگر اوسکو
پانی بھی پلایئے تو بخوبی نفع بخشتا ہی۔ اور مین یقیناً کہتا ہون کہ خطا نہیں جاتا
مگر شاذ و نادر۔ یا وہان جسکے اجل سر پر آگئی ہے۔ وہان تو کچھہ بھی فایدہ نہیں پہونچتا
اور جسجگہہ یہہ پانی اور توجہہ بالکل فائدہ نکری تو یہہ سبب ہے کہ یا تو وقت نزدیک
آگیا ہی۔ یا بیماری کی کوئی خصوصیت ہے۔ یا معالج اور مریض کی طبیعت مین
تناسب اور رابطہ قایم نہین ہوتا۔ یا شیخ کی توجہہ ضعیف ہے اور بیمار کی طبیعت

زبردست اور کمزوری سی توجہ کیا جاتا ہی - یا اِس کام سی واقفیت بالکل نہین
یا کم رکھتا ہی اور واسطے سی دل لگا کر توجہ نہین دیتا - یا کچھ اور سبب ہوتا ہی - اور
علاج اچھی طرح نہین کیا جاتا - لیکن ایسا معاملہ کم بلکہ شاذ و نادر ظہور مین آتا ہی - اگر کسی
سبب سے چند توجہ پیکر توجہ دینا موقوف ہو جاوی - تو یہ پانی بھی بجائی توجہ کام
دیگا - سو جلدی یا دیر مین بیماری کو دفع کردیگا - اور جب بیمار تندرست ہو جاوے
اور توجہ کا دینا موقوف کیا جاوی تو مناسب ہے کہ دو تین ہفتہ مین یا کم و بیش موافق
زیادتی و کمی بیماری کی اس پانی کا پلانا چھوڑا جاوی - تاکہ بیماری عود نہ کر آوی -
اور اس بات کی پھر تاکید کرتا ہون کہ سوائے اوسی بزرگ کے جو ہمیشہ توجہ دیتا ہے
اور کسی شخص کا دم کیا ہوا پانی بالکل نہ پلایا جاوی - نہ ایک بیماری مین دو تین شخصون
کی توجہ مین بٹھایا جاوی - کیونکہ کئی اشخاص کا نور ایک ہی سی صفت نہین رکھتا -
بلکہ بعض کا نور بعض کے ضد ہوتا ہے - اور نہ وہ ایک سے طور سی توجہ دیتی ہین تو
ہمکو مناسب ہے کہ اونکی تاثیر مین خلط ملط نکرین **سوال** اس جگہہ تم شاید یہہ بات
دریافت کرو کہ تم کئی آدمیون کے توجہ مین بٹھانا - اور پانی پر کئی آدمیون سی دم
کروانا - اور جب بیماری جگہہ سی ہل جاوے - اور درجہ تبدیل پیدا ہووے تو علاج کا چھوڑنا
اور موقوف کرنا منع کرتی ہو اگر شاید ایسی صورت مین مریض بیمار ہو جاوی - یا لوگ

یا اوسکو سفر در پیش آوے - یا کوئی اور سبب ناتمام ٹہرے تو اوسوقت ہم کیا کرین جواب
اسکا جواب یہ ہی کہ معالج اپنی بدلی دوسرا معالج تلاش کرے - اور اوسکو اجازت دے
اور اپنا نائب بناوے - اور مریض کو اوسکی ساتہہ ہم رابطہ کردے - یا سونپ دے
اور کہدے کہ اب تم اسی اسی ترکیب سے اسکا علاج کیا کرو - اور وہ نائب بھی یہی
سمجھے کہ مین اوسی کی جگہہ علاج کرتا ہون - اور جس ترکیب سے پہلا مرشد توجہ دیتا
تہا بعینہ اوسی ترکیب سے توجہ دیا کرے - کم و بیش نکرے - اور اپنی تئین صرف واسطہ
اور وسیلہ سمجھے

ہدایت ۲۲

توجہ دینے والے صالح اور پرہیزگار ہووے -

اور یہ بات بھی تمکو جتلانا ضرور ہے کہ توجہ دینے والا اور دم کرنیوالا شخص اگرچہ کسی مذہب کا ہووے
مگر صالح اور پرہیزگار اور خدا پرست ہووے - اور شفا بخشنے کی نیت اور دلسوزی اور ترحم اوسکی دل مین موجود
ہو - حدیث مین آیا ہی کہ مومن کا چہونا شفا ہے - اور کافر کا چہونا وبا - اس سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ
پارسا اور صالح شخص کا نور بسبب خدا پرستی کے مطلق شفا ہی - اور کافر اور فاسق فاجر کا نور اگرچہ
اصل شفا تہا مگر بسبب شامت اعمال اور گناہون کے گندگی سے ایسا گدلا اور گندہ ہوگیا کہ دوا بن گیا -
اور دوا کا قاعدہ ہی کہ فایدہ بھی کرتی ہے اور نقصان بھی پہونچاتی ہے - سو تمکو واجبات سے
ہی کہ اگر تم سلب مرض کا شوق رکہتے ہو تو نہایت پرہیزگاری اور شریعت کی تابعداری اختیار

کرو۔ اور اپنی ظاہر باطن کو لوث عصیان سے پاک و صاف رکھو۔ اور عاقبت کا ڈر۔ اور
ترحم۔ اور دلسوزی اور مصیبت زدہ کو مصیبت سی چہڑانی کے نیت اپنا ضمیر کر لو۔ اور
اِن باتون کو دل بہلانے اور حیران کرنے اور تعجبات دکھانی۔ اور روپیہ کمانی کے
نیت سی ہرگز ہرگز مت کرو۔ اگر تم ایسا کروگی تو خسر الدنیا و الآخرہ کو اپنا ہی حسب
حال سمجھو۔ کیا تم اسبات کو تہوڑا جانتی ہو کہ ایک مصیبت زدہ کی مصیبت کو تم ٹالو
اور ایک گہبرائی آفت کی ماری ہوئی کو باوجود قدرت کے سخت بیماری کی صدمات
سی بچالو۔ اور عاقبت میں فرحی پاؤ۔ اور خدا اور رسول خدا صلعم کے رضا حاصل کرو

ہدایت ۲۳

مریض کا رسمی نیند مین سُلانا

اگر مریض کو خواب نہ آتا ہو۔ اور وہ میٹھی نیند نہ سوتا ہو۔ اور کروٹین لیکر بیچین رہتا
ہو تو تم تہوڑی روئی پڑھ مونہہ سے دم کرو۔ اور تہوڑا تیل دم کرو۔ اور کہدو کہ اُس
روئی کی بتی بناؤ۔ اور دم کیا ہوا تیل چراغ مین ڈالو۔ اور اوس بتی کو روشن کرو
اور ایک لال یا سبز شیشہ لگی لو۔ (تا کہ نظر کو نقصان نہ کری) اور اوس لال یا سبز
چراغ رکہکر تہوڑی فاصلہ پر اوسکے آنکہون کے سامنی رکہدو۔ اور بیمار کو کہدو کہ ٹکٹکی
باندہکر اودہر خیال ہو کر اوسکے لو کو دیکہا رہے۔ چند منٹ بعد نیند آنی لگیگی۔ اور اس

انکہیں بند ہوتی جاوینگی - جب نیند کا بہت غلبہ ہو سو جاوے - پانچ چار دن تک ہی روئی اگر دم
کافی ہوگا - پانچ چار روز بعد پہر دم کرو - یہہ نکرو تو تکیہ دم کر دیا کرو - اور سر کے نیچے رکھا کرو
اور کہدو کہ چارپائی کا رخ جنوب و شمال کے طرف مریض کا سر ہو - اور جنوب کے طرف پانون ہوا
چاہیے - بالحاف دم کرکر اوپر اوڑہا دیا کرو -

ہدایت ۲۴

غائب شخص پر توجہ دینی - اور فائدہ پہونچانے کا بیان

توجہ کی تاثیر غائب شخص پر اگرچہ کتنی ہی فاصلہ پر ہو پہونچائی جا سکتی ہے - اگرچہ اسمین بہت
منافع پہونچتی ہین - مگر بعض شرایط - اور نقصان اور ضرر بہی ہوتی ہین جنسے واقفیت بہی
ضرور ہے چنانچہ مین بیان کرتا ہون - بعضی بزرگ ایسی صاحب کمال ہوتے ہین
جنکو بسبب کشف مین ملکہ ہوتا ہے - اور ضبط خیال پر ایسے قادر
رہتے ہین کہ جب چاہین اپنی خیال کے یکسوئی سے غائب اشیا - اور اشخاص
کو دیکہہ لیتی ہین - توجہ دیتے ہین - اور فایدہ پہونچاتی ہین - ہدایت کرتی
ہین - مرض کو ہٹاتے ہین - چنانچہ معمولات مین لکہا ہی کہ ایک صورت حضرت
مظہر جانجانان رحمۃ اللہ علیہ سے غائب مین توجہ لیتی تہے - اول اپنی آدمی کو بہیجدیتی تہی
ایک دن وہ آدمی نے اگر کہا کہ یا حضرت وہ متوجہ ہوکر توجہ لینی بیٹہی ہے - جب حضرت
اوسکے طرف متوجہ ہوئی تو اوسکو سوتا ہوا پایا - فرمانی لگی درویشون کے سامنے

بہوت بولنا چاہا نہین - وہ ابہی سوئی پڑی ہی تو کہتا ہی پہنچی ہے - اس سے معلوم
ہوا کہ حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی کشف باطنی سے اوسکو دیکھ لیا - اسیطرح
اور بہت بزرگون کا حال تہا - مگر مین کتاب کے طول دینی سے ڈرتا ہون - سو ایسے
صاحب باطن لوگ تو کمیاب ہین اور نہ ایسی مخلوقون واسطے مین یہ کتاب لکھتا ہون
مین تو ناواقفون اور ناواقفون کا رہتا ہون - سو جس معالج کو ایسا ملکہ ہووی اور
وہ غائب مریض پر توجہ کری - اور مریض کو استغراق - یا سکر ہو جاوی - اور کوئی
ناواقف شخص ایک دو چار اوسکے پاس آجاوین - یا موجود ہووین - اور یہ بات
سی بے خبر کہ ایسی وقت مین مستغرق کو چہونا - اور چہیڑنا - اور پکارنا - اور ہلانا
جلانا نقصان پہونچاتا ہے - اوسکو پکارنی - اور ہلانی جلانی لگین - اور جب وہ
نہ بولی تو گہبرا جاوین - اور عورت جو بہت سی اکٹہی ہون اور رونی پیٹنے
لگین - کوئی اوسکو لٹاوی - اور کوئی سر پکڑی - کوئی دوا سنگہاوی - کوئی
تلوی سہلاوے - کوئی چہاتی اور پیٹ کو چہیڑے - ایسی ایسی پریشان طبیعت
مختلف اثر اوس حالت مین مریض کو بہت نقصان پہونچاتا ہے اور اوسکا رنگ
بگڑ جاتا ہی - اور بہت تکلیف اوٹہاتا ہے اور معالج اوسکے پاس نہین ہوتا - نہ
اوسکو اس حال کی خبر جو کچہ تدارک کری - اور اوسکو اس صدمہ سی بچاسکی

دی - اگر ایسا اتفاق ہو بھی جاوی - تو مناسب ہے مریض کو بالکل نہ چھیڑی - اور اوسکو
جس صورت مین ہو رہنی دیجی - مگر کوئی اوسکا مزاحم ہوگا تو اوسکو کسی طرح کا ضرر
نہ پہونچیگا - یہ ضرر اوس مریض کو پہونچتا ہے جسکو توجہ کرنے سے استغراق اور سکر
پیدا ہو - جس مریض کو توجہ سے استغراق ہو جاتا ہی اوسکو دم کئی ہوئی پانی - اور رومال
سے بھی استغراق - اور سکر ہو جاتا ہی - اسکا بندوبست اسطرح کرنا چاہی کہ پہلے
مریض کو خبر کر دیجی کہ ٹہیک فلانی وقت مین تمکو توجہ دونگا - تم اوس وقت سب سے
علیحدہ ہو جانا - اور مکان کا دروازہ بند کر لینا - تاکہ کوئی مزاحم نہو - یا جو شخص تمہارا
ہمراز ہو اوسکو اپنا سا جین بٹھا دینا - اور جسوقت پانی پیتا ہو یا رومال باندھتا
ہو - اور تیار پایا ہوا ہو کہ پانی اور رومال سے مجکو بیخبری ہو جاویگی - اور حالت استغراق
طاری ہوگی - تو اوس وقت بھی تنہائی اختیار کری - یا ہمراز کو اپنی پاس بٹھالی -
اور جو توجہ اور پانی اور رومال سے ایسی حالت ہووی تو مضائقہ نہین - شیخ اوسکی
غائبانہ توجہ بھی کری - اور پانی اور رومال کا بھی استعمال کراوی - اگر شیخ بزرگ کو
کسی ضروری سبب سے چند روز توجہ دیکر چھوڑ دی - اور مریض سے دوری پڑ جاوے
تو غائبانہ توجہ بیان وہی کام دیگا جو سامنی دیتا تہا - اگر توجہ بھی نہ دی سکے - تو دم
کیا ہوا پانی بھیجا کری - یا رومال دم کر کر روانہ کیا کری - ان دونون چیزونسی

لُٹ جاویگی۔ اور یاد رکھو۔ کہ اِس تعویز کو در و دیوار۔ حجر شجر۔ اور کوئی شئی روک نہیں سکتی ہے اور نہ اسکی پہونچنی مین عرصہ لگتا ہی۔ بلکہ اگر تم دم کیئی ہوی چیز بہیجدیا کرو گی۔ تو توجہ دینی کے مانند گی سی اپنی تئین بچاؤ گی۔ مگر اول اول دو چار دفعہ سامنی بٹھلا کر توجہ کرنا ضرور پڑتا ہی۔ تا کہ مریض سے رابطہ قائم ہو جاوی۔ اور مریض پر توجہ کا اثر ہونی لگے۔ اور اوس شخص پر جسکو کبھی سامنی نہ بٹھلایا گیا ہو۔ وہ وسی علاج کرنا اور اِن چیزونکی ذریعہ سی تاثیر کا پہونچانا محال پڑتا ہے +

ارشاد چہٹا

اختلاف امراض و طبایع مریضان

جیسا مریضون کے طبایع مین اختلاف ہوتا ہے ویسا ہی اختلاف مرضون مین بھی پایا پڑتا ہی۔ اور ویسا ہی اختلاف رنگون کے توجہ مین دیکھا جاتا ہی۔ جیسا توجہ کی ترکیب مین تغیر تبدل ہوتا ہی ویسا ہی تاثیرون اور نتیجون مین فرق پایا پڑتا ہی۔ بعضی مریضون کے طبایع ایسی چالاک اور چست اور سخت ہوتی ہین کہ اونپر مشکل سے اثر ہوتا ہی۔ یا بالکل نہین ہوتا۔ اور شفا کا حاصل کرانا محال ہوتا ہے مگر ایسی آدمی بہت کم ہین جنپر کوئی تاثیر بالکل نہو۔ اگر تین بیمارونکا علاج کیا جاوے تو اول تو تینون پر نہین تو ایک پر تو ضرور اثر ہو جاتا ہی۔ اور توجہ کا دینا نافع

نہیں جاتا۔ اور تین مین سی ایک مریض بشرطیکہ مہلک بیماری مین مبتلا نہو بیشک
شفا پاتا ہی۔ بعض طبایع ایسی ہوتی ہین کہ اول ہی روز انکو بھی کہ پڑتے ہی تاثیر شروع
ہو جاتی ہے۔ اور اول ہی توجہ سی تخفیف ہونی لگتی ہے روز بروز مرض گھٹتا
جاتا ہی۔ اور جلد تندرست ہو جاتا ہی۔ بعضی ایسی ہوتی ہین کہ ظاہرا تو کچھہ تاثیر
محسوس نہین کرتے۔ مگر جلد یا دیر مین صحت پا جاتے ہین۔ بعضی ایسی ہین کہ
تاثیر تو اول ہی روز معلوم کر لیتی ہین۔ مگر شفا دیر مین حاصل کرتے ہین۔ بعضو نکا
ایسا حال ہوتا ہی کہ اول ہی روز سے تاثیر معلوم کرتے ہین۔ اور مرض بھی تین
دن بدن کمی دیکھتی ہین لیکن چند روز بعد پھر مرض بڑہ جاتا ہے۔ ایسا معاملہ
ہوتا ہی کہ علاج کرنے والی کو صحت کا شک پڑ جاتا ہے اور اوسکا دل شکستہ ہو جاتا ہے
علاج مین سستی اور کاہلی اور بے دلی کرنے لگتا ہے۔ یقین اور اعتبار ٹوٹتا جاتا ہے
اور معالج سست اور ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ اور جسقدر معالج شکی اور ڈھیلا ہوگا۔ اوسیقدر
اوسکا علاج بھی ڈھیلا۔ اور کمزور تاثیر دیگا۔ اور جسقدر چست رہیگا۔ اور صحت کا کامل
یقین۔ اور بھروسا کریگا اوسیقدر جلد شفا بخشیگا۔ اور کامیاب ہوگا۔ سو مناسب
ہی کہ مرشد بالکل شک نہ لاوی۔ اور نہ شک آنے دی۔ نہ مریض کو شک مین ڈالے
صحت کا خود بھی کامل یقین رکھی۔ اور مریض کو بھی یقین دلاتا رہے۔ بعضے

ایسی ہوتی ہین کہ اول اول دو چار پانچ سات دن تک تو کچہہ تاثیر پہچانتی ہین مگر مرض
مین کچہہ کمی دیکہتی ہین - چند روز بعد تاثیر بہی معلوم کرنے لگتی ہین - اور مرض مین
بہی کمی پاتی ہین - مناسب ہے کہ دونون شخص ہمت نہ ہارین - اور امید قوی رکہین
اور تا وقت صحت اچہی طرح توجہ کرتے رہین - بعض اوقات تین طرح کا معاملہ
درپیش ہوتا ہی - ایک تو یہہ کہ مریض نہ تو کسی طرح کی تاثیر دیکہی - اور نہ کسی مرض مین
کچہہ کمی اور تخفیف معلوم کرے - اس صورت مین بیس روز یا ایک چلہ تک بہی ہمت
سے توجہ کا دینا جاری رکہنا چاہیئے - دوسری یہ کہ تاثیر بہی محسوس ہووے
اور مرض مین بہی تخفیف ہووی - اس صورت مین اتنی دیر توجہ کرو جسقدر تم سے
ہوسکی - مگر ڈیڑہ گہنٹہ سے زیادہ نہووے تیسری یہ کہ نہ تو کچہہ تاثیر ہے معلوم ہوتی ہے
نہ کچہہ تخفیف ہی ہو - اور مرض بڑہتا ہوا نظر آوی - ایسی تیسری صورت
مین علاج چہوڑ دو - اور حکیم سے علاج کراؤ - اور دوا پینی کی صلاح بتلاؤ - مگر
ایسا معاملہ کبہی شاذ و نادر ہوتا ہی کہ توجہ سے مرض بڑہ جاوی - مینے تو کبہی ایسا نہین دیکہا
سوای دو شخصون کے جو مہلک بیماری سے آخر مین مرگئی تہے - بعض بزرگون کی
توجہ کا مریضون پر سخت اثر ہوتا ہی - اور مریض کم و بیش گہبراتا ہی - یا شاید کچہہ
تکلیف اٹہاتا ہے - انگڑائیان آتی ہین - رعشہ پیدا ہو جاتا ہی - جمائیان آنے

لگتی ہین - تمام بدنمین شدت سی گدگدیان ہوتی ہین - ان سب صورتون مین تم اپنے
نیت اور ارادہ سی ان سب باتونکو وہیا کرو - اگر وہ ہی نہون اور تکلیف زیادہ ہی ہوتی
دیکھو - تو جان لو کہ مریض کی طبیعت بہت نازک ہی - سخت توجہ کی برداشت نہین
کر سکتا - مناسب ہے کہ ایک گز کے فاصلہ سے اونگلیان کھڑی - اور کھلی رکھکر پاس
کرو - اور سرور اور فرحت بخشی کی نیت رکھو - ان پاسونسی بھی بڑی بڑی غرض
بجائی رہتی ہین - اور مریض صحت پاتی ہین - اگر مریض کی آنکھین بند ہونی لگین اور
آنکھون کا رنگ بدلنی لگی - اور خمار سا چہاتا جاوی - یا بالکل حالت بیہوشی مین
سو جاوی - تو ان سب باتون کو تم بہت مبارک سمجھو - اور خاموش طور پر توجہ
دیتی جاو - یہ نیند بذات خود ایک شفا اور صحت ہے - توجہ سی جسقدر کثرت کے ساتھ نیند
آویگی اوسیقدر صحت ہوتی جاویگی - جب تم توجہ دی چکو - تو آخیر مین گھٹنو سے
پانوٴن کے اونگلیون تک پاس کرو - اس سے سر کا نور پانون کیطرف کھچیگا - اور سر اور
اوپر کا دہڑ خالی ہوتا جاویگا - اور جسقدر سر خالی ہوتا جاویگا - نیند کم ہوتی جاویگی
اور ہوش آتا جاویگا - مریض آنکھین کہولدیگا اور جاگ پڑیگا - اور اوسکا دل بحال اور
خوش ہوگا - اسی لیئی مین تمکو سمجھائی دیتا ہون کہ بعض مریضونکو توجہ سی ایسی
سخت نیند آتی ہے کہ اگر اوسکی اونگلی کاٹ ڈالو - یا ہات تراش لو - یا سخت چٹکی

بھرو - یا اور کسی طرح کی تکلیف دو - تو وہ بالکل بیدار نہیں ہوتا - اگر ایسا اتفاق ہو جائے
تو بالکل مت گھبراؤ - تمہارا مریض اس نیند مین بہت آرام پاتا ہی - اوسکو بخوبی سونے دو
اور مت جگاؤ - اور تم اوسکے پاس بیٹھے رہو - نہ کسیکو نزدیک آنے دو نہ ہاتھ لگانے دو
نہ کسیکو جھانک کر دیکھنے دو - اور خبردار تم بھی کرختی اور سختی سے اوسکو مت جگاؤ
اگر تمکو جگانے کی ضرورت ہو - یا کوئی کام کاج اٹکا ہوا ہو - یا جگانا ہی منظور ہو
تو اوسیطرح گھٹنون سے پانون تک جبتک وہ نہ جاگے پاس کیئے جاؤ - اور اگر شاید
جاگ جاوی مگر آنکھون کو نہ کھول سکے - اور کہوی کہ میری آنکھین نہین کھلتی ہین
تو تم اپنی دونون انگوٹھون کے سرونسی اوسکے آنکھون کے کویون سے ناک کے
جڑ کیطرف کسی قدر ٹیڑھا پاس کرو - اس سی آنکھین کھل جاوینگی - اور اگر جگانا منظور نہو
اور صرف آنکھین ہی کھلانی ہون تو گھٹنون سی پاس نکرو - اور آنکھون کے
پاس جسطرح بتلائی ہین کرو - بیمار سوتا رہیگا مگر آنکھین کھول دیگا - اور آنکھون کا
ایسا اصلی رنگ ڈھنگ - ہوگا کہ ہرگز پہچانا نہ پڑیگا کہ یہ سوتا ہے - بلکہ تم جانوگی کہ جاگ رہا
ہی - لیکن حقیقت مین وہ سوتا ہوگا - لیکن تم ایسے حالت ہرگز تماشے کے
لیئی اپنی مریض پر وارد نکرو - بلکہ یہہ نیت ہی نرکھو - جو مریض ایسا غافل ہو کر
سو جاوی - اگر تم سیر تماشے اور دلکی بہلاوٹ واسطہ ایسا عمل کروگی تو بیشک تم

اِس توجہ کی ذاتی قانون کے خلاف عمل مین لاوٴگے۔ اپنی مقصود سے دور پڑوگی
اور اُسکی وبال اور گناہ مین گرفتار ہوگی۔ اور خدا اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگون
کی ارواح کو ناراض کروگے ✢

ہدایت ۲۵

استغراقی خواب مین مریض کا غافل ہوکر سوجانا

یہہ جو مینی بیان کیا ہے کہ مریض ایسا غافل ہوکر سوجاتا ہے کہ اوسکا جگانا مشکل ہوجاتا ہے
یہہ مذکور بہت طوالت رکھتا ہی۔ اسکا بیان مفصل ۔ مین دوسرے اور تیسرے دفتر مین
لکھونگا اور اِس دفتر مین بھی علیحدہ ارشاد مین بقدر ضرورت جو بیمارون کو نفع
بخشی اور تمہاری ضروری کارآمد ہو۔ اور جسکے اظہار بغیر چارہ نہووی بیان کرونگا
مگر یہان تمکو اتنا سمجھائے دیتا ہون۔ کہ اگر مریض پر خمار چھا جاوی اور اوسکی
آنکھونکا رنگ بدلنی لگے۔ اور آنکھین بند ہو جاوین۔ اور اگر اوس سے کچھ پوچھیے
تو سمجھہ تو لی۔ مگر جواب نہ دی سکی۔ اور اوسکا دل بولنی کو۔ اور اوس حالت سے
جدا ہونیکو نہ چاہیے۔ اور باطن کے طرف راغب ہووے۔ اور اِس حالت کو دوست
رکھی۔ اور آرام اور چین مین ہووے۔ اِس حالت کو استغراق کہتی ہین۔ اور جسپر
یہہ حالت وارد ہو اوسکو مستغرق بولتی ہین۔ اور جب یہہ حالت ترقی پر ہو

اور اعلی درجہ کو پہونچ جاوی۔ تو مریض بالکل بیہوش ہو جاتا ہی۔ اور اوسکو مطلق کچھہ خبر نہین ہوتی۔ اگر اوسکو کوئی پکاری یا ہلاوے یا اوسکی بدن کو کوئی سخت تکلیف پہونچاوی تو نہ تو وہ جاگیگا۔ اور نہ اوسکو ہوش ان باتونکا ہوگا۔ اور نہ اوسکو اندر کی خبر ہوگی۔ نہ باہر کا کچھہ خیال ہوگا۔ اور جب اس حالت سے باہر نکلیگا تو ان سب باتون کو نیست اور کالعدم سمجھیگا۔ اس حالت کو سکر کہتے ہین۔ اور جب مریض سو جاوی۔ اور اوسکے انکھین بند ہون۔ اور اوس سے کچھہ سوال کیا جاوے۔ تو وہ بخوبی ہوشیارون کے طرح جواب دے۔ اور چلی اور پھرے اور کام کاج کری۔ اور جب جاگی۔ یا توجہ کی زور سے پاس کر جگا یا جاوی تو اوسکو اپنی بولنی اور چلنی پھرنے اور کام کاج کرنیکا مطلق علم نہو۔ اور سب کچھہ بھول جاوی تو اس حالت کو حالت انبساط کہتی ہین۔ ان تینون حالتون کا بیان علیحدہ ارشاد مین بقدر ضرورت بیان کرونگا۔ یہان صرف اتنا لکھتا ہون کہ ان تینون حالتونمین سے جو واقع ہو جاوی اوسکو بہتر اور مبارک سمجھو۔ اور انکے ذریعہ سے جسطرح بتلاونگا۔ اپنا مقصود یعنی شفا حاصل کرو۔ اور رائگان نہ جانے دو۔ یہ وہ متبرک حالتین ہین جنکے تعریف لکھنی پڑہنے۔ اور کہنے سننے سے باہر ہے ؛

حقیقت سکر

حقیقت انبساط

ہدایت ۲۶

درد مابینی کا حال اور بیان

بعض مریضوں پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ جب اونپر توجہ کیجاتی ہے تو اونکی بیماری اپنے
جگہہ سے ہل جاتی ہے - اور سر و تن کے طرف نکلنے کو رجوع کرتی ہے - اوس وقت بعض
توجہ مین وہ بیماری زور مارتی ہے - اور مریض کو تہوڑی تکلیف دیتی ہے - بلکہ بعض
اوقات توجہ کی بعد بھی وہ تکلیف باقی رہتی ہے - اسکا نام درد مابینی ہے - یہہ درد مابینی
صحت کے نشانی ہے - اور مریض کو کم و بیش ضرور ہوتا ہی - اور ہر ایک بیماری مین ظہور
پاتا ہے - اس درد مابینی سے ہرگز نہ گھبرانا چاہیے - اور مریض کو بھی سمجھا دینا چاہیے
کہ اگر یہہ درد نہو تو صحت کے امید کم ہوتی ہے - اگرچہ بعض بعض مریضوں کو بدون اسکے
بغیر بھی شفا ہو جاتی ہے - مگر اسکا پیدا ہونا بہت اچھا ہوتا ہی - اور اس درد مابینی
کا بحران بھی پڑتا ہی - یعنی پانچوین ساتوین دن زیادہ زور دیتا ہی - مگر درد
مابینی دیر پا نہین - تہوڑی مدت ٹہرتا ہے - اسکا روکنا خطرناک ہے - تم ہر نشست مین
اسکے پیدا ہونیکے امید رکھو - اور اگر انہین شدت مین دیکھو تو دہیما کرنے کا ارادہ رکھو -
اور یہہ درد مابینی جسکے مدارج تبدیل - اور تبدیلات بھی ہوتی ہین ایسا شدت کا
بھی نہین ہوتا کہ مریض سے جھیلا نہ جاوی - جب توجہ درد مابینی کو اوبہارتی ہے تو

اوسکی برداشت کرنے کی بھی قوت بخشتی ہے - اور اگر شاید درد یا بے چینی میں شدت ہو جاوے کہ مریض سے سنبھالا نجاوے - اور اس صورت میں معالج بھی خوف کھاوے اور اندیشہ کرے - تو یا تو علاج کو چھوڑ دیا جاوے - یا ترکیب کو بدل ڈالے - اور دوسرے سرور بخش پاس کرے - اگر یہ پاس بھی موافق نہووں - اور تکلیف اور درد زیادہ ہی زیادہ ہوتا جاوے تو جان لو کہ مرشد کا فور مریض کے مزاج اور بیماری کے موافق نہیں ہے ایسی صورت میں علاج ضرور چھوڑ دینا چاہیے - مگر ایسا شدید درد کبھی اتفاقیہ ہوا کرتا ہے ٭

ہدایت ۲۶

توجہ سے بیماری کی حالت اور استعداد بموجب نتیجہ ظاہر ہوتا ہے

اگر مریض پر توجہ دینے سے جیسی بیماری ہوتی ہے - یا جیسی مریض کی استعداد ہوتی ہے ویسا ہی درجہ نتیجہ ظاہر ہوتا ہے - مثلاً اگر تپ بلی پر توجہ کیجاوے اور اوسکے حق میں عرق آنا مفید ہووے تو عرق آیا کرتا ہے اور جو پیشاب کی ضرورت ہوتی ہے تو کثرت سے پیشاب آتا ہے اور بیماری کو نکال لیجاتا ہے

حکایت ایک دانا طبیب کے فرزند کو تپ ہوا جسکا نام حمی نفتہ ہے اوسکے چہرے پر گھبراہٹ اور جگر پر ورم تھا - وہ خود ایک دانا طبیب کو شریک کرکے اوسکا علاج کرتے رہے - اوسکو عرق بالکل نہ آتا تھا - ۵ دن برابر یہی تپ رہا - آخر

وہ میری آگے بہت روئی - اور مجھسے علاج کی ملتجی ہوئی - مینے علاج شروع کیا
اور اونسے پوچھا کہ اسکی حق مین کونسی بات بہتر ہے - اونھون نے فرمایا کہ اگر اسکو
عرق آجاوی تو امید ہے کہ تپ ٹوٹ جاوی - مینے کہا کہ خدا سے امید رکھو - اور جو عرق
اوی تو ہوشیاری کرو کہ سوکھہ نہ جاوی - اور ہوا نہ لگی اور دوا کا دینا موقوف کردو
چنانچہ دوسرے تیسری دن اوسکے بدن پر نمی ظاہر ہوی - اور چوتھی پانچوین خوب
عرق آیا - اور تپ ٹوٹ گیا ورم جگر اور تہیج جاتا رہا - اور نو دن کے عرصہ مین تندرست
ہوگیا - بسبب شدت گرمی کے علاج چھوٹ گیا - مگر مین دس بارہ دن تک وہم کیا
پانی احتیاطا پلواتا رہا - اسیطرح جب بیمار کے معدہ مین خلل ہووی - اور جلاب کا
دینا مفید پڑی - یا کوئی بیماری ایسی ہو جو فصد لینا - اور خون نکلوانا موثر پڑے
تو وہ بہت جاتے ہین - اور کسی کسی راہ سے خون بہی نکل جاتا ہی حکایت
ایک نوجوان لڑکے کے دونون کانون سے پیپ جاتی تھی - اور سر مین سے رات دن
آواز آیا کرتے تھی - اور یہہ بیماری - وقت شیرخوارگی سے شروع تھی - اور اوسکے
سماعت بھی جاتی رہی تھی - اور وہ ایسا تنگ رہتی تھی - کہ دیوارونسے ٹکرین مارتے
تھے - اور گھر یون رویا کرتی تھی - اوسکے والدین بہت کچھہ علاج معالجہ کرا چکے تھے
مگر کوئی فائدہ نظر نہ آیا - لاچار ہوکر علاج چھوڑ دیا - مجھسے التجا کی - مینے ترس کھاکر

علاج شروع کردیا - اور اول ایک دانا طبیب سے بھی پوچھا کہ کسی کو اگر ایسی ایسی بیمار
ہو اوسکے حق مین کیا بہتر ہے - اوُنھون نے فرمایا فصد کہلوئی جاوی - اور تنقیہ
دماغ کیا جاوی - تو شاید مرض جاتا رہی - یا ترقی نھونی پاوی - اور جاننا کہ فصد
اور جلاب پہلی کئی بار متواتر ہو چکی تھے - تین دن توجہ دی تھی کہ اوسکے انگوٹھی
پر پھوڑا نکلا - جسمین پیپ بھری ہوئی تھی - اور موتی کے طرح چمکتا تھا - پھر کلائی
اور پاؤن - اور بازو پر پھوڑے نکلنی شروع ہوئی - اونمین سی پیپ اور
لہو بہتا تہا - اور کئی جگہہ بدن مین چہوٹی چہوٹی پہنسیان نکلتی تھیں - اور
بالون کے جڑو مین سی خود بخود خون جاری ہوتا تھا - دانتو مین سی -
اور ناک سی اور پیشاب کے راہ سی خون بہتا تھا - اور کانون سی بھی پیپ کا
نکلنا زیادہ ہو گیا - اور ایسا زور ہوا کہ پھوڑون کے سبب وہ کھڑی ہو کر پیشاب
پاخانہ کو نہ جاسکتی تھے - اور دست بھی شروع ہو گئی - تین چار پانچ دست
ہر روز مواد کی آتی تھے - اور پاخانہ لیسدار ہوتا تہا - توجہ سی جو دست آتے
ہین رقیق اور پانی سے نہین ہوتی - بلکہ نرم ہوتی ہین لیکن اونمین لیس ہوتا ہے
پانچ چہہ دن تو ہر روز تین چار آتے تھے - اور سا تو ین روز بہت زور ہوتا تھا
دست بھی اوسدن چہہ سات آٹھہ آجاتی تھی - اور پھوڑے بھی زور دیتے تھے

خون بھی جگہہ جگہہ سے نکلتا تھا - اور بھوک تو اول ہی کم ہوگئی تھی - جب ایسی صدمے
گذرنے لگی تو اوسکے اقربا گھبرانے لگے - اور لوگ بھی اونکو بھڑکانے لگے - تو اونھوں نے
چاہا کہ توجہ کا دینا چھوڑوا دیں - مگر اونپر میری عظمت اور ہیبت بہت تھی - اور
پہلی سے اقرار کروالیا تھا کہ علاج نہ چھوڑوانا - وہ دل بیدل چپکی ہو رہے - اور
علاج میرا جاری رہا - ایسی تبھوں سے بھی مجکو امید ہوی - اور کامل یقین ہوگیا کہ انشاء اللہ
ضرور آرام ہوجاویگا - کیونکہ میں تو حکیم سے پہلے ہی دریافت کرلیا تھا - قصہ کوتہ ساڑھے
تین مہینہ میں علاج جاری رکھا - اتنی عرصہ میں اوسکو بلاناغہ ۲۷۶ دست سودا
کی آئے - پھوڑے اچھی ہوگئی - اور نیند ستی - اور بحالی - اور قوت - اور بھوک
بڑہنے لگی - شنوائی ایسے تیز اور قائم ہوگئی کہ میں گھڑی کو زمین پر رکھکر دو چار قدم
کو ہٹا کر پوچھتا تھا کہ دیکھو تو گھڑی کی آواز آتی ہے - سو اوسکی اوس بیمار کی اور سبکو
سنائی دیتی تھی - اور چہرہ اوسکا ایسا نورانی ہوگیا کہ پہلے کبھی ایسا نہ تھا - اور
دستور ہے کہ جب اتنی دست آویں تو بیمار کا اوٹھنا بیٹھنا محال ہوجاوے - مگر
اوسکی قوت ایسی تھی کہ وہ اپنی سونی کے سہارے چارپائی بے تکان تہا اوٹھا
لاتی تھی - دست بھی کم ہوگئی - میری دانست میں اگر ایک مہینہ اور علاج
کیا جاتا - تو امید تھی کہ دس پندرہ برس وہ بیماری عود نہ کرتے - مگر کسی سبب سے

علاج سو توقف ہوگیا - اور پانچ چھہ برس وہ تندرست رہے - بعد اوسکی پھر کبھی
کم کم اوسکی سر کی طرف زور ہوجاتا تھا - اور دم کی ہوئی پانی سے آرام آتا تھا -
مینی سخت سخت بیماریوں مین قریب دو سو مریضون کی علاج کیا ہوگا - اور ابتک
بھی کیے جاتا ہون - اور بعضی مریضون کا حال علحدہ کتاب مین لکھہ رکھتا ہون
اور بعضون کا نہیں لکھتا - اور خفیف خفیف بیماریونکا بالکل نہین لکھتا - اور
بھول بھی جاتا ہون - مناسب بلکہ انسب ہوتا کہ مین کُل بیماریونکا حال
جنکا تجربہ کرچکا ہون اس کتاب مین لکھہ دیتا اور تمہاری یقین اور اعتقاد کو
بڑہاتا مگر کتاب بسبب طوالت بگڑ جاویگی - اور مجکو اور تمہی دونونکو تکلیف ہوگی - مگر
تم سمجھ جاؤ - اور یقین رکھو کہ اس کتاب مین کوئی فضول اور دروغ بات نہ لکھونگا
بلکہ اونہی کو لکھونگا جسکا مین تجربہ کرچکا ہون - اور جسکا تم بھی تجربہ کرسکو - اور تجربہ
آزمالو - اور میری پر طرح طرح کی بدگمانیان - جیسی ارذل اور کمینہ لوگون کے
عادت ہی ہرگز مت کرنا - میری نیت خالص اور صاف ہے - مین تو صرف
یہی چاہتا ہون - کہ خلق اللہ کو نفع پہونچی - اور میرا خاتمہ بخیر ہوجاوی - اور
اپنی دانست مین اس کتاب کو بہت قریب الفہم و آسان کردونگا - کہ ہر شخص جو تھوڑا
بھی علم اور لیاقت اور استعداد رکھتا ہوگا سمجھہ لیگا - اور آزما سکیگا - اور اگر

بمقتضای بشریت ہو گیا ہو اسمین بھول جاؤن تو مین یہ بھی وعدہ کرتا ہون کہ
بعد چند مدت اوسکے جو یہ ہو بیان کرونگا میری زندگی مین کوئی شایق میری تک پہونچ جاوی
اور یہ کو بخوبی سیکھنا چاہی - تو سب اوسکو سمجھا دونگا - اور تجربہ بھی کرا دونگا
اور تمام شکال حل کر دونگا - یاد رکھو کہ مینے اس کتاب کو بیفایدہ اور عبث نہین لکھا ہے
مجکو کیا حاصل تھا جو ضعیفی مین ایسی محنت اوٹھاتا - اور طرح طرح کی اعتراضون
سی بہان زد خلایق ہوتا - اور جھوٹ اور فریب کیا سب مین درج کر جاتا جو قیامت
تک ہزارون لاکھون خلق اللہ کی نظر سے گذرتا - بعض بیماریان ایسی ہین جنسے بچون کو
پسلی کے بیماری ہوتے ہی - یا مرد عورتونکو کھانسی - ایسی بیماریون مین قے بھی ہوتے
ہین - اور دست بھی آتی ہین - اور بغیر قے اور دست کے بھی شفا پاتی ہین - بعضی
ریاحی بیماریون مین جیسے درد شکم ہوتا ہی - اسمین ہوا خارج ہوتی ہے - بعضی بیماریون
مین پسینے - اور گرمی دانی نکل آتی ہین - پسینہ بہت آتا ہی - پیشاب آتا ہی - جن
مین مواد رو ہوتا ہی - بیماری ٹلجاتی ہے - اور نیچی اور ترقی معلوم ہوتی ہے - زخم کا
اکثر تو جل ہی جاتا ہی - اور کبھی تھوڑا بہت بہہ بھی جاتا ہی - پیشاب مین خون
آتا ہے - یا رنگ قارورہ بدل جاتا ہی جسکو طبیب دیکھکر ڈر جاتا ہی - یہ سب
سامان جو شروع ارشاد سی بیان کرتا آیا ہون - اور ایسے ایسے اور بہت سے بیمار

جنکا بیان نہیں ہوا مریض میں توجہ کی برکت سے ظاہر ہوتی ہیں - اور انکو تبدیلات
اور مدارج تبدیل کہتی ہیں - یعنی مریض کے اصلی حالت ایک حال سے دوسری حالت
کیطرف بدلتی جاتی ہے - اور یہ تبدیلات دو قسم کے ہوتی ہیں - خوش تبدیل اور
خراب تبدیل - خوش تبدیل تو وہی ہے جو صحت کے امید دلاتی ہے - اور مریض کے حق میں
اچھی ہوتی ہے - جیسے کسیکے سر میں نزلہ کی سبب سے درد ہو - اور نزلہ گلے کی راہ سے
چھاتی پر گرتا ہوا محسوس ہو - اور ناک سے ریزش نہ ہو - اور توجہ دینے سے ناک
جاری ہو جاوے - اور ریزش نتھنوں کے راہ سے بہنے لگی ہے - یہ خوش تبدیل ہے
جان لو کہ ناک کے رستہ نزلہ بہکر آرام ہو جاویگا - یہ تبدیل بہت ہی مبارک ہے - اور
اگر کسیکو چیچک نکلے ہو اور اوسکے دانے ابھری ہوتی ہو جو کے طرح چمکتی موتی کی
ہوں - اور دو تین دفعہ توجہ دینے سے دانے اندر بیٹھ جاویں - تو سمجھ لو کہ یہ خراب
تبدیل ہے - اور اِسمیں موت کا ڈر ہے - اِسیطرح کل تبدیلات کا خیال کر لو - اگر
تمہاری علاج سے خوش تبدیل پیدا ہو تو تم اوسکو اچھا سمجھو - اور مت گھبراو -
بلکہ اپنی یقین کو بڑھاو - اور بیمار کو بھی تسلے دو - اور ایسی تبدیل کو ہرگز ہرگز بند کرو
نہ اوسکے روکنی واسطہ کوئی دوا دو - بلکہ یقین کر لو - کہ وہ بیشک تندرست ہو جاویگا
اور اگر کوئی خراب تبدیل ظاہر ہو تو البتہ اوسکا اندیشہ ہے اوسوقت دوائی بھی

مدد پہونچاؤ - اور طبیب سے بھی مشورہ لی لو - اگرچہ اوسکی علاج بموجب عمل کرو -
یا کرو - مگر توجہ دینی سی ہمت نہ ہارو - اور اپنی یقین کو ڈانواں ڈول نکرو - اگر توجہ
دینی والون کو طبابت مین بھی کچھ ملکہ ہووی تو بہت ہی خوب اور نور علی نور ہے -
اسیلئی مین اطبا کو بھی رغبت دلاتا ہون کہ ذرا اس کتاب کے طرف بھی غور فرماوین
دیکھین اور معلوم کرین کہ کیسا مفید اور مجرب طریقہ ہے - بیماری سی بیمار کو صحت
بخشتا ہی - اور بد باطنون کی باطن کو بھی سنوارتا ہی - کم و بیش اخلاق کو بھی درست کرتا ہے

ہدایت ۲۸

توجہ مین کسی طرح کا نقصان نہین

مین تجربہ آزما چکا ہون کہ توجہ مین کسی طرح کا نقصان نہین پہونچتا بلکہ فائدہ ہی
ہوتا ہے - ہان البتہ نقصان جب پہونچتا ہے جب شیخ کسی سخت بیماری مین
خود مبتلا ہو - اور ایسی حالت مین توجہ کری - یا توجہ دینی والا نا امید ہو جاوے
اور یقین کو توڑ ڈالی - یا سوائے صحت کے اور کسی غرض نفسانی اور طمع و حسد و تماشے
مین مبتلا ہووی - یا بیماری جلد سی ٹل جاوی - اور پھر ادہر آدمی ایسی وقت
علاج چھوڑ بیٹھی - یا مریض بہت ادہم مچاوے قبول نہین کرتا ہووے - اور کم فائدہ
اوسوقت پہونچتا ہی اور صحت مین دیر لگتی ہے جب شیخ بھی پہونچا ہوا ہی اور

اور کم اعتمادی سی وقت بیوقت بی دلی سے علاج کری - یا اچھی طرح محنت نہ اوٹھاوے یا سخت بیماریوں میں دو تین چار منٹ کے توجہ پر اکتفا کری - یا بالکل مریض کو بھول جاوی - اور غرور اور تکبر اور بدزبانی سی مریض کے دلکو توڑ دی - اور توڑ تا ہی اسلئی میں تمکو تاکیداً سمجھاتا ہوں کہ ایسی وقت تمہارے سوا بیمار کا کوئی تدارک کرنیوالا - اور غمخوار نہیں جب تمنی ایسا اچھا کام اختیار کیا ہی تو اپنی ہیئت کو دیکھو اور اوسکو انجام کو بھو نچاؤ - اور خبردار نالایق کام ہرگز نکرو - و اِلّا نہ تمہاری محنت برباد - اور گناہ لازم - پھر تم اجر کیا پاؤ گی - بلکہ اِسکی جواب دہی تمہاری ذمہ رہیگی

بر رسولان بلاغ باشد و بس ✤

ہدایت ۲۹

توجہ اولیاء اللہ کا کام ہی -

سچ پوچھو تو توجہ دینا - اور بیمار کا سلب مرض کرنا خاص اولیاء اللہ اور خدا پرستوں کا کام ہے - اسلئی نا اہلوں سی اِسکو چھپا رکھا - اور بزرگوں کے سینوں میں قبر میں چلا گیا - اور دنیا سی یہہ علم و عمل گم یا کم ہو گیا - اور یہ ایسا فاش ظاہر کرنیکے لایق بھی نہ تھا - جیسا مینے اِسکو واضح کر کر لکھا ہے - اور یہ کام جیسی اپنی نزدیک چاہی تھی نہیں کیا - اور اشارات غیبی ہے مدت تک اِسکے تمہارے

کر کر شروع کیا - اور کتاب مین لکھکر ظاہر کیا ہی کہ یسا برا ہوتا جو یہہ علم دنیا سے
مٹ جاتا - یا بعبارت دیگر یون بیان کیا جاوی کہ ہر چیز کا تخم دنیا مین خدا تعالے
نی قیامت تک قایم رکہا ہی - اگرچہ ہم لوگ اسکو بہول جاتی - مگر اور لوگون کے ہاتہہ
لگتا - اور غیر مذہب والی - اور حکما - اور دہریہ - اور فاسق فاجر اسکو اختیار کر لیتی
پھر یہہ اونھین کے نام سی شہرت پاتا - اور جہانمین پھیل جاتا - اوس وقت یہہ بے عزت
اور بے حرمت اور بے برکت ہو جاتا - اور صالحین کا نام مٹ جاتا - اور غیر مذہب والے
دنیوی فوائد مین اسکا استعمال کرتے - بد نتایج نکالتی - غرور کرتے - اور دنیا کا
حاصل لیتے - اور عاقبت کو گنواتی - آخر کار پھر ہمکو اونسی سیکہنا پڑتا - اور وہ فو
باتین جو دین اور مذہب مین بکار آمد تھین بالکل کہوئی جاتین - اور اس علم کو لوگ
علم حکما اور فلاسفہ خیال کرتے - اونکی عزت اور حرمت بڑہاتے - اور بڑائیان اور
تعریفین کرتے - اور اولیاء اللہ پر بٹہ لگاتی - اور اونکی عیب اور لاعلمی اور فریب اور
مکر ظاہر کرتے - اور اِسکی اصل اصول سی غافل ہوتے - اور اپنی مذہب کو سبک
سمجہتی - سوچو تو اسکو جو مینی ظاہر کردیا اچھا کیا یا برا - فرض کیا کہ تمھاری نزدیک
برا ہی کیا - تو خیر میری نیت میری ساتہہ ہے - اور تمہاری تمہاری ساتہہ - خدا تعالے
میری نیت کو سنوارے - اور میری گناہ بخشے اور اپنی کرم و فضل سی رحمت کرے

اور خاتمہ بخیر کردیوی۔ اِس علم کے ظاہر اور عام کردینی سی ایک اور بھی فائدہ ہوگا
بہت درویش لوگ ایسی ہین جو در اصل جہوٹی ہین۔ اپنا پیٹ بھرنیکی نیت سے
پیشوای طریقت بن بیٹھی ہین۔ لمبی لمبی دعوے کرتے ہین۔ اور سادہ لوحون سے
تعظیم تواضع کرواتے ہین۔ اور اونکا نفس قبول نہین کرتا کہ کسی کے خدمت مین پہونچکے
اِسکا کمال حاصل کرین۔ یا کچھہ پوچھین۔ ایسی باتونسی زیادہ تر محروم رہتی ہین۔
ایسی لوگونسی جب کوئی عرض کرتا ہی کہ نقشبندیہ خاندان مین سلب امراض کا طریقہ
لکھا ہوا ہی۔ اور اگلی بزرگون نے سخت سخت بیماریون سی مریضونکو شفا بخشی ہے
آپ بھی مہربانی کرکر فلانی شخص کا اپنی توجہ سی سلب مرض کیجئی۔ او سوقت اونکا دل
بیجا جاتا ہے کہ ہمسی یہ بات نہوگی تو وہ دو کام کرتے ہین۔ یا تو کچھہ بہانہ کرکر
کنارہ کرجاتے ہین۔ یا جو کچھہ عام کتابون مین لکھا ہوا ہے اوسکو دیکھکر توجہ دیتے
ہین۔ اور جیسا چاہیئے ویسی شفا حاصل نہین کرسکتی۔ ایسی بات سی لوگ بد عقیدہ
ہوجاتی ہین۔ اور بزرگون پر طعنہ مارتے ہین۔ اور جہوٹا بتلاتے ہین۔ ایسے
شخص جب اس کتاب کو دیکھینگے اور میری طرف سے عام اجازت پاوینگے۔ گو نفسانیت
سے کہدین کہ ہمکو یہ طریقہ معلوم تہا مگر ہم کرتے نہ تہی۔ اب وہ میری کتاب سے سیکھکر
سلب مرض کا شوق کرینگے۔ اور شفا بخشینگے۔ جہوٹے تقلید سی چہوٹ جاوینگے

اور سبھی کہلائینگی ✤

ارشاد ساتوان

استغراق - اور سُکر - اور انبساط کا بیان

مین اسے کتاب مین وعدہ کرچکاہون کہ استغراق - اور سُکر - اور انبساط کا بیان علیحدہ ارشاد مین بقدر ضرورت کرونگا - سو اول مین استغراق کا بیان کرتا ہون

ہدایت ۳۰

استغراق کے بیان مین

جب مسمریزم کرنیوالا مریض کے اندر اپنا خیال گاڑ دیتا ہے - اور اوسکے دونون انگوٹھے پکڑ لیتا ہے اور نرم نرم دباتا ہے - اور مریض بھی طبیعت کو ڈھیلا چھوڑ کر معالج کے ساتھ اپنی خیال کو جماتا ہے - تو جس مریض مین اسکی قابلیت اور استعداد قوی ہوتی ہے یا دونون کی مناسبت ملجاتی ہے - یا بعض بیماری کی خصوصیت ہوتی ہے - تو دو چار ہی منٹ مین - یا دو چار دن کے بعد مریض کو آرام سا معلوم ہوتا ہی اور اوسکی آنکھین بند ہونی لگتی ہین - خمار چھا تا جاتا ہی - اور آنکھین کھولنی کو دل نہین چاہتا - یہانتک کہ آنکھ کا کھولنا دشوار ہوتا ہی - نیند گھیر لگتی ہے اور ظاہر سے طبیعت کنارہ پکڑتی ہی - اور باطن کی طرف کھچی جاتی ہے حواس خمسہ ظاہری کی شکست ہوتی جاتی ہین - اور اندر کے پانچون حواس ترقی

اور تیزی پکڑتے ہین۔ اندر کا ہوش زیادہ۔ اور باہر کا کم ہوتا جاتا ہی۔ اور اوس
حالت سے باہر کیطرف آنیکو بالکل دل نہین چاہتا۔ اور بے تکلف باطن کیطرف
کہنچا جاتا ہی۔ مریض پر پردہ سا پڑتا جاتا ہے۔ اگر کچھہ کہٹکا ہو۔ یا کوئی کسی سے
بات کری تو سُنتا۔ اور سمجھتا ہے۔ مگر اسطرح کہ جیسے کسیکو کہین دور یا پردہ کے
پیچھے سے آواز آتی ہے۔ اور بسبب اختلاف طبایع اور مناسبت طریقہ کے اسمین کچھہ کمی و
بیشی بہی ہوتی ہے۔ اور بعض بعض اور علامات بھی اقسام اقسام کی مریض مین ظہور
پکڑتے ہین جنکا بیان طوالت رکھتا ہی۔ اس حالت کا نام فقرا کی اصطلاح مین استغراق
ہی۔ اور جسپر یہ حالت گذری اوسکو مستغرق بولتی ہین۔ جب رفتہ رفتہ جلد
یا دیر مین اول سے دن۔ یا دس بیس روز کی بعد یہ حالت ترقی پکڑتی ہے۔ تو مریض
بالکل غافل ہو کر آرام سے سو جاتا ہے۔

ہدایت ۳۱

سُکر کے بیان مین

جب مریض بالکل غافل ہو کر سو جاتا ہے تو اوسے بالکل ظاہر اور باطن کے خبر نہین
ہوتی۔ اور بعض بعض مریض کے صورت بہی کچھہ کچھہ بدل جاتی ہے۔ اور بعض بعض
علامات بھی ظاہر ہوتی ہین جو دیکھنی اور تجربہ کرنے سے تعلق رکھتی ہین۔ اسمین بعض

ہدایت ۳۱

عموماً مریض کے ساری جسم - اور خصوصاً اوسکے سر مین مرشد کا نور زیادہ جمع ہوتا ہی - اگر
مریض پر یہہ حالت خفیف وارد ہوگی ہے - یا اول اول پیدا ہوئی ہے - یا اوسکی طبیعت
اوس نئی حالت کے عادی نہین ہوئی - تو پکارنے - اور ہلانے - جلانی اور شور و
غل مچانی سی جاگ جاتا ہی - اور آنکھین کہولدیتا ہے - اگر جاگ جاوی تو جان لو کہ
ابہی اس حالت نی اوسپر اچہی طرح غلبہ نہین کیا - اور کامل دخل نہین ہوا - مگر تم بہت
خبردار اور ہوشیار رہو کہ اگر اول اول ایسی حالت کسی پر شروع ہو تو خاموش
طور سی توجہ دیتی رہو - اور غل شور بالکل نہونی دو - اور چینخ بہی نہ مارو - اور چپکے
چپکی سب کام کرو - اور کرختی سی اوسی ہرگز مت جگاؤ - اگر اول اول اوسکو کرختی سے
جگاؤ گی - تو گویا تم اوسکے ساتہہ دشمنی کرو گی - اور یہ حالت دوبارہ اوسکو پیدا نہوگی
یا مشکل سے ہوگی - یا کمتر درجہ ایک دو دن محنت کرنی پڑیگی - جب یہ حالت رفتہ
رفتہ جلد یا دیر مین - یا اول ہی سی ترقی پکڑیگی تو یہ صورت ہوگی کہ اگر اوسکے
بدن مین سخت چٹکی لیجاوی - یا کوئی اعضا کاٹ لیا جاوی یا کیسا ہی غل شور کیا جاوی
یا اوسکی پاس نقارہ بجایا جاوی - تو وہ بالکل نہ جاگیگا - اور نہ ہوشیار ہوگا - نہ
آنکہہ کہولیگا - اور نہ کچہہ خبر رکہیگا - ایسی حالت کو اصطلاح صوفیہ مین
سُکر کہتے ہین ✦

ہدایت ۳۲

انبساط کے بیان مین

اب انبساط کا حال معلوم کرو۔ جب مریض کو سکر کے عادت ہو جاتی ہے۔ اور اوسکو اسمین ترقی اور ملکہ ہوتا ہی۔ تو اوسکی حواس خمسہ ظاہری بالکل بیکار۔ اور حواس خمسہ باطنی تیز اور ہوشیار ہوتی ہین۔ عقل معاد اوسکے طیران پر ہوتی جاتی ہے اور اوسکو روز بروز کمال کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ اور عقل معاش کمی پر آتی جاتی ہے اسی لیئی وہ دنیوی امور کے انتظام مین اوسوقت ہمسی یاد عقل نہین رکہتا۔ اور اوسکا روح بہتا جاتا ہے۔ چنانچہ رسمی خواب مین بھی ہماری عقل معاش کا حال کم و بیش ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ اور نسبت بیداری کے رنج و راحت کی تکلیف اور لذت زیادہ اوٹھاتا ہے۔ مستغرق جب جاگنی لگتا ہے تو اوسکا ارادہ کہین جانیکا ہوتا ہے۔ او وقت جاگ پڑتا ہے۔ اسیطرح رسمی خواب مین بھی جاگتی وقت کہین جانیکا ارادہ ہوتا ہی۔ تو بفور بس ارادہ کی جاگ جاتا ہے۔ جسطرح رسمی خواب مین غلبہ کے وقت سیہ ہوا ہوا اوڑا کرتا ہے۔ اسیطرح استغراقی خواب مین بھی روح کو ہوا مین طیران ہوتا ہی۔ اور مستغرق کا دل خوش رہتا ہے۔ اور بہت لذت پاتا ہے۔ اور اوسوقت اوسکے چہرہ کا رنگ ڈہنگ بھی علیحدہ ہوتا ہے۔ بظاہر بشاش اور خوشحال

نظر آتا ہے - اگرچہ اوسکے آنکہین بند ہوتی ہین - مگر اوسکے چہرہ ایسا عیان ہوتا ہی
کہ یہہ شخص جاگتا ہے - اور کسیکو بُری نہ لگی - اور ہوشیاری سے دیکہہ رہا ہی - اگر
اوسوقت اوس سے کچہہ سوال کیا جاوے - یا کچہہ پوچھا جاوے تو جواب دیگا - اور بولیگا
ہنسنا ہی موقع پر ہنسیگا اور خوش ہوگا - روئیگا - ہاتہہ پانون ہلائیگا - اگر کہوگی تو چلے
پھریگا - اوٹھی بیٹھیگا اور سب کام بیدار لوگون کے طرح کریگا - مگر اوسکے آنکہین بند
ہونگی - اور تمھاری سوا نہ تو اور کسیکی بات سنیگا - نہ کسیکو جواب دیگا - نہ پہچانیگا
مگر ہان اوس صورت مین جبکہ تم دوسرے شخص کا ہاتہہ پاکر اوسکے ہاتہہ مین پکڑا دوگے
اور کہوگی کہ اس سے بات کرو - اور دیکہو یہہ کون ہے - اوسوقت اوس سے بھی
بولنے لگیگا - جب اس حالت انبساط سے مریض باہر آتا ہے - اور اپنی اصلی حالت
بیداری مین ہوتا ہی تو اوسکو بالکل خبر نہین رہتا کہ مینے کیا کیا بات کی - اور کیا
سوال کیا - اور جواب کیا دیا - اور کیا کیا کام کاج کیا - صرف اتنا جانتا ہے کہ مین
بیخبر سویا ہوا تھا - اب جاگا ہون - اور بعضون کو خود بخود - یا مرشد کے فرنی سے
تھوڑا بہت یاد بھی رہتا ہے - یاد رہتا ہو تو مرشد کی حکم بموجب بھول جاتا ہے
جب کسی شخص پر ایسی حالت وارد ہو جاوی - تو اسکو حالت انبساط کہتی ہین -
درحقیقت یہہ تینون حالتین جدا جدا نہین - یہ تینون استغراق ہی مین داخل

ہین۔ مگر سمجھانے۔ اور پتہ دینی کے واسطے اِستغراق کے ابتدا کو اِستغراق۔ اور اِستغراق کے اوسط کو سُکر اور انتہا کو اِسپاد لکھتی ہین۔ در اصل یہ تینون علحدہ علحدہ نہین ہین۔

ہدایت ۲۲

تینون حالتون کا مجمل بیان

اِن تینون حالتون کے تعریف اگر بہ تفصیل لکھے جاوی تو ایک دفتر ہو جاویگا۔ اور سچ تو یہہ ہے کہ اوسکے صفت انسان کے عقل و ادراک سے باہر ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس سے بندہ خدا کو حاصل کر سکتا ہی۔ یہ وہ دولت عظمیٰ ہے جس سے عقبا کی بنا ہی۔ خدا پرستی کے بنیاد قائم کر سکتا ہے اور اولیاء اللہ بنا دیتا ہے۔ میری کیا مجال ہو اسکی خوبیان بیان کرون۔ اور مجھکو کیا وقوف ہے جو ایک شمہ بھی لکھہ سکون۔ اونسی پوچھو جنکے سینہ مین یہہ دولت جوش مار رہی ہے۔ اور اونکی قدمون پر جان و مال نثار کرو جنکو یہہ دولت ملی ہے۔ مجھکو تو نام لیتی شرم آتی ہے بسبب اِسکے

اِن عیش و عشرت ساختن + صد ہزاران جان بباید باختن۔ اول تو مین اِسکا وقوف نہین رکھتا۔ دوسرے ڈرتا ہون کہ اگر کچھہ تھوڑا بہت بیان بھی کرون تو ایسا نہو کہ تم سیر تماشی مین لگ جلو۔ اور دین کو گنوا دو۔ اور بیچارے مریض کی تندرستی کو ٹالتو مین ڈالو خود بھی وبال مین پڑو۔ اور مجھکو بھی

ڈالو تو میری الٹی تہ (نیکی برباد گنہ لازم) والا نقشہ ہوگا - مگر لاچار ہون کہ بعض

بعض باتین - جو اس علاج مین کار آمد ہین - اور بغیر سمجھائی اچھی طرح علاج نہین

ہو سکتا - اونکی سمجھائی بغیر چارہ بھی نہین ہین - اسلیئی جو جو اس علاج مین بکار آمد

ہین بقدر ضرورت بیان کرونگا ٭

ہدایت ۳۴

حالت استغراق اور سُکر اور انبساط مین عمل درآمد کا بیان

تم خود ان تینون حالتون کے پیدا کرنیکا ارادہ نکرو - اور جو پیدا ہونی لگین

اور مریض کے طبیعت مین قابلیت ہو - اور اوسمین اسکی علامتین ظاہر ہوتی معلوم

ہوویں - تو البتہ تم اسکو ترقی دو - اور جب ترقی ہو تو اپنا فائدہ اور مطلب

اس سے نکالو - تاکہ تمھاری علاج مین مدد ہو - پہلی معلوم کرلو کہ یہ تینون باتین

ہر ایک مریض پر وارد نہین ہوتین - بعضون پر تو ان تین باتون کا بالکل

ظہور نہین ہوتا - اور بعضون کو استغراق ہوتا ہی - اور سُکر - اور انبساط نہین

ہوتا - بعضون کو استغراق اور سُکر ہو جاتا ہی - مگر حالت انبساط مین نہین

پہونچتا - بعضون پر یہ تینون حالتین گذر جاتے ہین - اگرچہ یہہ حالتین مریض

کے شفا مین بہت مدد کرتے ہین - مگر تندرستی کا ہونا ان تینون حالتون پر

منحصر بھی نہیں ہے - بہت مریض ایسے ہوتی ہیں کہ اونپر اِن حالتوں کا بالکل ظہور

نہیں ہوتا اور تندرست ہو جاتے ہیں - البتہ استغراق - اور سکر مریض کو

تندرستی لانے والا ہی - اور حالت خواب مین گویا وہ خواب ہی اوسکے لئی شفا

بن جاتا ہے - اور مرض کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر خارج کرتا ہی - مگر اسکے پیدا نہو سے

تم نا امید مت ہوؤ - اور یہ نکہو کہ خواب تو پیدا نہیں ہوا اب شفا کیونکر ہوجائیگی

بلکہ اکثر اوقات یہہ نور جب مریض مین داخل ہوتا ہے - تو رفتہ رفتہ صحت

بخش دیتا ہے - اور مریض بالکل کوئی تاثیر معلوم نہین کرتا - جب تم مریض کو

توجہ دینی شروع کروگی - اور اوسکے طبیعت اس خوشی وہ تبدیل کے طرف

راغب ہوگی - اور اوسمین اسکے استعداد اور لیاقت جوش مارگی - تو بیشک

اِن حالتونکا ظہور ہوگا - جب تم معلوم کرلو کہ بیمار کے آنکھین بند ہوگئین - اور

وہ اب غافل ہوکر سو گیا - تو تہوڑی دیر اوسکو مہلت دو - کہ وہ اپنی آپ کو

اِس نئی حالت مین مضبوط اور قائم اور عادی کرلے - اور اپنی تصورات کو

ترتیب دیلیوی - اوسکے لئی ایسے حالت مین رہنا مفید کام ہے - پہر تم

نرم نرم آواز سے آہستہ اوس سے کوئی ایسا سوال کرو جو اوسکے بیمار سے

متعلق ہو - مثلاً اوس سے پوچہو کیا تم سوتی ہو - میری توجہ سے تمہارا

دل خوش ہوتا ہی - میرے توجہ سے تمہاری بیماری جاتی رہیگی - مین کتنی دیر تمکو
توجہ دون - اور تمہاری خیال مین کونسی ترکیب سے توجہ دینا بہتر ہے - جو
تمکو صحت بخشے - تم سوچو کہ تمہاری بیماری - تمہاری کونسی اعضا مین ہے
اور بیماری کا سبب کیا ہے - اور اوس سبب کو مین کس ترکیب سے دور کرون -
ایسی ایسی سوال اوس سے کرو - جب تم اوس سے سوال کروگی تو تین صورتون
مین سے ایک صورت ظاہر ہوگی - یا تو تمہاری سوال سے وہ جاگ پڑیگا -
اور آنکھین کھولدیگا - یا بالکل چپ ہو رہیگا - اور جواب دی سکیگا - اور نہ آنکھین
کھولیگا - یا حالت خواب مین تمہاری سوال کا جواب دیگا - اور آنکھین بند
رکھیگا - اور جب اوس حالت انبساط سے اپنی اصلی حالت مین آویگا - اور
جاگ پڑیگا - تو تمہارا سوال اور اپنا جواب اور جو کچھہ حالت خواب مین کہا ہوگا
بالکل یاد نہوگا - پہلی صورت مین تو تم جان لو کہ اوسکو کامل استغراق نہین ہوا
نہ تو تم اسکا افسوس کرو - اور نہ اوسکے پیدا کرنے واسطے کوئی سبب ڈھونڈو
بلکہ آخر تک اوس سے کوئی بات نکرو - اور اپنی توجہ کی ترکیب اور وقت معین
کو یاد کرو - دوسری صورت مین جب تم دیکھو کہ نہ تو وہ جواب دیتا ہی - اور
نہ منہہ سے بولتا ہے - اور نہ آنکھین کھولتا ہے - تو تم چار منٹ اوسکے سر

ہاتھہ رکھکر چہرہ کی آگے سینہ تک خنودی پاس کر کر اس حالت کو ترقی دو - اور زیادہ
کلام اوس سے نکرو - بلکہ آہستہ سے بات کرو - اور کہو کہ سر - یا گردن - یا اونگلے
کے اشارہ سے جواب دی - اور اوسکو ہرگز نہ جگاؤ نہیں - بلکہ جس حالت مین خوش
ہو رہنے دو - مگر آیندہ کو ترقی ہونیکے امید رکھو - اور اپنی توجہ کو پورا کرو - امید ہے
کہ تھوڑی سے عرصہ مین ایسی شخص کو کامل استغراق ہو جاویگا - جو اثر مریض پر
ایکدفعہ ہو جاتا ہے تو پھر جاتا نہین - اور روز بروز ترقی پاتا ہے - دن بدن
زیادہ ہوتا ہی - اور بغیر کسی خاص سبب کے تنزل نہین پاتا - یہہ سب کچھہ جو جو اس
کتاب مین درج کیا گیا ہے بہتیر پچیس برس کا میرا تجربہ کیا ہوا - اور آزمایا ہوا ہے
تیسری صورت مین جب وہ سوتا ہوا بند آنکھون سے تمہاری سوال کا جواب دے
اور جب جاگی تو اصلی حالت مین سب کچھہ بھول جاوئی - اب تم جان لو کہ اوسکو رقت
اوسکو کامل استغراق - اور سکر ہوا - اور وہ حالت انبساط مین پہونچ گیا اور
جب ایکدفعہ اس حالت مین پہونچ گیا تو ہمیشہ پھر اوس حالت مین پہونچ جاویگا -
اور روز بروز ترقی کریگا - اس حالت مین تم ایسی بیہودی اور اندیشیان کرو - اوسکو
مہلت دو کہ اپنی تصورات کو پختہ کر لے - اور اس نئی حالت کو مضبوط پکڑے
مختصر بات نرمی اور آہستگی سے کرو - جب سوال کرو تو جلد جواب نہ مانگو - بلکہ اوسکو

جواب سوچنی اور سمجھنی دو - دو سوالون کے درمیان وقفہ دو - جب وہ جواب دیچکے
تو ٹھہر جاؤ - اوسکو ہنکاؤ - اور گھبراؤ نہین - کسی طرح کی سوال سے اوسکا خیال نہ
ہٹاؤ - سخت آواز سی سوال نکرو - چیخین نہ مارو - اگر اوسکا خیال کسی اور طرف
بٹنی لگی تو روک دو - اور بیماری کیطرف رجوع کراؤ - تم خود بھی کوئی ناشایستہ
خیال دلمین نہ لاؤ - اوسکو چھوڑکر اور کہین نہ جاؤ - نہ اور کسی کام مین مشغول ہوؤ
سوای نیک نیت اور علاج کی اور کوئی نیت نہ رکھو - اول اول وہ بڑی تامل کی
بعد دبی ہوئی زبانسے مختصر جواب دیگا - بلکہ ایسا جواب دیگا کہ مشکل سے سمجھہ مین
آویگا - لیکن ہر مستغرق کی استعداد جدا جدا اور مختلف ہوتی ہی - مگر آخر رفتہ رفتہ
جو لکنت - اور رکاوٹ اور غلطی اور کم فہمی مستغرق مین ہوتی ہے رفع ہوتی
جاتی ہے - اور جون جون یہ حالت استغراق ترقی ہوتی ہی مستغرق راستگو
صادق الوعدہ خوش گفتار - نیک کردار - شیخ کا فرمان بردار - صالح اور پرہیزگار -
صاحب شرم وحیا - بات کا پورا - قول کا پکا ہوتا جاتا ہے - اور ناشایستگی
اور بد اخلاقی چھچھورپن - بی شرمی بیوفائی - بدمعاملگی - بدنظری - شہوت
پرستی دغا و فریب وغیرہ بد باتون سی نفرت کرتا ہی - اور کوسون بھاگتا ہی
یہانتک کہ اگر کسی نالایق بات کا حکم شیخ بزرگوار بھی اوسی دیتا ہی - یا کسی اچھی

روکتا ہی - تو ہرگز اوسی قبول نہین کرتا - بلکہ جواب بہی نہین دیتا - اور ہر جاتا
ہی - مستغرق اصول ادیان کا جو ہر مذاہب مین اچھی اور برے ہین - ایک چشمہ
بن جاتا ہی جسقدر بہلائیون سی عنبت رکھتا ہے - اوسیقدر برائیون سی نفرت
پکڑتا ہے - اور بہاگتا ہے - بہلائیان - اور خوبیان اوسکی تہ دل سی بے عجب و
ریا بغیر تعصب اور تکبر کے خلوص نیت - اور صفائی طینت سی جوش مارتی ہین
جہان کو سیراب اور شاداب کیا چاہتا ہی - غافلون پر افسوس کرتا ہی - اور
ان سب باتون کا اثر بعد بیداری بہی اوسمین کم و بیش قایم رہتا ہی - مناسب
ہی کہ مستغرق کو ایسا نالایق حکم نہ دیا جاوی - نہ اوسکی روبرو کوئی ناشایستہ
کلمہ کہا جاوی - نہ ایسا خیال دلمین لایا جاوی کیونکہ وہ تمہاری اندرونی خیالات
کو جو تمہاری ذہن مین متمکن ہین آسانی سی پڑہ لیا کرتا ہے - مستغرق کے
ذاتی صفت یہ ہے کہ شیخ کا فرمان بجان و دل بجالاتا ہی - اگر مرشد مستغرق
کو حکم دیوی کہ تم اتنی دیر تک سونا - بعدہ خود جاگ جانا تو مستغرق اوتنی ہی دیر
بعد جاگ اوٹھیگا - یہان تک کہ ایک منٹ تک کا فرق نہونے دیگا - شیخ
کی متبرک کلام جو اوسکے دلکی تاثیر سے نکلی ہین - مریض کے حافظہ - اور ید رکہ
پر پورا پورا اثر کرتی ہین - اور وہ اوسکے بجالانی مین مجبور ہوتا ہی - اور

ہوسکا بالکل اختیار نہیں رہتا - یہانتک کہ اگر شیخ نہ چاہی تم بول نہ سکوگی - یا
کہڑی نہو سکوگی - یا تمسے ہاتہہ نہ اوٹھایا جاویگا - یا فلانی بات بھول جاوگی - یا
یاد رکہوگے - یا بے اختیار ہنسی - اور رونی لگوگے - یا تمکو نہایت گرمی یا سردی
معلوم ہوگی - تو اوسپر وہی حال طاری ہو جاویگا - جس امر کا وہ مامور ہوا ہی - جو
وعدہ کریگا پورا کریگا - جو بات کہیگا سچی کہیگا - دغا فریب مکر سے نفرت کہایگا
نیک کاموں کی طرف راغب ہوگا - ایسی ایسی بہت معاملوں کا ظہور ہوگا - اس
نسبت کی ذاتی تاثیر جب مرشد چاہیگا جاتی رہیگی - اور اگر مرشد اوس سے کوئی بات
دریافت کریگا اور اوسکو معلوم نہوگی تو وہ صاف کہدیگا کہ مجھکو نہیں معلوم
یا جانتا ہوں مگر تعیناً نہیں کہہ سکتا - خدا جانے یہ بات ہو یا نہو - اگر مرشد اوسی
حالت استغراق میں حکم دیگا کہ تم فلانی غذا سے پرہیز کرنا - اور اتنی دن تک نہ کہانا
تو اوتنی دن تک وہ غذا بالکل نہ کہاویگا - اور اصلی حالت میں اگرچہ یہ بات اوسکو
یاد نہو مگر اوسکا اثر اور ظہور ضرور ہوگا - اگر مرشد اوسکو فرمادی کہ حقہ نہ پینا - اور گھی
نہ کہانا - فلانی جگہہ نہ جانا - اور فلانی دوا کہا لینا - او فصد کہلوا لینا - اور پچھنے
لگوا لینا - غرض جو کچہہ حکم دی - یا جس چیز - اور جس کام سے منع کری - اگرچہ
بعد بیداری اصلی حالت میں اوسکو یاد نہو - مگر ضرور مان لیگا - اور اوسی طرح کریگا

یا باز رہیگا - اور اوس سے نفرت کہایگا - اور اِس امر و نہی کا بلا تکلف بجا لانا اوسے
واجب ہوگا - اِس حالت مین اوسکی نظر بڑی بلند ہوگی - اور بصیرت باطنی تیز -
حواس خمسہ ظاہری بیکار - اور حواس خمسہ باطنی بیدار اور ہوشیار اور ایسے طیران
پر ہونگی کہ جدہر اپنی خیالات کو رجوع کریگا - بڑی صفائی اور خوبی سے دیکہہ لیگا -
اگرچہ وہ چیز کتنی ہی دور ہو - اگر اپنی مرض اور بیماری کے طرف غور کریگا تو اوسکے
سبب اور باعث اور ہر ہر رگ و پٹہہ کے عیب و صواب اور بگاڑ کو بخوبی پہچان لیگا -
اگر اوسکے علاج اور ادویہ کی طرف جانچ کریگا تو سب کچہہ بتلا دیگا - اور غلطی کم
کہائیگا - اگرچہ خطا سے محفوظ نہوگا مگر مطلق غلط بہی نہ کہیگا - اور جہانتک ممکن
ہوگا سچ سچ بیان کریگا - اپنی بیماری - اور علاج - اور پرہیز کی اچہی - اور سچی
پتہ دیگا - اور جو اوسکے ادراک اور فہم سے باہر ہوگا صاف صاف کہدیگا کہ مین
نہین جانتا - یا اسقدر جانتا ہون زیادہ نہین پہچان سکتا - اِس بات کو مین یقیناً
کہتا ہون کہ ضرور ہوگی - اور اِس بات مین میرا یہہ گمان ہے خدا جانی ہو یا نہو -
مین تخمینہ طور سے بیان نہین کرتا - اگرچہ ان سب باتو مین کچہہ استثنا بہی ہے
مگر مستغرق کا عموماً ایسا ایسا حال ہوا کرتا ہی - کبہی کبہی وہ زمانہ گذشتہ کا بہی
حال بیان کریگا - اور کبہی کبہی استقبال کے خبر دیگا - مگر تمکو خیال رہے کہ سوا ے

اوسکے بیماری یا اوسکے علاج معالجہ کے اوسکا خیال کسی اور بات کی طرف ہرگز نہ
بہاؤ۔ نہ اوس سے کوئی اور بات پوچھو۔ اور جو وہ خود بخود کہین دور نزدیک یا کسی
غیر بات کا بیان کرنے لگے۔ تو اوسکو روکو۔ اور جہانتک ممکن ہو اوسی اوسکی بیماری کے
طرف مشغول رکھو۔ اور یہی ذکر مذکور کرتے رہو۔ اور جب مریض حالت انبساط
مین پہونچ جاوے تو باتیں کرنا موقوف کرو۔ مگر اوسکے طرف رجوع رکھو۔ اور نگران
رہو۔ اگر تمکو مریض سے کوئی ضروری بات پردہ کی دریافت کرنی ہو جسکا ظاہر
کرنا لایق نہو۔ تو پہلی اوسکے اشد ضرورت دیکھہ لو جب دریافت کرو۔ اور اسرار
کو نہایت امانت داری سے اپنی دلمین پوشیدہ رکھو۔ اور تادم مرگ کسی پر ظاہر
نکرو۔ اور مریض مستغرق کو اوسکے بہول جانیکا حکم دو تاکہ بعد بیداری یاد کرکر
وہ شرمندہ نہو۔ اور طرح طرح کی سوچ مین نہ پڑ جاوے۔ اور مستغرق پر حالت
استغراق کے باتین جو کچھہ سنی ہون اوسکے پہلی حالت بیداری مین بالکل
ظاہر نکرو۔ یہہ بہت نقصان کی بات ہے۔ اگرچہ تمہاری دلکی بات اور ارادہ۔
اور امر وہی جو اپنی دلمین تم مضمر رکھتے ہو مستغرق بغیر کہے معلوم کرلیتا ہے۔ مگر
تمکو مناسب ہے کہ جو کچھہ کہنا ہو الفاظ لسانی سے تقریر کرکر اوسکو سمجھاؤ۔ اور بشرط
ضرورت دلکا ارادہ بھی بغیر الفاظ اور تقریر زبانی کام دیگا۔ جب مستغرق استغراق مین

خواب سے اصلی حالت بیداری مین آجاوی - تو بالکل استغراقی خواب اوس سے زایل کردو - ایسا نہو کہ بیداری مین بھی تہوڑی بہت تاثیر باقی رہوی - یہ بہرے ناکاملیت کی بات ہے کیونکہ پہر اوسکو ہر وقت استغراق کے عادت پڑجاویگی تو گویا یہ ایک نئی بیماری ٹہری - مناسب ہے کہ اوسکو بالکل اس نور سے خالی کردو ❊

ہدایت ۳۵

مُستغرق سے سوال جواب کا طریقہ

جب تم دیکہو کہ ہمارے اول سوال کا جواب مریض نے دیا تو اول سوال تمکو دوسرے اور تیسرے سوالون کے رہبری کریگا - اور پھر ہر روز برابر جواب و سوال ہوگا - اور روز بروز ترقی کرتا جاویگا - تم اول اول اوس سے ایسی ایسی سوال کرو - تمہارا دل خوش ہے - اگر وہ کہی ہان تو اوسی کہو جب جاگوگے جب بھی دوسرے توجہ کی وقت تک خوش رہنا - اگر وہ کہی اچہا تو دوسرے دن تک خوش و خورم رہیگا - اوس سے کہو اب جب مین تمپر توجہ کرون تو اتنی منٹ مین مستغرق ہو جایا کرو - زیادہ دیر نہ لگایا کرو - او امید رکھو خدا تعالی تمکو شفا بخشیگا شک نہ لایا کرو - ہر وقت خوش و خورم رہا کرو - فلانی غذا جو تمھاری بیماری کو مضر ہے اوس سے پرہیز کرنا - مجسی وعدہ کرو کہ توجہ مین بیٹھنا ناغہ نکرونگا -

اس توجہ مین تم اتنی دیر تک سونا بعدہ جاگ جانا - فلانی بات جو مینی تمکو اب
حالت استغراق مین کہی ہے اپنی اصلی حالت مین یاد رکہنا یا بہول جانا - غرض
جو جو بات اوسکے حق مین مفید ہو اوسکا حکم کرو - اور جو بات مضر ہو اوس سے منع
کرو - اور اقرار اور وعدہ کرالو انشاءاللہ وہ اپنی وعدہ کو وفا کریگا - اور اپنی اصلی
حالت مین تمہارا امر ونہی بجالاویگا - جب دیکھو کہ ہماری حکم پر عمل کرتا ہے - اور جسکو
منع کرتے ہین اوس سے باز رہتا ہے تو اب اوس سے پوچھو کہ تم جانتی ہو کہ تمکو
کیا بیماری ہے - اور کہان ہے - اور کس سبب سے ہی - اگر وہ کہی مین نہین جانتا
تو اوسکو کہو غور کرو - اور ڈہونڈو - اگر وہ بتلاوی کہ میری فلانی اعضا مین
فلانا قصور ہے اور فلانی سبب سے ہی - تو اب اوس سے پوچھو کہ اسکا علاج کیا ہے
ایسا علاج بتلاؤ جو ہم توجہ سی کر سکون - اور کس ترکیب سی تمکو توجہ دون
جو وہ مرض دور ہو جاوی - اگر وہ توجہ کی ترکیب بیان کری تو اوس سے تکرار اً
دریافت کرو - کہ اس ترکیب سی جو توجہ کرونگا تو تمہارا مرض ضرور جاتا رہیگا
تمکو کامل یقین ہے - یا گمان سی کہتی ہو - اگر وہ کہی کہ مجھکو کامل یقین ہی کہ اگر
آپ اس ترکیب سی توجہ دوگے تو مرض میرا ضرور جاتا رہیگا - تو اب تم اوس ترکیب
کو اوس سی اچھی طرح دریافت کرلو - اور یہ بھی پوچھو کہ کون کونسی تبدیلات

ظہور پاوینگے - اور کتنی دن مین اچہی ہوجاوگی - اگر وہ یقیناً بیان کردی - تو ویسی

طرح - اور اوسی ترکیب سے بلا کم و بیشی کے اوسکو توجہ دو - ہرگز اپنی رای بموجب

کام نکرو - پہر جسن جس تبدیلات کی ظہور کا اوسنی پتہ بتا دیا ہی - اوسکے ظہور کے

منتظر رہو - اگر اوس ظہور مین کچہہ کم و بیشی پاؤ تو اوس سے پوچہو - تم سچ جانو

کہ جو بات وہ کہیگا - یا وعدہ تمسی کریگا - اوسمین جہوٹ - اور وعدہ خلافی

ہرگز نکریگا - اگر وہ کہی کہ مجکو تمہاری توجہ سی تو آرام نہوگا - مگر فلانی دوا کھانے

یا لگانی سے آرام ہوگا - تو تم اوس دوا کا نام اور صفت اور وزن - اور ترکیب

سب پوچہہ لو - اور اوسی حالت استغراق مین وہ دوا دکہلاؤ - اور

پسند کراؤ - اور پوچہو کہ کس قدر کس ترکیب سی کہلاؤن - پلاؤن - پہر

تم اوس دوا کی تاثیر کسی طبیب دانا سے پوچہو - اور بخوبی معلوم کرلو کہ وہ دوا قاتل

تو نہیں - یا جس مقدار وہ کہایا چاہتا ہے اوسقدر مضر تو نہ پڑیگی - اگر کچہہ مضر معلوم

کرو - یا طبیب منع کری اور کہدے کہ فلانی مرض کو یہہ بالکل مفید نہوگی تو تم پہر

اوس سی بتکرار تمام اپنا شبہہ رفع کرو - جب طرح وہ تمکو شفا کا یقین دلاوے

تو پہر بیشک اوتنی - اوسی ترکیب سے اوسکو کہلاؤ - اوسکا کہنا اور بتلانا ہرگز

غلط نہ پڑیگا - اور وہ سچا ہوگا - اور وہو کہہ نہ کہا ویگا - یہہ سب سوال و جواب

وہ تمسی اوسی حالت استغراق مین کریگا - اور بند آنکھون سی سب کچھہ دیکھیگا
اگر اوس دوا کا ملنا دشوار ہو یا جس ترکیب سی وہ توجہ کرنے کو سمجھا دی - اور تمھارے
لیئی وہ ترکیب عمل مین لانا مشکل معلوم پڑے - یا تمسی اوسطرح بالکل نہو سکے - تو
تم سب باتین بیان کر کر اوس سے عذر کرو - اور کہو کہ اسکے بدلی اور کوئی علاج
ایسا تجویز کرے جو ہو سکی - اور مشکل نہ پڑے - وہ یہہ بھی تبلادیگا کہ فلانی فلانی
تبدیل مجھپر گذریگی - اور ایسا ایسا ظہور ہوگا - اور اتنی دن بعد مین تندرست ہوجاؤنگا -
یہہ عارضہ مجھکو پھر بالکل نہوگا - یا اتنی دنون بعد تھوڑا یا بہت پھر زور دیگا - بعضی
اپنی مرنیکا وقت تبلا دیتی ہین - اور بیماری کی شدت کا وقت تبلاتی ہین -
یہہ بھی کہدیتی ہین کہ فلانی روز مین کوٹھی سی گر جاؤنگا - ٹھوکر کھاؤنگا - اور ہاتھہ
یا پانون ٹوٹ جائیگا - یا کنوین مین گر جاؤنگا - اگر ایسی کوئی بات مستغرق
تبلادی تو اوسکو حکم دو کہ اسبات کو بالکل بھول جانا تا کہ گھبرا نہ جاوی - اور
خود اسکا بندوبست کر لینا - ایسی ایسی ہزارون باتین کامل مستغرق ونسی ظہور پاتی
ہین - مین کہانتک بیان کرون - میرا اور تمہارا مقصود تو صرف بیماری
کے علاج کرنیکا ہے سو تم اوسی حد کے اندر رہو - اور باہر ہرگز
قدم نہ رکھو

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

ہدایت ۳۶

مریض مرشد کی بیماری بہی بتلا دیتا ہے

بعض مستغرق جسکو اپنی حالت مین کمال حاصل ہے عین توجہ مین بول اوٹہتا ہے
کہ تمکو فلانی بیماری ہے - اور تمہاری فلانی عضو مین فلانا قصور ہے اسکا جلد
علاج کرلو - والاّ نہ فلانی دن فلانی بیماری ہو جاویگی اور ایسا ایسا زور دیگی
اور اتنی دنون رہیگی - اور فلانی علاج سے رفع ہو گی - یا فلانی بیمارے
جو اب تمہاری اندر ہے فلانی دن تک رہیگی پہر خود بخود چلی جاویگی فلانا فلانا
کام تمہاری حق مین بہتر ہوگا - اور فلانا فلانا کام تمکو نقصان دیگا - اسوقت
فلانی فلانی شخص فلانی مکانمین بیٹہی ہین - اور یہہ یہہ کام کر رہے ہین - اور
ایسا ایسا مذکور کرتے ہین - اگر تم مریض کے رغبت ایسی باتون کیطرف دیکہو
تو بتاکید اوسی منع کرو اور جبراً روکو - والاّ نہ اوسکے شفا مین خلل پڑ جاویگا -
اگر اوسی سیر و تماشے مین پڑو گی - یا اوسکو ڈالو گے - تو بیشک تم اپنی
مفید مطلب سے محروم رہوگے - اور نقصان اوٹہاؤ گی - بیت ترسم کہ بکعبہ نرسے
ای اعرابی * کین رہ کہ تو می روی بترکستانست * اور تمکو لازم بلکہ واجب
ہی کہ ہمیشہ ہر روز مریض کا حال بنظر پوچہتی رہو اور اوسکو بہی ضرور بالطف شی

کہ جیسے کم و کاست بیان کیا کرے - اور کچھہ نہ چھپا وے - اور معالج کو اپنا بڑا انیس

اور غمگسار - خیر خواہ - بہتر تدارک کرنے والا سمجھے - اور اپنی تئین بالکل اوسکی سپرد

کروے - اور اعتماد - اور اعتقاد رکھے ◆

ہدایت ۳۷

دوسرے مریض سے ہمربط کرنا

اگر تم دو تین بیماروں کا علاج کر رہے ہو - اور اونمین ایک مریض مستغرق اپنے

کمال کا پورا - اور اپنی بات کا سچا تمہاری زیرِ علاج ہو - اور اوسکے صداقت اور

دوربینی کو تم آزما چکی ہو - تو اون دونوں مریضوں مین سے یا اور جسکو چاہو

اوسکے ساتھہ ربط دو - یعنی اوس مریض کا ہاتھہ پکڑا - مستغرق کی ہاتھہ مین پکڑا دو

اور پوچھو - کہ اِسکا حال بیان کرو - سوائے اِسکی تم اور کچھہ پتہ اوسکی بیماری یا تکلیف

کا مستغرق کو نہ بتاؤ - اور نیز اوس مستغرق کے بیماری - یا اوس دوسری بیمار کے

تکلیف کے باب مین ایسی بات کوئی زبان سے نہ نکالو - جو مستغرق تمہاری بات

کو پکڑ کر اوسیطرح کہنی لگی - اور تمہاری خوش کرنیکے خاطر کہی کہ ہاں سچ

کہتی ہو - یا اسیطرح ہوگا جسطرح تم کہتی ہو - بلکہ کل حال اوسی سے

دریافت کرو - اور غور کراؤ - تاکہ وہ سوچ سمجھکر اپنی معلومات سی تمکو جواب

اور سب باتین بتلاوی - جب وہ دوسرے بیمار کی بیماری کا حال ہوبہو بیان کرے
اور سچ سچ جو واقعی امر ہے سناوے - تو بیماری - اور بیماری کا سبب - اور اوسکا
علاج اور تبدیلات اور صحت کا عرصہ سب دریافت کرلو - اگر اوسکو اپنی دریافت مین
سچا پاؤ - تو بالکل اوسیطرح عمل درآمد کرو - جسطرح وہ بتلاتا ہی - بیشک تم
کامیاب ہوو گے - اور جلد شفا بخشو گی - مستغرق جھوٹ بات کبھی نہ کہیگا -
نہ مستغرق اپنی لیئی جھوٹا علاج بتلاویگا - نہ اپنی نفس کشی کا ارادہ کریگا - نہ ہمیشہ
ایسی ایسی حالات بتلانی مین کامیاب ہوگا - بعض اوقات اوسکے طبیعت
بالکل طیار نہیں ہوتی - اور نہ اوسکو بلند نظری ہوتی ہے نہ غایب کی بات
بتلا سکتا ہے - مگر وہ صاف صاف کہدیتا ہے کہ مین اسوقت یا اسبات کو
نہیں بتلا سکتا - اور یہہ بھی یاد رکھو کہ مریض مستغرق ایک کے سوا دو چار اوسیونسے
ہمربط بھی نہین ہوسکتا - اگر مریض کو کئی بیماریان ہون تو منجملہ سب بیماریونکے
سخت تر بیماریکی طرف رجوع کراؤ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢ ✢

ہدایت ۳۸
اپنی بیماری کا آپ علاج کرنا

ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنی بیماری کا آپ علاج کرلے مگر اسمین چند باتین مین

جنکا سمجہنا ضروریات سے ہی ہے۔ جب ہم معلوم کر چکے کہ بیمار آدمی بیمار کے علاج کرنیکے
لایق نہین کیونکہ بسبب بیماری کی اوسکا نور بہی مُکدر ہو جاتا ہی۔ اور جب وہ اپنے
ارادہ سے اوس نور کو دوسرے مریض مین داخل کرتا ہے تو وہ مُکدر نور اپنی بیماری سمیت
دوسرے مین جاتا ہے۔ اور اوسکو بیماری پیدا کرتا ہے۔ پہر کیونکر ہو سکتا ہی کہ اوسے
مُکدر نور سے اپنی بیماری کا آپ علاج کر سکے۔ اور اوسکی طبیعت بہی بسبب بیماری
کی پریشان اور مضطر ہوتی ہے۔ اور پریشانی مین خود علاج نہین بن پڑتا ہے
البتہ یہ اوسوقت ہو سکتا ہی کہ کوئی خفیف بیماری اوسکو ہو جسمین اوسکو
گہبراہٹ اور پریشانی نہووے۔ یا کسی خاص عضو مین کوئی پہوڑا۔ پہنسی۔
یا درد۔ زخم وغیرہ ہووے اور طبیعت اوسکے ٹہکانی سے رہے۔ تو اوسوقت وہ
اونگلیونسے اوس بیماری کے جگہہ پر نور جمع کرے۔ اور سرونسے خالی کری اور
اپنا دم کیا ہوا پانی آپ پیا کرے۔ شاید کہ تندرست ہو جاوی۔ بہتر یہی ہے کہ
دوسرے شخص کے توجہ مین بیٹہکر علاج کراوی۔ مگر بعض بعض لوگون واسطے
جو اپنی تئین شیخ مُقتدا اور صاحب عزت خیال کرتے ہین یہ خرابی در پیش
ہوتی ہے کہ اونکا نفس بالکل اس بات کو گوارا نہین کرتا کہ دوسری سے خصوص
اوس سے جو اپنا خادم ہو توجہ لین۔ اور تندرستی پاوین۔ یہہ ایک دوسرے

لاعلاج بیمار رہے ہی - جسکا خدا ہے علاج کرے ایسی لوگون
واسطہ یہ بند وبست بہتر ہے کہ وہ اپنی خادمون مین سے ایسے خادم کو
ڈھونڈین جسپر استغراق - اور انبساط کی حالت آسانی سے پیدا ہو جاتی ہو
ایسی خادم پر اول وہ خود توجہ کرین اور اوسکو حالت انبساط مین لاوین -
جب اوسپر حالت انبساط بخوبی طاری ہو تو اوسکو حکم دیوین کہ ہمکو توجہ
دو اور ہماری بیماری کو دور کرو - اور جب تک ہمکو صحت نہو ہر روز اِسے
طرح توجہ دیا کرو - اور اِس توجہ دینی کو اپنی اصلی حالت مین بھول جانا -
اور بالکل کبھی یاد نکرنا - ہر روز اوسکو یہی حکم دیا کرین اور اوسکے توجہ مین بیٹھا
کرین - بیشک وہ صحت پاوینگے - اور اوس بات سی جسکو وہ رسوائی
اور بی عزتی سمجھتے بیٹھی تھے بی فکر ہو جاوینگے اول جب اوسکو حالت انبساط
مین لاوین تو حکم دین کہ بغیر ہمارے جگائی تم نہ جاگنا - یا گھنٹہ دو گھنٹہ کا
جتنی دیر مین وہ اپنی توجہ سی فراغت پاوی جاگنی کا وعدہ کرالین - وہ توجہ
بھی دیگا - اور مرض بھی دور کریگا - اور کبھی اوسکو یہہ خیال بھی نہوگا کہ مینے
اِنکو توجہ دی ہے - یا سلب مرض کیا ہے - مگر تم اوسکے اصلی حالت بیدار
مین اوس سی اسباب کا ذکر نکرو - نہ اوسکے استغراق کا حال اوسپر ظاہر کرو

بلکہ ہر ایک مستغرق سے اوسکے استغراق کے باتین بیان نکرو - ایک ترکیب اور
بھی ہے - اگر تمہاری کسی خاص اعضا مین بیماری ہووی - اور تمکو گھبراہٹ -
اور پریشانی نہ آوی - تو تنہائی مین ایک بڑا آئینہ اپنی آگے رکھو - اور اپنے
عکس کو دیکھکر جو ترکیب مناسب ہے اوس ترکیب سے علاج کرو - خیال اوس
عکس کے طرف جماؤ - اور اوس آئینہ کی صورت پر پاس کرو - انشاء اللہ
شفا پاؤ گے - بعض بعض خاص بیماری واسطہ خاص - خاص شغل بھی ہین
مگر بخوف طوالت نہین لکھہ سکتا - البتہ روبرو سمجھا سکتا ہون ❖

ہدایت ۳۹

مغرور لوگ جو نفس امارہ کی مقید ہین - میری کتاب پر بڑا حسد
کرینگے اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر عیب لگاوینگے - اور جو شریف
اور حق پرست اور صداقت پسند ہین وہ خوش ہونگے
اور داد دینگے ❖ ❖ ❖ مین سچ کہتا ہون کہ اس کتاب
مین مینے فضول بات کوئی نہین کہے - اور وہی لکھا ہے جسکا تجربہ کرلیا ہے -
اور پچیس برس کے عرصہ سے آزماتا رہا ہون - اور مین یقیناً کہتا ہون کہ اگر
میری تحریر پر بے کم و کاست عمل کرینگے - تو جو کچھ مینے لکھہ دیا ہے بعینہٖ آزمالینگے

اور جب مشق کرلینگی تو بڑی بڑی فوائد اوٹھاوینگے - مگر مین بخوبی جانتا ہون
کہ مغرور متکبر لوگ جو نفس امارہ کی بندے ہین میری کتاب پر بڑا حسد کرینگے اور
ڈہونڈ - ڈہونڈ کر عیب لگاوینگے - اور طرح طرح کی باتین بناوینگے - جو آجتک
میری وہم و خیال مین بھی نہین - اور بیخبر ہین اسبات سی کہ بدترین عیبونکا
عیب حسد ہے جسمین ہم خود مبتلا ہین - اور رات دن بے آگ جلا کرتے ہین -
خدا تعالی اونکی دلمین ٹھنڈک ڈالی - اور حق پرستی - اور انصاف دے
ہم تم اسلیئی دنیا مین آئے ہین کہ رب کے بندگی کرین - خلقت کو نفع پہونچاوین
عاقبت کی خوبیان کماوین - نہ یہ کہ ایک دوسرے پر حسد کرین - اور فساد
ڈالین - لوگون پر ظلم کرین - اپنی اندر عیبون کو بھرین - دوسرون کے
عیب جوئی کرین - اگر خدا تعالے عقل دی تو وہ کام کرو جو عاقبت مین اچھا
پہل دے - میری تحریر مین کم و بیشی یا بد اسیجاد نکرو - تجربہ کرو - آزمالو - مصیبت
زدونکا دکھہ دور کرو - حق شناسی کرو - مجھی بھی دعای خیر سی یاد رکھو - اور
بخشش چاہو - اور جو لوگ شریف اور حق پرست ہین اونسی امید ہی کہ وہ
تو ضرور اس کتاب کو پسند کرینگے - خوش ہونگی - داد دینگے - خلقت کو
نفع پہونچائینگے - مجکو نیکی سی یاد کرینگے - اسکا صلہ دینگے - اور دعا دینگے

ارشاد اٹھوان
متفرقات مضامین مین

اس کتاب مین مینے ایک مضمون کو کئی کئی جگہہ مکرر سہ کرر لکھدیا ہے ہرچند کہ
یہ فصاحت اور بلاغت کی نزدیک معیوب ہوتا ہی - مگر چونکہ میرا ارادہ خلق اللہ
کو عام فائدہ پہونچانیکا ہے - نہ اپنی فصاحت - بلاغت - اور علم جتلانیکا - اور
نہ مجکو علم ہے نہ وقوف - یہ مینے تکرار کے سات جگہہ جگہہ اسلئے لکہا ہے کہ طالب علم
اگر ایک جگہہ نہ سمجہہ سکے تو دوسرے جگہہ سمجہہ جاویگا - اگر بہول گیا تو اوسکو تمام کتاب
مین ڈہونڈنا اور ٹٹولنا نہ پڑیگا - اِس تکرار مین بہت فائدہ حاصل ہوگا - اور ہر جگہہ
اپنا مطلب نکال لیگا - تمہارا میرا مقصود تو مصیبت زدہ کی مصیبت ٹالنی کا ہے -
نہ عیب جوئی - اور چون و چرا کرنے کا **بیت** تو کہ بیدردی ہمی اندیش این
نیست صاحب درد را این فکر ہین ✣

ہدایت ۸۰

جسطرح مریض توجہ کی تاثیر اپنی اوپر معلوم کرتا ہی اسی
طرح بعض مرشد کو بھی یہ اثر محسوس ہوتا ہے ✣
جب شیخ بزرگوار توجہ دینے کے مشق کرتا ہی - اور بے خیال ہوکر مریض کے

طرف متوجہ ہوتا ہے - اور اپنی ذات سے یہہ متبرک نور نکالتا ہے تو اوسپر پہلے
اول اول خمار سا چھاتا جاتا ہے - رفتہ رفتہ ایسی حالت مین پڑجاتا ہے جسکا
بیان تحریر اور تقریر مین نہین آتا اور الہام اقسام کا اثر محسوس کرتا ہی - بعض
بعض شیخ اپنی ذہانت اور ذکاوت سے اپنے اندر ایسا الہام معلوم کرتا ہے
کہ صحت اور مدارج تبدیل کا وقت - اور بیمارے کی جگہہ - اور اوسکی حقیقت
اور سبب کو معلوم کرلیتا ہے - مگر یہہ اون لوگونکو معلوم ہوتا ہے - جنہون نے
بڑی سرگرمی سے اسکی مشق کو بڑھالیا ہے - اور کمال شوق اور درد سے
اسکو اپنا کلی مقصود ٹہرالیا ہے - مجکو تو ابتک اس بات مین حصہ نہین رہا
اسلیئے کہ جب مین کمال بے خیالی سے متوجہ ہوتا ہون تو مجکو خود استغراق
ہوجاتا ہی اور میرا خیال اور بات کے طرف ہٹ جاتا ہے - جسکو بیماری کے
ساتھہ کچھہ تعلق نہین رہتا - اور باطنی لذت مین دل پھنس جاتا ہے - لاچار مجکو
پھر تنزل کے طرف رجوع کرنا پڑتا ہے - اسلیئے مین ایسی تاثیر محسوس کرنی سے
محروم رہ جاتا ہون - اور اسکا ذکر اسلیئے لکھتا ہون - کہ شاید کسیکو اسکا
شوق ہووے تو وہ اسکو آزما سکتا ہے - اور طرح طرح کی نتایج نکال لیتا ہے
اور قطعی دلائل اور امتحان سے علمی طور پر اپنی خادمون او طالبون مین

رواج دی سکتا ہے۔ بعض بعض ایسے جسمانی خواص ہین جو مرشد کو قطعی یقین
دلائینگے کہ اوسنی رابطہ قایم کرلیا ہی اور توجہ کی تاثیر مریض پر بخوبی ڈالتا ہے۔
مرشد کی ہاتہہ اکثر پاس کرنیسے گرم ہوجاتی ہین۔ اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ شفابخش
تاثیر اوسمین سے ہی نکلتی ہے۔ مرشد کی ہاتہہ پاس کرتے وقت جب بیماری کی جگہہ کے
مقابل آجاتی ہین۔ یا نشانہ کرتے وقت مقابل ہوتی ہین تو وہ اپنی ہاتہون مین
ایک قسم کا درد اور تکلیف پاتے ہین جو کہنی سے بازو کیطرف چڑہتا جاتا ہے۔
کبہی ہاتہہ بیحس اور سُست ہوجاتا ہی۔ اور اوسپر ورم ہوجاتا ہی۔
اور اپنی طبیعت مین بہی بیماری کا مزہ معلوم کرلیتی ہین۔ اور یہ تاثیر بیماری کے
کمی کے ساتہ کم ہوتی جاتی ہے۔ اور جب شفا ہوتی ہے تو یہہ بہی جاتی رہتے ہی۔ اور
اوسکی سوقوفی سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے۔ اور ظاہر ہوتا ہے کہ اب توجہ کی حاجت
نہین رہے۔ بعد شفا استغراق بہی جاتا رہتا ہی۔ یا کم ہوجاتا ہے۔ کبہی کبہی
جب مرشد اپنا ایک ہاتہہ شکم پر اور دوسرا پشت پر رکہتا ہی تو دونون مین
ایک تو عمل سا معلوم کرتا ہی۔ اِس سے یہہ ثبوت پہونچتا ہی کہ یہ نور مریض مین
پہونچتا ہی۔ اور بخوبی گہیرتا ہے ❊ تین باتین عجیب ہین جو بیمار کی بیماری
کی سبب مرشد پر اثر کرتے ہین۔ تم بیمار کی سامنے ایسا مقابل ہوکر بیٹہو کہ

تمھارا ہر عضو اوسکی ہر عضو کے مقابل ہو - اور دس پانچ منٹ بیچ یالیسے اوسکے انگوٹھی پکڑرو - ایسا کہ ایک جان دو قالب ہو جاؤ بعدہ آہستہ آہستہ پیشانی سے پانوٗن تک ایکدو انچہہ کے فاصلہ سے اونگلیون کو تہوڑا خمیدہ کئی ہوی پاس کرو - اور ہاتہون کا فقط اتنا نور خرچ کرو جتنا ہاتہون کے برداشت کرنی کے لائق ہو - اور ان تمام حصون کی جانچنی مین مصروف ہو - اون تینون عجیب ہاتہون سے ایک تعجب یہہ ہی کہ تم اپنی ہاتہون - یا اونگلیون - یا ہتیلیون مین مختلف تاثیر معلوم کروگی جبکہ وہ مریض کے عضو بیمار کی آگی سے پاس کرنی مین گذرینگی - اور وہ خواص اور تاثیر یہ ہی - یا تو ہاتہون سرد سے معلوم کروگی یا حرارت اور سوزش ہوگی - یا سوئیان سی چبہینگے - یا ہلکا ہلکا درد ہوگا - یا ہاتہ سُن اور بحس ہو جاوینگے - ان خواص سی تمکو خاص بیماری کی جگہہ معلوم ہوگے جس عضو کے مقابل کوئی اثر ہوگا یہہ ہی بیمار حصہ ہوگا جسپر تمکو نور بہرنا اور پاس کا جاری کہنا - اور ہاتہون کا ٹہرانا ضرور ہوگا - اس سے تمکو موضع بیماری بھی معلوم ہو جاویگا - اور نور کا جمعہ کرنا بہی کھل جاویگا - دوم تم اپنی جسم کی اندرونی عضوؤن مین درد یا تکلیف معلوم کروگی مطابق اوس عضو مریض کے جہان تمہاری مریض کے عضو مین درد ہے - اور یہ مرشد کی دلسوزی اور ترحم کا سبب ہوگا - جو

تمکو بیماری کی جگہہ اور عضو بیمار کو تشخیص کرا دیگا۔ اگر ایسی صورت واقع ہو وی +
تو مصلحت یہہ ہے کہ اس معلومات کے یقین بڑہانی واسطہ تم اپنی تئین مریض کی نزدیک
کرو اور دیکہو کہ وہ اثر زیادہ ہوتا ہی۔ بعدہ تم اپنی تئین رفتہ رفتہ مریض سے دور
کرتے جاوٴ۔ اور اپنی تئین ہٹاوٴ۔ یہانتک کہ گز ڈیڑہ گز تک پیچہی سر کو۔ اور اتنی
دوری پاس کرو۔ پہر آزماوٴ کہ وہ اثر اب بہی تمہاری عضو مقابل مین تاثیر کرتا ہے
یا نہین۔ اگر کم اثر ہوتا ہو۔ یا نہوتا ہو تو یقین جانو کہ بیشک تمنے بیماری کی جگہہ کو
تشخیص کر لیا۔ پہر تم خاص اوسی جگہہ پر توجہ دو۔ اور مشغول رہو۔ سیوم جو اس
یہہ ہی کہ تم ایک قسم کا نورانی بخار۔ اور ہوا ان مریض کے بعض بعض عضو سی
اوٹہتا ہوا۔ اور بعض بعض طرف جاتا ہوا معلوم کروگی۔ یا تو تمہاری ہاتہہ کو وہ
کشش کریگا۔ یا دکہاویگا جو خود بخود ایک جگہہ سے دوسرے جگہہ کیطرف جانی کو
راغب ہوگا۔ اور بی اختیار سرکے گا۔ بشرطیکہ تم مطلقاً اوسکے اطاعت کی لیے
اپنی ہاتہونکو سست اور ڈہیلا چہوڑ دو۔ اور جدہر جائین جانی دو۔ اور زور نہ
لگاوٴ اور نہ اونکو ہٹاوٴ۔ اس خواص کے حاصل اور معلوم کرنیکی طاقت کچہہ عرصے
بعد جو کم یا زیادہ ہوگا تمکو پیدا ہوگی۔ اور جب ایک دفعہ معلوم ہو گئی تو تم ہر آن
اوسکے پیرو رہوگی۔ اور گویا کہ عقل حیوانی۔ اور الہام ربانی سی توجہ دوگے

اور تمکو اسمین وہ وہ نفع پہونچیگا جو بیان سے باہر ہوگا۔ پہر تم اپنی مرضی سے اوسکو ترقی دو گی۔ یا کم کرو گی۔ یہہ بخار تمکو درجہ تبدیل اور اوسکے اختتام کا وقت معلوم کرا دیگی اور درجہ اعتدال کے قایم ہوجانیکا بہی موقع بتلاویگی۔ پہر تم توجہ چہوڑ دو گے اور مریض کے طرف کوئی کشش اور میلان معلوم نکرو گی۔ تم بیماری کی مخصوص مرکز کو بہی دریافت کرسکو گی۔ اور اوس سے تمکو علاج معالجہ کا طریقہ بہی دریافت ہوگا۔ اسکا بیان بہت طوالت کہتا ہے اسلئے مین اسکا مفصل بیان نہین کرتا اور اسکی معلومات پر شفا کا ہونا منحصر بہی نہین اور اسکی بیان مین طرح طرح کا اسرار ظاہر کرنا پڑتا ہے۔ جو تماشا بین معالج کو بڑی خطر مین ڈالتا ہے۔ اور اوس ذاتی مفید مقصود سے جسکا نام صحت اور شفا ہے۔ دور ڈالتا ہے۔ اسلئے اسی پر اکتفا کیا گیا۔ اگر شوق رکہتی ہو تو نیک نیتی سے کسی کامل کے سینہ سے حاصل کرو۔

ہدایت اہم

بیماری کے جگہہ تو رکابہرنا اور ہر عضو پر پاس کرنا کیا واجب ہی

سوال

شاید تم یہہ سوال کرو کہ تم شروع کتاب مین لکہہ چکے ہو کہ سلب امراض کے بہت طریقہ ہیں۔ اور اون کل طریقون سے مریض کو فایدہ پہونچ سکتا ہے۔ تو پہر

کسی ہین یہی نور جمع کرنے - اور ہر ہر عضو پر پاس گرمی کا ذکر نہیں معلوم ہوتا - تم تو جو ترکیب تمام کتاب مین لکھتی ہو ہر ایک بیماری مین ہر ایک عضو پر نور جمع کرنے - اور پاس گرمی سے کا ذکر کرتے ہو گویا مدار اسی پر رکھا گیا ہے - کیا یہہ پاس کرنے وجیات سی ہین - اور ہر ہر عضو پر نور کا جمع کرنا اشد ضرور پڑتا ہی - بغیر اسکے کیا شفا کا ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے - اگر ہم یہ کام نکرین تو کیا بیمار تندرست نہین ہوتا

جواب اللہ تعالی نے دنیا کے جمیع امور کو سبب پر قائم رکھا ہے - اور بی سبب اور واسطہ کی کوئی کام سر انجام نہین کہاتا - جو جو طریقی سلب مرض کے بزرگون نے اختیار کئی ہین کل مین سبب اور واسطہ پایا جاتا ہے - جو لوگ نفی اثبات سی مرض کو ہٹاتے ہین اونہون نے اسیکو واسطہ بنایا ہے جب لا الہ کہتی ہین تو خیال سی مرض کو بدن سی نکالتی ہین - اور جب الا اللہ کہتی ہین مرض کو زمین پر ڈالکر شفا کا یقین کرتے ہین - جو چارون اخلاط بنکر کہوپری کی راہ سی نفوذ کرتے ہین - اونھون نی اسیکو سبب اور واسطہ ٹہرالیا ہے - بعضون نے دعا کو صحت کا باعث قرار دیا ہے - بعضون نی اسم ذات کو تندرستی کا وسیلہ بنایا ہے - غرض کوئی ایسا طریقہ نہین جو سبب سی خالی ہو - اسیطرح ہر ایک شخص نے کسی نہ کسی سبب کو اختیار

کرلیا ہے - لیکن رکن اعظم اسمین مریض کے ساتہ دلسوزی اور یقین سی خیال کا جمانا - اور صحت کے امید رکہنا ہے - اگر یہہ نہو تو کوئی طریقہ والا بھی کامیاب نہین ہوسکتا - اسیطرح نور کا جمعہ کرنا اور پاس کرنا بھی خیال کے جمانی اور صحت کا سبب اور واسطہ قرار دیا گیا ہے - چونکہ ہم لوگون کا اعتقاد - اور یقین اسپر لگ گیا ہے اور بزرگون سی سند اً سینہ بسینہ چلا آیا ہے - اور بارہا اسکا تجربہ بہی کیا گیا ہے اسلیئی ہم اسکو زیادہ موثر پاتے ہین - جسوقت اپنی عمل مین لاتے ہین - ان باتون سی ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ پاس کرنا کچہہ واجبات سی نہین - اور نہ نور کا جمعہ کرنا - بلکہ جو واجبات - اور ضروریات سی ہے وہ تو خیال کا گانٹہنا ہے - اب شیخ بزرگوار کو اختیار ہے - اپنی پسند اپنی تجربہ بموجب جو طریقہ چاہے جاری کرے - لیکن قاعدہ عام کی خلاف نکری - یہ تو نہایت عقل سے بعید دکہلائی دیتا ہی - کہ کوئی شخص پانون کی ہوڑی چہاتی پر ہاتہہ دہرنے سے اچہی کرسکتا ہے نہ ہر ایک مرشد صرف اپنی ہمت - اور رضا سی ایک بیماری کو دور کرسکتا ہے اور نہ اوسکو نیچی لاسکتا ہی - نہ خون کے دور کو تیز کرسکتا ہے - نہ درجہ اعتدال قایم کرسکتا ہے - بعضی صورتین ایسی ہین کہ گہٹنون پر ہاتہہ رکہنی سے فائدہ ہوتا ہے - اور اگرچہ اوسی صورت مین پیٹ پر ہاتہہ دہرا جاوی تو بہت

نقصان ہوتا ہی - غنودگی - کہالت - فاسد خیال سر مین بہت بھر جاتی ہین
اور بی طور اثر کرتے ہین - پس ضرور ہوا کہ نشست کے خاتمہ پر پاؤن کی راہ سے
اوس نور کو خارج کرین - تاکہ جس عضو مین بہت بھر گیا ہو خالی ہو جاوی - اگر
کسی کامل بزرگ کا کوئی خاص طریقہ میری ترکیب سی زیادہ یا برابر موثر ہو - اور
وہ اوسکی تجربہ مین ہو تو اوسیکو کیی جاوی - مقصود ایک ہی ہے جسطرح
فایدہ دیکہین عمل درآمد رکھین لیکن ناآزمودہ ایجاد اپنی نفس قوی سی بی اجازت
نہ نکالین - اور جو اصول بزرگون نے مقرر کردئی ہین اونکی خلاف نکرین -

ہدایت ۴۲

مین اس کتاب کے مضامین اپنی نزدیک بخوبی حل کر چکا ہون
اگر اب بھی کسیکی سمجھہ مین نہ آوین تو بعد قرارداد چند شرایط کے
اسکو سمجھا بھی دونگا - اور تجربہ بھی کرا دونگا
مین اس کتاب مین ہر ایک ترکیب اور ہدایت کو بخوبی واضح کر چکا ہون
اور اپنی نزدیک ایسا سلیس - اور آسان کر چکا ہون کہ مجھکو بخوبی امید
ہی کہ شایق - اور طالب اس کتاب کا بخوبی تجربہ کر سکیگا - اور آسانی سے
آزما لیگا - مگر یہ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان سہو و خطا کا بھرا ہوا ہی

خطا بھی کر بیٹھتا ہے - اور بھول بھی جاتا ہی - اور زیادہ تر یہ کہ جو بات زبانی
اور روبرو سمجھائی جاتی ہے ویسی ہرگز تحریر مین نہین آسکتی - شاید کسیکے
استعداد - اور علم کم ہووے اور اُسکی سمجھہ مین اوسکو ایسی دقت درپیش ہو کہ
تجربہ نہ کر سکے - یا خاص اجازت اور سند لینہ چاہی - اور شبہات - اور
اشکال کو دل سی نکالی - تو مین یہ بھی وعدہ دیتا ہون کہ میری زندگی
اور تندرستی - اور فرصت مین بعد قرارداد - اور منظوری چند شرایط کی
جو روبرو بیان کیی جاوینگے - یا لکھہ دی جاوینگے - مہینہ دو مہینہ واسطے
میری پاس آجاوی - تو مین سبقاً سبقاً یہ کتاب پڑہا بھی دونگا - اور شبہات
بھی جہانتک مجکو تحقیق - اور معلوم ہی حل کر دونگا - بلکہ بشرط موقع تجربہ بھی
کرا دونگا - کیونکہ بہرحال مجکو اِسکا شایع کرنا - اور سکہلانا - اور خلق اللہ کو نفع
پہونچانا - اور عاقبت کی خوبی ڈہونڈنا مد نظر ہے ÷

ہدایت ۳۵

مین دیکھتا ہون کہ خاص - اور عام خلایق کا رایہ اس اول دفتر
کی تصنیف پر کیا ہی - آیا رد کرتے ہین یا پسند - بعدہ
دونون دفتر جو باقی ہین اونکی چھپوانیکا بندوبست کیا جاویگا

الحمد للہ کہ اول دفتر کتاب جامع علوم عرفانی کا جسکا نام (طب روحانی)

ہی بتاریخ پانزدہم جمادی الثانی ۱۲۹۵ھ ہجری کو شہر لودہیانہ مین ختم کو

پہونچا۔ اب دوسری اور تیسرے دفتر کا تصنیف کرنا اور چہپوانا باقی رہا۔ انکی

چہپوانی سے پہلی مجکو چند باتون کا ضرور انتظار کرنا پڑا اول تو مین اِس

اول دفتر کی تصنیف پر خاص اور عام لوگونکا رایہ دیکہتا ہون کہ لوگ اسکو

دیکہکر کیا رای دیتی ہین۔ عیب لگاتی ہین۔ یا پسند کرتے ہین۔ یا اعتراض

نکالتی ہین۔ اور مجکو تیر ملامت کا نشانہ بناتی ہین۔ رد کرتے ہین۔ یا قدردانی

کرتے ہین۔ خوش ہوتے ہین۔ اور مجکو داد دیتی ہین۔ یا میری بدخواہ بن

جاتی ہین۔ خلق اللہ کو کچہہ اس سے نفع پہونچتا ہے۔ یا ضرر اوٹہاتے ہین

میری نظر حکام وقت۔ اور روسا کی قدردانی پر بہی ہے۔ اور انکی صلہ کا

امیدوار ہون۔ خلقت مردہ پسند ہے گو میری زندگی مین لوگ نکتہ چینیان

کرین مگر میری بعد کسی زمانہ مین اس کتاب کو انشاء اللہ تعالی وہ فروغ ہوگا

کہ لوگ اسکی سند پکڑینگے۔ اور بہت پسند کرینگے۔ اور میری قدر پہچانینگے۔ دوسرے

خدا تعالی مجکو زندگی۔ اور تندرستی۔ فرصت۔ اور ہمت عنایت کری۔

اور دونو دفترونکی تصنیف مین میری ہر طرح مدد کری۔ اور اس بات کو

سرانجام پہونچاوی تیسرے مین ایک بی بضاعت اور بی استطاعت محتاج
فقیر عاجز آدمی ہون روزینہ ماہینہ سالیانہ وظیفہ۔ جمع۔ مال و دولت
بالکل موجود نہین رکہتا۔ نہ کچہہ ملکیت ہی۔ نہ کرایہ آتا ہے۔ نہ زمین زراعت
نہ مین گہر گہر۔ گانون گانون۔ پہرتا ہون۔ نہ کچہہ کسب کرتا ہون۔ صرف
اللہ جل شانہ کی بہروسہ پر کام چلتا ہے۔ خرچ بہت ہے اور آمدنی کم اور
بی تعین۔ صرف خداواسطہ لوگ جو خدمت کر دیتی ہین۔ منگار شی سے
قرض وام سی گزارہ چلی جاتا ہی۔ بہرحال خدا تعالے کا شکر کرتا ہون کہ اس نالایق
کا کام نہین اٹکاتا۔ دوست مثل لاتے ہین۔ چار کہا جاتے ہین۔ یار ملکر لاتی ہین
دوسکہا جاتے ہین۔ میری پاس اتنا روپیہ کہان کہ فی الفور اون دونون دفترونکو
بہی چہپواؤن مشکل سی قرض وام کر کر اسی دفتر کے چہپوانیکا بندوبست ہوگا
ہین دفتر کے فروخت ہونیکا منتظر ہون۔ اگر بک جاوین اور کچہہ بندوبست روپیہ کا
ہو جاوی۔ تو انشاء اللہ وہ دونو دفتر بہی چہپوائی جاوینگی۔ چہوتہی ایک دفتر
ونکے بعد شروع ہونا۔ آجا۔ اور اوسکی بہی استخارہ جناب باری۔ اور بزرگون کی دعا
سی جسطرح اس دفتر کے رواج دینی کی توفیق ملی ہی۔ اسیطرح اون دونو باقی
دفترونکی تصنیف مین عنایت اور موہبت الہی کا ملتجی ہون۔ جب انشاء

غیبی۔ اور مددگار سے بہونچینگے انشاءاللہ تصنیف ہو کر چھپ جاوینگے

حسبی اللہ نعم الوکیل۔

نعم المولی ونعم

النصیر وصلی اللہ

تعالی علی خیر

خلقہ محمد وآلہ

واصحابہ

اجمعین

+ + +

+

ممانعت

تواریخِ کتاب طبِ روحانی دفتر اول جامع علوم عرفانی

تاریخ طبع زاد میر محمد علی المعی

منشی احمد جان چو این تصنیف گفت — موردِ تحسین و صد تعریف شد
مشربِ اہل فقر خوشش گردید جمع — قسمتِ حکمت بہ تنصیف شد
تا باین دم از حکیمانِ فحول — کی کتابے این چنین تالیف شد
لطفِ طبعش بین کہ در تسہیلِ او — شدتِ امراض را تخفیف شد
فکرِ سالِ ختم این عمدہ کتاب — المعی را روز و شب تضعیف شد
گفت روح القدس تاریخش چنین — طبِ روحانی عجب تصنیف شد
۹۵ ۱۲

ایضاً

کیا آج کل صبا نے عنایاتِ ایزدی — ہر سمت باغ دہر میں عنبر شمیم ہے
کیا ہے عجیب نسخہ چھپا واہ جسکا نام — روحانی طب کہ فضلِ خدای رحیم ہے
تصنیف منشی احمد جانِ تنِ علوم — دل جنکا فیضِ فقر نبی کا کلیم ہے
درمانِ ظاہری میں ہی حرمانِ صبر و شکر — یہہ راہ باطنی ہے رہِ مستقیم ہے
اکسیر اسکی سامنی ادنی ہی راکھ سے — گوہر سفال و خاک سی کم زر و سیم ہے
تاریخ طبع کا ہے مجھی فکر المعی — افکار سے اگرچہ دل اپنا دونیم ہے

لقمانِ عقل بولا کہ از روی طبِ شرع
آبِ حیاتِ مردہ شفای سقیم ہے
۸۷ ۱۲

تاریخ طبع زاد منشی احمد جان مصنفِ کتاب

نسخہ ہی کیا کہ فضل ہے ربِّ قدیم کا — ہے درج علاج اسمین مریضِ الیم کا
دیکھا سنا نہوگا کبھی بے دوا علاج — سو یہان علاج غیرِ دوا ہے سقیم کا
بلکہ علاج کہنا بھی لایق نہین اسے — یہہ تو شفای محض و کرم ہے کریم کا
حیران ہی ہر عقیل و خردمند و ہوشیار — ہے دنگ اسمین فکر طبیب و حکیم کا
نقصان کسیطرح کا نہین ہی شفای محض — اندیشہ مطلقا ہے نہ ڈر خوف و بیم کا
سینون مین تھا بزرگون کی پوشیدہ یہہ کمال — یہہ علم انبیا ہے زمانہ قدیم کا
جب چھپ چھپا کے ختم ہوی یہہ مِری کتاب — شاکر ہوا مین فضلِ جنابِ علیم کا
تاریخ کی تلاش ہوی مجکو اسکی جب — ناگہہ ہوا یہہ فضل خدای عظیم کا

اِس نسخۂ عجیب کو ہاتف نگاہ کر
بولا حیات مژدہ شفا ہے سقیم کا

یہہ کتاب جس صاحب کو درکار ہو دو روپیہ اصل قیمت اور محصولِ ڈاک بھیجکر لودھیانہ محلہ جدید منشی احمد جان کی مکان سے منگا لے ؛

دوسری کتاب ہدایت الطلاب بھی باب تصوف مین جو نہایت مفید اور عجیب غریب کتاب ہے چھپی ہوی تیار ہے قیمت اوسکی چار آنہ اِس کتاب کی معین اور مقرر ہے جس صاحب کو درکار ہو منگوالیوے فقط ؛

==